معروف کتب پر مبنی کمپیوٹرڈ ڈی وی ڈی

بیادِ سید وصی حیدر رضا زیدی

DOLBY DIGITAL DVD

کتابوں کی لسٹ ڈی وی ڈی کور کی پشت پر ملاحظہ فرمائیں۔

خصوصی تعاون: سید نوبہار رضا نقوی (فاضل مشہد ایران)

سگِ درِ بتول: سید علی قنبر زیدی ۔ سید علی حیدر زیدی

التماس سورہ فاتحہ برائے ایصال ثواب سید وصی حیدر رضا زیدی ابن سید حسین احمد زیدی (مرحوم)

Phone: +92 (0) 300 925 4464 | +92 (0) 333 200 0464
Email: alihaiderzaidi@gmail.com | Web: www.shianeali.com

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

علاماتِ

ظہورِ مہدی علیہ السلام

علّامہ طالب جوہری

AL-HASSAN BOOK DEPOT
MASJID-E-BABUL ILM
North Nazimabad, Karachi.
Phone: 6626074

مقامِ اشاعت

امام بارگاہ باب العلم نشاط کالونی
آر۔اے بازار، لاہور چھاؤنی

فہرست

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱	عرض ناشر	۸
۲	ابتدائیہ	۹
۳	مہدیؑ — ایک اجمالی تعارف	۱۱
۴	تعداد احادیث دربارۂ مہدیؑ	۱۳
۵	اعتراف ولادتِ امام مہدیؑ	۱۵
۶	اظہارِ ولادتِ امام مہدیؑ	۲۳
۷	مہدیؑ کو دیکھنے والے	۲۵
۸	علامات کا تعارف	۳۵
	طویل روایات	۴۳
۹	روایتِ معراج	۴۴
۱۰	روایت جابرؓ	۵۵
۱۱	روایتِ ابن عباسؓ	۶۳
۱۲	روایتِ اصبغؓ	۷۵

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۱۳	روایتِ نزال ابن سبرہؓ	۸۷
۱۴	خطبۃ البیان	۹۷
۱۵	روایتِ جابر جعفیؓ	۱۷۴
۱۶	روایتِ ابو بصیر	۱۸۶
	روایتِ حمران	۱۹۴
	معاشرتی علامات	۲۲۱
۱۷	جمہوریت	۲۲۲
۱۸	جابر حکمران	۲۲۲
۱۹	مدعی نبوّت	۲۲۳
۲۰	مدعی منصب	۲۲۴
۲۱	دین اور علمِ دین	۲۲۶
۲۲	معاشرتی انقلاب	۲۲۸
۲۳	معاشرتی مزاج	۲۳۰
۲۴	فریبی معاشرہ	۲۳۱
	خواتین	۲۳۷
۲۵	خواتین	〃
۲۶	ازدواج	۲۳۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۲۷	مسلمان	۲۳۹
۲۸	شیعوں کی حالت	۲۴۱
۲۹	انتظار کرنے والے	۲۴۴
۳۰	مدعی رویت	۲۴۶
۳۱	فقر و فاقہ	۲۴۷
۳۲	فاقہ اور احتیاج	۲۴۸
۳۳	قتل اور موت	۲۵۱
۳۴	امراض	۲۵۲
	جغرافیائی علامات	۲۵۴
۳۵	یورپ	۲۵۵
۳۶	افریقہ	۲۵۷
۳۷	چین	۲۵۸
۳۸	چین، خروج عمانی	۲۵۹
۳۹	رُوس	۲۶۰
۴۰	آذربائیجان	۲۶۲
۴۱	مشرق	۲۶۳
۴۲	مشرق کی آگ	۲۶۵

صفحہ	مضامین	نمبر شمار
۲۶۹	مختلف ممالک	۴۳
۲۷۳	تہران و بغداد	۴۴
۲۷۴	تہران	۴۵
۲۷۵	عجم	۴۶
۲۷۵	قبور آئمہؑ	۴۷
۲۷۶	خراسان و سیستان	۴۸
۲۷۶	قم	۴۹
۲۷۸	قم رتہران	۵۰
۲۷۹	قزوین	۵۱
۲۸۱	کوفہ، ملتان، خراسان	۵۲
۲۸۶	عراق	۵۳
۲۸۸	**خُطبہ لُولوہ**	
۲۹۲	مسجد براثا	۵۴
۳۰۰	کوفہ	۵۵
۳۰۳	کوفہ اور دس علامتیں	۵۶
۳۰۸	حجاز۔نجف	۵۷
۳۰۹	نجف، بغداد، حجاز	۵۸

نمبر شمار	مضامین	صفحہ
۵۹	قبرِ کمیلؒ	۲۱۰
۶۰	مصر و شام	۲۱۲
۶۱	شام	۲۱۶
۶۲	پانچ دریا	۲۱۹
۶۳	گرہن	۲۲۰
۶۴	جمادی الثانیہ و رجب	۲۲۲
۶۵	صفر	۲۲۳
۶۶	**خروج**	۲۲۴
۶۶	روایتِ ابوذرؓ	۲۲۵
۶۷	خطبۂ عجماء	۲۲۶
۶۸	خروجِ سفیانی	۲۲۸
۶۹	خروج	۲۳۱
۷۰	خروج اصہب جرہمی قحطانی	۲۳۴
۷۱	خروجِ مغربی	۲۳۶
۷۲	بغداد۔ خروج ہمدانی	۲۳۷
۷۳	توقیت کا مسئلہ	۲۴۴

عرضِ ناشر

طبع اوّل

ظہورِ مہدیؑ — انسانیت کے تھکے ہُوئے اعصاب کی تسکین کا ذریعہ ہے وہ ایک ایسی حقیقت ہے جو انسانیت کے لیے حتمی بھی ہے اور ناگزیر بھی۔ لیکن یہ ظہور کن حالات میں ہوگا اور ہمیں اس سے قبل تیاری کا موقع ملے گا بھی یا نہیں؟ یہ کتاب اسی سوال کا جواب ہے۔ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا کہ پیغمبرِ اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کی آل اطہر نے اسی لیے تاریخ کی تاریک راہوں پر علامتوں کے چراغ روشن کر دیئے تھے۔

حجّۃ الاسلام والمسلمین علامہ طالب جوہری دام ظلہ العالی برصغیر کے علم شناس حلقوں کے لیے محتاجِ تعارف نہیں ہیں۔ ان کی یہ کاوش ہم اس اُمید کے ساتھ پیش کر رہے ہیں کہ ملت اسلامیہ اس آئینے میں اپنی صورت دیکھ کر اپنے عادات و اطوار کو درست کرنے کی کوشش کرے گی۔ تاکہ دُنیا و آخرت کی نعمتوں سے بہرہ ور ہو سکے۔ پوری کوشش کے باوجود کتاب اغلاطِ کتابت سے مکمل طور پر محفوظ نہ رہ سکی لہٰذا ہم قارئین سے معذرت خواہ ہیں۔

ناشر

ابتدائیہ

عقیدۂ مہدیؑ اور اس کے متعلقات پر اسلام کے علمی ذخیرے میں اتنا مبسوط تحریری مواد موجود ہے کہ اگر انسان صرف اسی کے مطالعہ کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دے تو عمر عزیز کا ایک طویل حصّہ صرف ہو جائے۔

اردو زبان میں بہت کچھ لکھا گیا ہے۔ خصوصیت کے ساتھ علاماتِ ظہورِ مہدیؑ پر اردو میں چند اچھی کتابیں موجود ہیں۔ اس کے باوجود میں نے یہ حقیر سی کوشش کیوں کی؟ اس کا جواب یہ ہے کہ اب سے برسوں پہلے کراچی کے ایک معروف روزنامہ میں اس موضوع پر میرا ایک مضمون شائع ہوا تھا جس میں بعض ایسے احوال نقل ہو گئے تھے جن کا کوئی مدرک نہیں تھا۔ لہٰذا میں نے اس کی تلافی کے لیے اس مجموعے کو مرتب کیا اور یہ کوشش کی کہ مدرک کے بغیر ایک جملہ بھی نقل نہ ہو اور حتی الامکان حوالے بھی نقل کر دیئے ہیں۔ تاکہ قارئین میں علمی ذوق رکھنے والے حضرات اصل مآخذ کی طرف رجوع کر کے علم رجال و درایت کی روشنی میں کسی بھی روایت کے صحت و سقم کو معلوم کر سکیں۔ اس مجموعے کی تحریر کا دوسرا سبب یہ تھا کہ شاید یہی عمل میرے ذنوب کا کفارہ قرار پائے۔

میں نے یہ مسوّدہ برسوں پہلے مدوّن کیا تھا۔ لیکن وہ دورانِ کتابت تلف ہو گیا۔ از سرِ نو مرتب کرنے کے سبب روایات کی کثیر تعداد درج ہونے سے رہ گئی اور اس کے ساتھ ہی وہ مقالہ بھی رہ گیا جس میں علامات کے سلسلے میں میرے خیالات تھے۔

اس بات کا امکان ہے کہ مستقبل میں یہ مقالہ مکمل ہو کر ارباب نظر کی خدمت میں پیش ہو سکے۔

روایات کے ترجمے قلم برداشتہ ہیں جن میں سہو یا عدم فہم کا بھی امکان ہے۔ ابتدا میں چند عنوانات ایسے بھی ہیں، جن کا بظاہر اصل موضوع سے کوئی ربط نہیں ہے انہیں صرف اس لیے پیش کیا گیا ہے کہ اصل موضوع کے مطالعہ سے قبل قاری کے ذہن میں مہدیؑ کے سلسلہ میں بنیادی باتیں محفوظ ہو جائیں۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

طالب جوہری

مارچ ۱۹۸۷ء

مہدیؑ

ایک اجمالی تعارف

نام —— محمدؑ

باپ —— حسنؑ عسکریؑ

سلسلۂ نسب —— حسن عسکریؑ ابنِ علی نقیؑ بن محمد تقیؑ بن علی رضاؑ بن موسیٰ کاظمؑ بن جعفر صادقؑ بن محمد باقرؑ بن علیؑ زین العابدینؑ بن الحسینؑ بن علیؑ ابنِ ابی طالب علیہم السّلام

ماں —— نرجس بنت یشوعا بن قیصر بادشاہِ رُوم

کنیّت —— ابو القاسم

القاب —— مہدیؑ، منتظر، صاحبِ زمان، قائم، حُجّۃ اللہ وغیرہ

ولادت —— ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ، نصف شب کے وقت، شہر سامرّا میں۔

ابتدائے امامت —— ۲۶۰ ہجری

غیبتِ صُغریٰ —— اس غیبت کا عرصہ ۶۹ سال ہے، مہدیؑ اس عرصہ میں اپنے نائبین کے ذریعہ لوگوں سے خط و کتابت رکھتے تھے۔ غیبت صغریٰ کا دور چوتھے نائب کے انتقال پر ۳۲۹ھ میں ختم ہوا۔

نائبین —— اوّل —— ابُو عمرو عثمان بن سعید بن عمرو عمری اسدی، متوفی ۲۸۰ھ (غالباً)

دوم —— ابُو جعفر محمد بن عثمان بن سعید، متوفی ۳۰۴ھ

سوّم —— ابُو القاسم حسین ابن رُوح نوبختی، متوفی ۳۲۶ھ

چہارم ۔ ابوالحسن علی بن محمد سمری، متوفی ۳۲۹ھ

غیبتِ کبریٰ ـــــ غیبتِ کبریٰ کا یہ سلسلہ ۳۲۹ھ سے شروع ہوا اور اب تک جاری ہے

نقشِ خاتم ـــــ أنا حجة الله وخاصته

نقشِ پرچم ـــــ البیعة للّٰه

انصارِ خاص ـــــ تین سو تیرہ

مقامِ ظہور ـــــ مکّہ معظّمہ

مقامِ بیعت ـــــ رکن و مقام کے درمیان

مدّتِ حکومت ـــــ اس میں اختلاف ہے۔ ۴۰/۷۰ سال وغیرہ۔

حدودِ سلطنت ـــــ پورا کرۂ ارض

حُلیہ[1] ـــــ صورت و سیرت میں رسولؐ سے مشابہ، چہرہ چاند کی طرح نورانی، داہنے رخسار پر سیاہ چمکتا ہوا تِل، سرِ مبارک گول، اور کندھوں تک گیسو، پیشانی چوڑی اور روشن، ابرو کشیدہ، آنکھیں سُرمگیں، ناک ستواں اور باریک، دانت چمکدار اور چوڑے، اور ایک دوسرے سے ملے ہوئے، داڑھی گھنی اور سیاہ، ہاتھ نرم، سینہ کشادہ اور چوڑا، شکم باہر کو نکلا ہوا، پنڈلیاں پتلی۔

---

[1] یہ حُلیہ معصومین سے مروی احادیث اور ان لوگوں کے اقوال سے مرتب کیا گیا ہے، جنھوں نے آپ کو بچپن اور جوانی میں دیکھا ہے۔

تعداد احادیث
دربارہ مہدیؑ

آقائی صافی گلپائیگانی نے اپنی کتاب منتخب الاثر میں شیعہ و سُنی روایات کے اعداد و شمار جمع کیے ہیں، جن کا ایک اقتباس درج ذیل ہے۔

① وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام بارہ ہیں اور ان کے پہلے علیؑ اور آخری مہدیؑ ہیں، وہ اکانوے (۹۱) ہیں

② وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ خاندان رسولؐ سے ہیں۔ تین سو نواسی (۳۸۹) ہیں۔

③ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسل فاطمہؑ سے ہیں ایک سو بانوے (۱۹۲) ہیں

④ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ نسلِ علی سے ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں

⑤ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام حسینؑ کی نویں پشت میں ہیں ایک سو اڑتالیس (۱۴۸) ہیں۔

⑥ وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ، امام زین العابدینؑ کی نسل سے ہیں، ایک سو پچاسی (۱۸۵) ہیں۔

(۷) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ امام مہدیؑ امام حسنؑ عسکری علیہ السلام کے صاحبزادے ہیں، ایک سو چھیالیس (۱۴۶) ہیں۔

(۸) وہ روایات جن میں بتایا گیا ہے کہ مہدی بارہویں اور آخری امام ہیں۔ ایک سو چھتیس (۱۳۶) ہیں۔

(۹) وہ روایات جو مہدیؑ کی ولادت کے متعلق ہیں دو سو چودہ (۲۱۴) ہیں۔

(۱۰) وہ روایات جن میں ان کی طولانی عُمر کا تذکرہ ہے تین سو اٹھارہ (۳۱۸) ہیں،

(۱۱) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدی کی غیبت طویل ہوگی اکانوے (۹۱) ہیں۔

(۱۲) وہ روایات جن میں ظہور مہدی کی بشارت ہے، چھ سو ستاون (۶۵۷) ہیں

(۱۳) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ مہدیؑ دُنیا کو عدل و داد سے پُر کر دیں گے ایک سو تئیس (۱۲۳) ہیں۔

(۱۴) وہ روایات جن میں ذکر ہے کہ دینِ اسلام مہدیؑ کے ذریعہ دُنیا پر حاوی ہوگا، سینتالیس (۴۷) ہیں۔

مہدیؑ سے متعلق اسلامی ذخیرہ احادیث میں کل روایات کی تعداد دو ہزار آٹھ سو ستر (۲۸۷۰) ہے

اعتراف ولادتِ مہدی

علامہ مرزا حسین نوری طبرسیؒ نے اپنی کتاب کشف الاستار میں اہلسنّت کے ان چالیس علماء و محدثین کا ذکر کیا ہے جو مہدی علیہ السّلام کی ولادت کے قائل ہیں، ان کے علاوہ علامہ معاصر شیخ محمد رضا طبسی نے اپنی کتاب الشّیعۃ والرجعۃ کی پہلی جلد میں اس فہرس میں بائیس افراد کا اضافہ کیا ہے، اور فاضل معاصر علی محمد دخیل نے اپنی کتاب "الامام المہدیؑ" میں پانچ افراد کا مزید اضافہ کیا ہے جن کی مکمل فہرست حسب ذیل ہے۔

(۱) ابُو سالم کمال الدّین محمد بن طلحہ بن محمد حسن قرشی نصیبی متولد ۵۸۲ھ نے اپنی کتاب مطالب السؤل میں لکھا ہے: الباب الثّانی عشر فی ابی القاسم محمّد ابن الحسن الخالص بن علی المتوکّل بن مُحمّد القانع بن علی الرّضا بن مُوسیٰ الکاظم بن جعفر الصّادق بن محمد الباقر بن علی زین العابدین بن الحسین الزّکی بن علی المُرتضیٰ بن ابی طالب المہدی الحُجّۃ الخلف الصّالح المنتظر علیہم السّلام و رحمتہ و برکات — فاما مولد فبسر من رائیٰ فی

۲۳ - ۲۵۸ھ۔

(۲) ابُوعبداللہ محمد ابنِ یوسف بن محمد گنجی شافعی نے کفایۃ الطالب اور البیان فی اخبار صاحب الزّمانؑ میں ذکر کیا ہے۔

(۳) شیخ نورالدّین علی ابنِ محمد بن صباغ مالکی نے اپنی کتاب الفصُوْل المہمّہ میں ایک پورا باب لکھا ہے، جس میں تاریخ ولادت، امامت اور غیبت وغیرہ پر گفتگو کی ہے۔

(۴) شمس الدین ابوالمظفر یوسف بن قزعلی بن عبداللہ بغدادی حنفی (سبط ابُوالفرج عبدالرحمٰن بن جوزی) نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامّہ میں ذکر کیا ہے

(۵) شیخ محی الدّین ابُوعبداللہ محمد بن علی بن محمد بن عربی الحاتم الطائی اندلسی نے فتوحاتِ مکیہ کے باب ۳۶۶ میں ذکر کیا ہے اور مہدیؑ کا شجرۂ نسب بیان کیا ہے۔

(۶) عبدالوہاب ابنِ احمد علی شعرانی نے اپنی کتاب الیواقیت والجواہر فی عقائدالاکابر میں ذکر کیا ہے اور ان کی ولادت ۱۵ شعبان ۲۵۵ھ کی نصف شب بیان کی ہے۔

(۷) شیخ حسن عراقی، عبدالوہاب شعرانی نے اپنی کتاب لواقح الانوار فی طبقات الاخیار جلد دوم (مطبوعہ مصر ۱۳۰۵ھ) میں شیخ حسن عراقی کا ذکر کیا ہے اور امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کو تفصیلاً بیان کیا ہے۔

(۸) علی الخواص براسی، شعرانی کے استاد ہیں، لواقح الانوار میں امام مہدیؑ سے ان کی ملاقات کا ذکر موجود ہے۔

(۹) نورالدّین عبدالرحمان بن احمد بن قوام الدّین دشتی جامی حنفی نے اپنی کتاب شواہد النبوّۃ میں حکیمہ خاتون سے روایت نقل کی ہے۔

(۱۰) حافظ محمد بن محمد بن محمود بخاری (خواجہ پارسا) نقشبندی نے اپنی کتاب فصل الخطاب میں مہدیؑ کی ولادت کا ذکر کیا ہے۔

(۱۱) حافظ ابوالفتح محمد ابن ابی الفوارس نے اپنی کتاب اربعین میں ایک روایت نقل کی ہے، جس میں مہدیؑ کو حسن عسکری کا فرزند بتایا گیا ہے۔

(۱۲) عبدالحق دہلوی بخاری نے اپنے ایک رسالہ میں مہدی کا ذکر کیا ہے اور قصّہ ولادت کو بھی بیان کیا ہے۔

(۱۳) جمال الدّین عطاء اللہ ابن غیاث الدّین فضل اللہ بن عبدالرحمان نے روضۃ الاحباب میں مہدی کی ولادت وغیبت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۴) حافظ ابومحمد احمد بن ابراہیم بن ہاشم طوسی بلاذری نے خود مہدیؑ سے ایک روایت نقل کی ہے۔ شاہ ولی اللہ دہلوی نے اس حدیث کو مشافہ بن عقیلہ سے نقل کیا ہے۔

(۱۵) ابومحمد عبداللہ بن احمد بن محمد خشاب نے ایک مختصر کتاب آئمہ کی ولادت و وفات پر لکھی ہے۔ اس میں مہدی کی ولادت، نام اور کنیت وغیرہ کا ذکر کیا ہے۔

(۱۶) ملک العلماء شہاب الدین ابن شمس الدّین بن عمر دولت آبادی صاحب بحر مواج نے اپنی کتاب ہدایۃ السعداء میں ذکر کیا ہے۔

(۱۷) علی متقی بن حسام الدّین بن قاضی عبدالملک بن قاضی خان قرشی نے اپنی

کتاب المرقات شرح مشکوٰۃ میں اہل تشیع کا قول نقل کیا ہے اور پھر اس کی تائید کی ہے۔

(۱۸) فضل ابن روزبہان نے علامہ حلی کی کتاب نہج الحق کا جواب لکھتے ہوئے اپنی کتاب ابطال الباطل میں چہاردہ معصومینؑ پر سلام بھیجا ہے جس میں مہدیؑ کے متعلق یہ اشعار ہیں۔

سلام علی القائم المنتظر ... امام یجھز جیش الصفاء
سیطلع کالشمس فی غاسق ... ینجیہ من سیفہ المنتقی
تریٰ یملاء الارض من عدلہٗ ... کما ملئت جوراھل الھوی
سلام علیہ و آبائہ ... و انصارہ ماتدوم السماء

(۱۹) الناصر لدین اللہ احمد بن المستضیٔ بنور اللہ (عباسی خلیفہ) نے اس سرداب مقدس کی تعمیر کروائی جو آپ کا محل ولادت بھی ہے اور مقام غیبت بھی

(۲۰) شیخ سلیمان بن خواجہ کلاں الحسین قندوزی بلخی نے اپنی کتاب ینابیع المودۃ میں مہدیؑ پر کئی باب تحریر کیے ہیں اور اس بات کو ثابت کیا ہے کہ وہ امام حسن عسکریؑ کے فرزند ہیں۔

(۲۱) شیخ الاسلام شیخ احمد جامی، عبدالرحمان جامی نے اپنی کتاب نفحات میں ان کے سرداب مقدس میں جانے اور مہدیؑ سے ملاقات کرنے کا واقعہ تحریر کیا ہے۔ انہوں نے اپنے اشعار میں بارہ اماموں کے نام نظم کیے ہیں۔

(۲۲) صلاح الدین صفدی نے شرح دائرہ میں تحریر کیا ہے کہ مہدیؑ موعود بارہویں

امام ہیں۔ جن کے اوّل علیؑ اور آخر مہدیؑ ہیں۔

(۲۳) مصر کے مشائخ میں سے ایک شیخ جنہوں نے امام مہدی کی بیعت کی تھی شیخ عبداللطیف حلبی نے اپنے والد شیخ ابراہیم قادری حلبی سے اس کی روایت کی ہے۔ (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۴) شیخ عبدالرحمان بسطامی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۲۵) علی اکبر بن اسداللہ مودودی نے اپنی کتاب مکاشفات میں ذکر کیا ہے۔

(۲۶) عبدالرحمان صاحب کتاب مرآۃ الاسرار نے ذکر کیا ہے۔

(۲۷) وہ قطب جس کے لیے عبدالرحمان صوفی نے کتاب مرآۃ الاسرار تحریر کی ہے اس میں لکھا ہے کہ اس قطب کا امام مہدیؑ سے ربط تھا۔

(۲۸) قاضی جواد ساباطی، نصرانی سے مسلمان ہوئے اور اسلام کی حقانیت پر البراہین الساباطیہ نامی کتاب لکھی اس میں امام مہدی کا ذکر کیا ہے۔

(۲۹) سعدالدین محمد بن مؤید بن ابی الحسین بن محمد بن حمویہ معروف بہ سعد الدّین حموی انہوں نے امام مہدی کے حالات پر ایک مفصّل کتاب تحریر کی ہے۔

(۳۰) عامر بن عامر بصری نے اپنے قصیدہ تائیہ میں امام مہدی کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۱) صدرالدّین قونوی نے امام مہدیؑ کی شان میں اشعار کہے ہیں۔

(۳۲) مولانا جلال الدّین رُومی صاحب مثنوی نے ائمہ اثنا عشر کی شان میں ایک قصیدہ لکھا ہے جس میں امام حسن عسکریؑ کے بعد امام مہدی کا ذکر کیا ہے

(۳۳) شیخ محمد عطّار (فارسی کے مشہور شاعر) انہوں نے اپنی کتاب مظہر الصفات

میں ائمہ اثنا عشر کی مدح کی ہے اور امام مہدیؑ کی غیبت کا ذکر کیا ہے۔

(۳۴) شمس تبریز (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۵) نعمت اللہ ولی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۶) سید نسیمی (بحوالہ ینابیع المودۃ)

(۳۷) سید علی ابن شہاب الدین ہمدانی۔

(۳۸) شیخ محمد صبان مصری نے اپنی کتاب اسعاف الرّاغبین میں ذکر کیا ہے

(۳۹) عبداللہ بن محمد مطیری نے اپنی کتاب الرّیاض الزاہرہ میں ذکر کیا ہے۔

(۴۰) محمد سراج الدین رفاعی نے اپنی کتاب صحاح الاخبار میں ذکر کیا ہے۔

(۴۱) ابن اثیر نے نہایۃ جلد اوّل صفحہ ۱۰۴ مطبوعہ مصر میں ذکر کیا ہے۔

(۴۲) ملّا حسین کاشفی نے روضۃ الشہدا مطبوعہ ہندوستان صفحہ ۳۶۷ پر ذکر کیا ہے

(۴۳) ابن خلکان نے اپنی تاریخ میں جلد دوم صفحہ ۴۵۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۴) حافظ بیہقی شافعی نے شعب الایمان میں ذکر کیا ہے۔

(۴۵) سید احمد زینی دحلان نے فتوحاتِ اسلامیہ جلد دوم صفحہ ۳۲۲ پر ذکر کیا ہے

(۴۶) ابن حجر نے صواعق محرقہ صفحہ ۱۳۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۷) ابن اثیر نے اپنی تاریخ کی جلد ہفتم صفحہ ۹ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۸) ابوالفدا نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۵۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۴۹) علامہ عثمانی احمدی نے جلد سوئم صفحہ ۲۹۱ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۰) شہاب الدین ابوعبداللہ یاقوت حموی نے اپنی معجم جلد ششم صفحہ ۱۷۵ پر

ذکر کیا ہے۔

(۵۱) شبراوی نے اپنی کتاب التحاف فی حب الاشراف صفحہ ۷۹ پر ذکر کیا ہے

(۵۲) حمراوی نے اپنی کتاب مشارق الانوار میں الیواقیت والجواہر سے نقل کیا ہے۔

(۵۳) ذہبی نے اپنی کتاب دول الاسلام جلد اوّل صفحہ ۱۱۵ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۴) یافعی نے اپنی تاریخ کی جلد دوم صفحہ ۷۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۵) شیخ عبدالوہاب نے اپنی کتاب کشف الغمہ جلد اوّل صفحہ ۶ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۶) صاحب طبقات نے اپنی کتاب کی جلد دوم صفحہ ۱۲۲ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۷) شمس الدین قاضی حسین بن محمد بن حسن کردی مالکی نے تاریخ الخمیس صفحہ ۱۲۲ اور ۲۴۰ پر ذکر کیا ہے۔

(۵۸) ملا علی متقی نے اپنی کتاب البرہان میں ذکر کیا ہے۔

(۵۹) ملا علی قاری مؤلف المرقاۃ فی شرح المشکوٰۃ نے ذکر کیا ہے۔

(۶۰) شبلنجی نے نور الابصار میں تذکرہ کیا ہے

(۶۱) شیخ الاسلام ابراہیم بن سعد الدین

(۶۲) ابوالسرور احمد بن ضیا حنفی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۳) عماد الدین حنفی۔

(۶۴) محمد ابن محمد مالکی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۵) یحییٰ بن محمد حنبلی نے اپنے فتوے میں ذکر کیا ہے۔

(۶۶) نصر بن علی جہضمی امام بخاری اور امام مسلم کے شیخ ہیں۔ انہوں نے تاریخ موالید آئمہ میں ولادت امام مہدیؑ پر حکیمہ خاتون کی روایت اور امام مہدیؑ کے دیگر

حالات تحریر کیے ہیں۔

ان حضرات کے علاوہ کچھ لوگ اہلِ سُنت میں ایسے بھی ہیں، جو امام مہدیؑ کی ولادت اور ان کے فضائل و کمالات کے قائل ہیں، لیکن ان کا خیال ہے کہ امام مہدیؑ کا انتقال ہو چکا ہے، انہیں میں علاء الدولہ سمنانی ہیں۔ تاریخ الخمیس میں ان کا قول موجود ہے، علامہ نوری نے نجم الثاقب میں اس پر تفصیلی تبصرہ کیا ہے۔

اِظہارِ ولادت امام مہدیؑ

اگرچہ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنے عہد کے سیاسی اور سماجی حالات کو مدّ نظر رکھتے ہُوئے امام مہدی کی ولادت کو عوام النّاس سے مخفی رکھّا تھا لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اپنے خاص اصحاب کو اس کی اطلاع بھی دی تھی تاکہ آپ کی ولادت اور وجُود کی دستاویز تحریری صُورت میں ذخیرۂ احادیث میں محفوظ ہو جائے۔ وہ اطلاعات حسب ذیل ہیں۔

(۱) علی ابن بلال کو امام حسن عسکریؑ نے اپنی وفات سے دو سال قبل خط لکھ کر مہدیؑ کی ولادت کی اطلاع دی تھی۔ پھر اپنی وفات سے تین دن قبل بھی اطلاع دی تھی۔

(۲) ابُو ہاشم جعفری نے امام حسن عسکریؑ سے سوال کیا تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں! میرا ایک لڑکا ہے۔

(۳) ابو طاہر بلالی کو مطلع کیا۔

(۴) عثمان ابن سعید (نائب اوّل) کو ولادتِ مہدی کے موقع پر طلب فرمایا — اور روٹی اور گوشت خرید کر بنی ہاشم میں تقسیم کرنے کا حکم دیا اور عقیقہ کے لیے چند بکریوں کو ذبح کرنے کا بھی حکم دیا۔

(۵) ابُو غانم کی روایت کے مطابق ولادت کے تیسرے دن اپنے اصحاب کو مولود کی زیارت کروائی اور بتایا کہ یہ بچّہ میرے بعد تمارا امام ہوگا۔

(۶) محمد ابن ابراہیم کوفی کے پاس ایک بکری ذبح کروا کے بھیجی اور کہلوایا کہ یہ

میرے لڑکے محمدؑ کا عقیقہ ہے۔

⑦ حمزہ ابن ابو الفتح کے پاس امام حسن عسکری علیہ السّلام کے خواص میں سے ایک شخص آیا اور اس نے اطلاع دی کہ امام کے یہاں ایک لڑکا پیدا ہوا ہے جس کا نام محمد اور کنیت ابو جعفر ہے۔

⑧ احمد ابن اسحاق قمی کو امام حسن عسکری علیہ السّلام نے خط تحریر فرمایا کہ "بچّہ کی ولادت ہوئی تم اس خبر کو لوگوں سے پوشیدہ رکھو۔ اس لیے کہ ہم نے بھی سوائے قریبی رشتہ داروں اور دوستوں کے کسی کو نہیں بتایا، ہم نے تمہیں بتایا تاکہ تمہیں خوشی ہو، جیسا کہ اللہ نے ہمیں خوش کیا ہے۔ والسّلام۔"

⑨ امام علی نقی علیہ السّلام کے خادم نصر کو بھی ولادتِ مہدیؑ کی خبر گھر والوں سے ملی تھی۔

⑩ امام حسن عسکری علیہ السّلام نے اپنی والدہ کو خط کے ذریعہ ولادتِ مہدیؑ کی اطلاع دی۔

⑪ ابو الفضل حسین ابن علوی نے بیان کیا کہ میں سامرا میں امام حسن عسکریؑ کی خدمت میں گیا اور انہیں ولادتِ مہدیؑ کی تہنیت دی۔

مہدیؑ کو دیکھنے والے

ایسے لوگوں کی تعداد بہت زیادہ ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کی زیارت کی ہے یا ان سے بات چیز کا شرف حاصل کیا ہے۔ یہاں صرف ان لوگوں کی فہرست پیش کرنی مقصود ہے، جنہوں نے امام مہدیؑ کے والد امام حسن عسکریؑ کی زندگی میں یا ان کی وفات کے بعد کے قریبی دور میں امام مہدیؑ سے ملاقات کی یا انکی زیارت سے مشرف ہوئے۔

① —— ابراہیم ابن ادریس
② —— ابراہیم بن محمد بن احمد انصاری
③ —— ابراہیم بن محمد تبریزی اور ان کے ساتھ دوسرے انتالیس اشخاص
④ —— ابراہیم بن محمد بن فارس نیشاپوری
⑤ —— ابراہیم بن محمد فرح زجی
⑥ —— ابراہیم بن مہریار
⑦ —— ابن اخت ابی بکر عطّار (صوفی)
⑧ —— ابن بادشالہ اصفہانی
⑨ —— ابن اعجمی یمانی
⑩ —— ابن خال شہزوری
⑪ —— ابن القاسم بن موسیٰ (اہل رے)

⑫ —— ابوالادیان

⑬ —— ابُوثابت (اہلِ مرو)

⑭ —— ابُوحعفراحول ہمدانی

⑮ —— ابُوحعفرالرفا (اہلِ رے)

⑯ —— ابُوالحسن دینوری

⑰ —— ابوالحسن حسینی

⑱ —— ابوالحسن ضراب اصفہانی

⑲ —— ابوالحسن عمری

⑳ —— ابُوالحسن ابنِ کثیر نوبختی

㉑ —— ابُوراجح الحمامی

㉒ —— ابوالرجا المصری

㉓ —— ابُوعبداللہ ثوری

㉔ —— ابُوعبداللہ جنیدی بغدادی

㉕ —— ابُوعبداللہ بن صالح

㉖ —— ابُوعبداللہ بن فروخ اصفہانی

㉗ —— ابوعبداللہ کندی بغدادی

㉘ —— ابُوعلی بن مطہر

㉙ —— ابُوعلی نیلی

㉚ —— ابُوغانم خادم

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم جلیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم ردحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد ثمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے)

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۸۸) —— ابوالحسن خضر بن محمد
(۸۹) —— راشد اسد آبادی
(۹۰) —— ایک ایرانی غلام
(۹۱) —— قابس کے دو آدمی
(۹۲) —— رشیق
(۹۳) —— زہری
(۹۴) —— زیدان (اہلِ صیمرہ)
(۹۵) —— سعد ابن عبداللہ قمی
(۹۶) —— سنان موصلی
(۹۷) —— شمشاطی (اہلِ یمن)
(۹۸) —— اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)
(۹۹) —— اہلِ رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)
(۱۰۰) —— اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)
(۱۰۱) —— اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)
(۱۰۲) —— اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)
(۱۰۳) —— اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)
(۱۰۴) —— اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)
(۱۰۵) —— غلام ابو نصر ظریف
(۱۰۶) —— احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) —— عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) —— عبداللہ سوری

(۱۰۹) —— ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) —— عقید (غلام)

(۱۱۱) —— علان کلینی

(۱۱۲) —— علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) —— علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) —— ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) —— علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) —— علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) —— علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) —— ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) —— ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) —— عمر واہوازی

(۱۲۱) —— ابُو سعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) —— فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) —— قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) —— قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) —— کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) —— ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) —— محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) —— مجرُوح فارسی

(۱۲۹) —— محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) —— محمد بن احمد

(۱۳۱) —— ابُو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) —— ابوُنعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) —— محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) —— ابُو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) —— محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) —— محمد بن اسماعیل بن مُوسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) —— محمد بن ایّوب بن نوُح

(۱۳۸) —— ابُوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) —— محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) —— محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) —— محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) —— محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) —— محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) —— محمد ابن شاذان نعیمی (اہلِ نیشاپور)

(۳۱) ـــــ ابوالقاسم حلبیسی بغدادی

(۳۲) ـــــ ابوالقاسم بن دبیس بغدادی

(۳۳) ـــــ ابُوالقاسم روحی

(۳۴) ـــــ ابُومحمد شمالی

(۳۵) ـــــ ابُومحمد دعلجی

(۳۶) ـــــ ابُومحمد سروی

(۳۷) ـــــ ابُومحمد دجنای نصیبی

(۳۸) ـــــ ابُومحمد بن ہارُون (اہلِ رے)

(۳۹) ـــــ ابُو ہارُون

(۴۰) ـــــ ابُوالہشیم انباری

(۴۱) ـــــ ابُوعلی احمد بن ابراہیم بن ادریس

(۴۲) ـــــ احمد بن ابراہیم بن مخلد

(۴۳) ـــــ احمد بن ابی رُوح

(۴۴) ـــــ ابُوغالب احمد بن احمد بن محمد بن سلیمان زراری۔

(۴۵) ـــــ احمد بن اسحاق بن سعد اشعری

(۴۶) ـــــ احمد بن حسن بغدادی

(۴۷) ـــــ احمد بن حسن بن ابی صالح خجندی۔

(۴۸) ـــــ احمد بن حسن بن احمد کاتب

(۴۹) احمد دینوری

(۵۰) ـــــ احمد بن عبداللہ

(۵۱) ـــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی

(۵۲) ـــــ احمد بن سورہ

(۵۳) ـــــ ابوالطیّب احمد بن محمد بن لطتہ

(۵۴) ـــــ احمد بن محمد سراج دینوری

(۵۵) ـــــ چالیس افراد

(۵۶) ـــــ ازدی

(۵۷) ـــــ اسحاق کاتب بن نوبخت

(۵۸) ـــــ ابوسہل اسماعیل بن علی نوبختی

(۵۹) ـــــ اُمّ کلثوم بنتِ ابی جعفر بن عثمان عمری

(۶۰) ـــــ بدر (خادم)

(۶۱) ـــــ بلالی بغدادی

(۶۲) ـــــ ابوعلی خیزران کی کنیز

(۶۳) ـــــ ابوالحسن بن وجناء کے جد

(۶۴) ـــــ جعفر ابن احمد

(۶۵) ـــــ جعفر بن حمدان

(۶۶) ـــــ جعفر کذّاب (توّاب)

(۶۷) ـــــ جعفر بن عُمر

(۶۸) ـــــ جعفری (اہلِ یمن)

(۶۹) ــــ ابراہیم بن محمد تبریزی کی جماعت (۳۹ اشخاص)

(۷۰) ــــ احمد بن عبداللہ ہاشمی (عباسی) کی جماعت (۳۹ اشخاص)

(۷۱) ــــ محمد بن ابوالقاسم علوی عقیقی کی جماعت (تقریباً ۳۰ اشخاص)

(۷۲) ــــ عاجز بغدادی

(۷۳) ــــ حسن بن جعفر قزوینی

(۷۴) ــــ حسن بن حسین اسباب آبادی

(۷۵) ــــ حسن بن عبداللہ تمیمی زیدی

(۷۶) ــــ حسن بن فضل بن یزید

(۷۷) ــــ حسن بن نصر قمی

(۷۸) ــــ ابومحمد حسن بن وجناء نصیبی

(۷۹) ــــ حسب بن وطاۃ صیدلانی

(۸۰) ــــ حسن بن ہارون دینوری

(۸۱) ــــ حسین بن یعقوب قمی

(۸۲) ــــ حسین بن روح نوبختی (نائب سوم)

(۸۳) ــــ حسین بن حمدان

(۸۴) ــــ حسین بن علی بن محمد بغدادی

(۸۵) ــــ حسین بن محمد اشعری

(۸۶) ــــ حصینی (اہلِ اہواز)

(۸۷) ــــ حکیمہ خاتون

(۸۸) ــــ ابوالحسن خضر بن محمد

(۸۹) ــــ راشد اسد آبادی

(۹۰) ــــ ایک ایرانی غلام

(۹۱) ــــ قالبس کے دو آدمی

(۹۲) ــــ رشیق

(۹۳) ــــ زہری

(۹۴) ــــ زیدان (اہلِ صیمرہ)

(۹۵) ــــ سعد ابن عبداللہ قمی

(۹۶) ــــ سنان موصلی

(۹۷) ــــ شمشاطی (اہلِ یمن)

(۹۸) ــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الالف دینار)

(۹۹) ــــ اہلِ رے میں سے ایک شخص (صاحب الحصاۃ)

(۱۰۰) ــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الصرۃ المختومہ)

(۱۰۱) ــــ اہلِ بغداد میں سے ایک شخص (صاحب الفراء)

(۱۰۲) ــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مال)

(۱۰۳) ــــ اہلِ مرو میں سے ایک شخص (صاحب الترفعۃ البیضاء)

(۱۰۴) ــــ اہلِ مصر میں سے ایک شخص (صاحب مولودین)

(۱۰۵) ــــ غلام ابونصر ظریف

(۱۰۶) ــــ احمد بن حسن مادرانی کا غلام

(۱۰۷) ــــ عبداللہ سفیانی

(۱۰۸) ــــ عبداللہ سوری

(۱۰۹) ــــ ابُو عُمر عثمان بن سعید (نائب اوّل)

(۱۱۰) ــــ عقید (غلام)

(۱۱۱) ــــ علان کلینی

(۱۱۲) ــــ علی ابن ابراہیم بن مہزیار

(۱۱۳) ــــ علی بن احمد قزوینی

(۱۱۴) ــــ ابوالحسن علی بن حسن یمانی

(۱۱۵) ــــ علی بن الحسین بن مُوسیٰ بن بابویہ قمی

(۱۱۶) ــــ علی ابن محمد (اہل رے)

(۱۱۷) ــــ علی ابن محمد بن اسحاق قمی

(۱۱۸) ــــ ابُوالحسن علی بن محمد سمری (نائب چہارم)

(۱۱۹) ــــ ابُو طاہر علی بن یحییٰ رازی

(۱۲۰) ــــ عمرو اہوازی

(۱۲۱) ــــ ابُوسعید غانم بن سعید ہندی

(۱۲۲) ــــ فضل بن یزید (اہلِ یمن)

(۱۲۳) ــــ قاسم بن علاء (اہلِ آذربائجان)

(۱۲۴) ــــ قاسم بن مُوسیٰ (اہل رے)

(۱۲۵) ــــ کامل بن ابراہیم مدنی

(۱۲۶) ـــــ ماریہ (کنیز)

(۱۲۷) ـــــ محمد بن ابراہیم بن مہریار

(۱۲۸) ـــــ مجرُوح فارسی

(۱۲۹) ـــــ محمد ابن ابی عبداللہ کوفی

(۱۳۰) ـــــ محمد بن احمد

(۱۳۱) ـــــ ابُو جعفر محمد ابن احمد

(۱۳۲) ـــــ ابو نعیم محمد بن احمد انصاری اور کچھ لوگ

(۱۳۳) ـــــ محمد بن احمد بن جعفر قطان

(۱۳۴) ـــــ ابُو علی محمد ابن احمد محمودی

(۱۳۵) ـــــ محمد ابن اسحاق قمی

(۱۳۶) ـــــ محمد بن اسماعیل بن مُوسیٰ بن جعفر

(۱۳۷) ـــــ محمد بن ایّوب بن نُوح

(۱۳۸) ـــــ ابُوالحسین محمد بن جعفر حمیری

(۱۳۹) ـــــ محمد بن حسن بغدادی

(۱۴۰) ـــــ محمد بن حسن صیرفی

(۱۴۱) ـــــ محمد بن حسن بن عبداللہ تمیمی

(۱۴۲) ـــــ محمد بن حصین مروی

(۱۴۳) ـــــ محمد بن شاذان کابلی

(۱۴۴) ـــــ محمد ابن شاذان نعیمی (اہل نیشاپور)

(۱۴۵) ـــــ محمّد بن جعفر

(۱۴۶) ـــــ محمد بن شعیب بن صالح (اہلِ نیشاپور)

(۱۴۷) ـــــ محمد بن صالح

(۱۴۸) ـــــ محمد بن صالح بن علی بن محمد بن قنبر

(۱۴۹) ـــــ محمد بن عباس قصری

(۱۵۰) ـــــ محمد بن عبداللہ الحمید

(۱۵۱) ـــــ محمد بن عبیداللہ قمیؔ

(۱۵۲) ـــــ ابُوجعفر محمد بن عثمان سعید (نائب دوم)

(۱۵۳) ـــــ محمد بن علی اسود داوُدی

(۱۵۴) ـــــ محمد بن علی شلمغانی

(۱۵۵) ـــــ محمد بن کشمرد ہمدانی

(۱۵۶) ـــــ محمد بن قمی

(۱۵۷) ـــــ ابوالحسین محمد بن محمد بن خلف

(۱۵۸) ـــــ محمد بن محمد کلینی (اہل رے)

(۱۵۹) ـــــ محمد بن معاویہ ابنِ حکیم

(۱۶۰) ـــــ محمد بن ہارُون بن عمران ہمدانی

(۱۶۱) ـــــ محمد بن یزداد

(۱۶۲) ـــــ مرداس قزوینی

(۱۶۳) ـــــ مرداس بن علی۔

(۱۶۴) ـــــ مسرور طباع

(۱۶۵) ـــــ ابو غالب زراری کا مصاحب

(۱۶۶) ـــــ معاویہ بن حکیم

(۱۶۷) ـــــ نسیم خادمہ امام حسن عسکری

(۱۶۸) ـــــ نیلی (اہلِ بغداد)

(۱۶۹) ـــــ نصر بن صباح

(۱۷۰) ـــــ قم اور مضافات قم کا ایک وفد

(۱۷۱) ـــــ ہارون قزاز بغدادی

(۱۷۲) ـــــ ہارون بن موسیٰ بن فرات

(۱۷۳) ـــــ یعقوب ابن منقوش

(۱۷۴) ـــــ یعقوب ابن یوسف ضراب غسانی

(۱۷۵) ـــــ یوسف ابن احمد جعفری

(۱۷۶) ـــــ یمان بن فتح بن دینار[۱]

مرتب نے دیکھنے والوں کے یہ سارے اسمار ارشادِ مفید، غیبتِ طوسیٰ المجالس السنیہ، تبصرۃ الولی، منتخب الاثر، بحار الانوار، سفینۃ البحار، کمال الدین، ینابیع المودۃ، الزام الناصب اور الخرائج والجرائح سے جمع کیے ہیں جو تفصیلی واقعات کے ساتھ ان کتابوں میں مذکور ہیں۔ اگر غیبت کبریٰ کے طویل عہد میں زیارت کرنے والوں کے نام جمع کیے جائیں تو وہ ہزاروں کی تعداد میں ہوں گے۔ امام مہدی علیہ السلام کے سلسلہ میں یہ بھی ایک خدائی منصوبہ تھا کہ مختلف عہد میں لوگوں سے ملاقاتیں ہوتی رہیں تاکہ آپ کے وجودِ مبارک کو افسانوی اور تخیلاتی قرار نہ دیا جا سکے۔

---

[۱] الامام المہدی صفحہ ۱۲۹

علامات کا تعارف

اس رسالہ کے مقصدِ تحریر پر طبع اوّل میں ابتدائیہ کے عنوان سے اپنے معروضات رقم کرچکا ہوں جس کی تکرار بے فائدہ ہے۔ البتہ طبع دوم کے موقع پر کچھ مباحث کا اضافہ کیا جارہا ہے۔ تاکہ مہدی علیہ السّلام کے ماننے والوں میں شوق آمادگی پیدا ہوجاتے اور عقیدۂ مہدی پر اعتراض کرنے والوں کے لیے ایک لمحۂ فکر ہو۔

ذخیرۂ احادیث میں آخر زمانے کے سلسلہ میں جو روایات جمع کی گئی ہیں اُن میں سے بعض وہ ہیں۔ جن کا تعلق قیامتِ کبریٰ کی علامات سے ہے۔ جبکہ بعض دیگر روایات ظہورِ مہدی کی علامات ہیں۔ ذخیرۂ احادیث (شیعہ وسُنی) میں یہ روایات الگ الگ مرتب نہیں ہیں۔ یہی سبب ہے کہ محققین میں سے اگر ایک محقق کسی روایت کو علامتِ قیامت قرار دیتا ہے تو اسی روایت کو دوسرا محقق علامتِ ظہورِ مہدی قرار دیتا ہے۔ ایسی مثالیں اگرچہ بہت زیادہ نہیں ہیں۔ لیکن نا قابلِ اعتنا بھی نہیں البتہ مدرسہ آلِ محمد کے علمار نے اس موضوع پر کام کیا ہے۔ اس رسالہ میں حتی الامکان یہ کوشش کی گئی ہے کہ صرف ان روایات کو نقل کیا جائے۔ جن کا تعلق علاماتِ ظہورِ مہدی سے ہے۔

علاماتِ ظہور سے متعلق روایات کا ذخیرہ بھی اتنی بڑی کمیّت میں ہے کہ اگر ان سب کو جمع کیا جائے تو متعدد ضخیم جلدوں پر مشتمل ہوگا۔ اس رسالہ میں کچھ منتخب روایات درج کی گئی ہیں۔ اس لیے کہ مقصد فقط یہ ہے کہ ایک عام قاری

کو ان علامات سے روشناس کرایا جائے تاکہ اس کے ذہن میں ظہور سے قبل کا ایک خاکہ تشکیل پا سکے۔

علاماتِ ظہور مہدی کی دو قسمیں ہیں۔ "خاصّہ اور عامّہ"۔ "خاصّہ" وہ علامات ہیں جن کا تعلّق صرف اور صرف مہدی علیہ السّلام سے ہے۔ جیسے تلوار کا آپ سے گفتگو کرنا۔ یا پرچم کا خود بخود کھل جانا۔ "عامّہ" وہ علامات ہیں جو عوام النّاس کے لیے ہیں۔ ایک اعتبار سے ان کی دو قسمیں ہیں۔ علاماتِ کلیہ یعنی قبل ظہور کے عام سیاسی و معاشرتی اور معاشی حالات دینی اور لادینی افکار و نظریات طرزِ تعمیر، طرزِ زندگی اور خاندان اور برادریوں کے مسائل جو انسانی معاشروں پر کُلّی اور مجموعی طور پر طاری ہوں گے۔ علامات جزیّہ جو کسی خاص فرد، قوم یا معاشرہ یا مُلک یا طبقہ یا جغرافیائی خطّہ سے متعلّق ہوں

مذکورہ بالا تقسیم کے علاوہ علامات کی چار قسمیں ہیں۔

① عَلَامَاتِ بَعِیدَہ : ان علامات و واقعات کے بیان سے بظاہر یہ بتلانا مقصود تھا کہ یہ ظہور سے قبل واقع ہوں گے، لیکن کتنے قبل واقع ہونگے یہ بیان کرنا مقصود نہیں تھا۔ لہٰذا اگر کوئی علامت پوری ہو جائے یا کوئی واقعہ رُونما ہو جائے اور مہدی کا ظہور نہ ہوا ہو تو اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہ روایت نادرست ہے۔ بلکہ اس کے بیان کی غرض ہی صرف اتنی تھی کہ بتلا دیا جائے، کہ ظہور مہدی سے قبل یہ واقعہ رُونما ہوگا۔

علاماتِ ظہور کے ذخیرہ میں بکثرت ایسی روایات ملتی ہیں جن میں بنی اُمیّہ کا زوال، بنی عباس کی حکومت اور ان کا زوال، بصرہ اور کوفہ وغیرہ کی تباہی و ویرانی اور

خراسان سے سیاہ پرچموں والے مغلوں کی آمد اور ایسے بہت سے دوسرے واقعات کو فَرَج (آزادی اور کشادگی) سے تعبیر کیا گیا ہے۔ جب کہ حتمی اور یقینی فَرَج مہدی (عجل اللہ فرجہٗ) کا ظہور ہے۔ تاریخِ اسلام کے طالبِ علم جانتے ہیں کہ آلِ محمدؐ کے چاہنے والوں کی تاریخ ترکِ وطن کی ہجرتوں کی، دور دراز علاقوں میں پوشیدہ ہونے کی اور سروں پر لٹکتی ہوئی تلواروں کی تاریخ ہے۔ ان کی تاریخ، گھٹن پریشانی، بیم و ترس اور خوفِ جان و مال کی تاریخ ہے۔ روایاتِ فَرَج کا مقصد یہ تھا کہ ان چاہنے والوں کو ان کے مستقبل سے آگاہ رکھا جائے تاکہ صدیوں پر محیط ان کٹھن حالات میں وہ ہمت نہ ہار بیٹھیں اور ظہور سے نا اُمید نہ ہو جائیں لہذا انہیں آسائش اور کشادگی کے جو مواقع وقتاً فوقتاً ملنے والے تھے انہیں تبلا دیا گیا۔ فرج کی یہ ساری روایات بھی علاماتِ ظہور کے ذیل میں مندرج ہیں۔ اس لیے کہ اگر ایک طرف یہ علامات وقتی فَرَج اور آسائش کا اعلان تھیں تو دوسری طرف ظہورِ مہدی کے عہد کی طرف پیش رفت کا بھی۔ اس لیے کہ ان کا وقوع پذیر ہو جانا اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ عہدِ ظہور نسبتہً قریب ہوتا جا رہا ہے۔

(۲) **علاماتِ قریبہ**: موضوعِ زیرِ بحث کی اصل اور بنیادی روایات وہی ہیں جو حقیقتہً ظہورِ مہدی کی علامات کے طور پر بیان کی گئی ہیں اور جن کے ظہور کا زمانہ ظہورِ مہدیؑ سے نسبتہً قریب ہے۔ ان میں عام سیاسی و معاشرتی حالات وغیرہ بھی ہیں، مختلف شہروں اور ملکوں کی تباہی و بربادی کا بھی تذکرہ ہے اور مختلف علاقوں سے خروج کرنے والوں کا بھی ذکر ہے۔ یہ وہ علامتیں ہیں کہ جب تک رُونما نہ ہوں ظہور نہیں ہوگا۔ ان علامات میں سے ہر علامت کا ظہور اس

بات کی دلیل ہے کہ ظہورِ مہدی کا وقت قریب آرہا ہے، لیکن اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس علامت کے پورا ہوتے ہی فوراً ظہور ہو جائے۔ البتہ بعض علامتیں ایسی ہیں۔ جن میں یہ تصریح ہے کہ وہ ظہور سے متصل ہیں۔

(۳) علاماتِ حتمیہ :۔ ان کے ساتھ کوئی قید یا شرط نہیں ہے۔ انہیں بہر حال ظہور سے قبل پورا ہونا ہے مثلاً خروجِ دجّال، بحوالہ روایتِ کمال الدین، صیحۂ آسمانی بحوالہ روایتِ مفضل ابن عمر، خروجِ سفیانی بحوالہ بحار الانوار وغیرہ۔

(۴) علاماتِ غیر حتمیہ : یہ مشروط علامات ہیں۔ اگر ان کی شرط پوری ہوگی تو یہ بھی پوری ہونگی ورنہ نہیں، ان کا تعلق خداوندِ عالم کے قانون محو و اثبات یا باصطلاحِ دیگر قانونِ بداء سے ہے۔ اگر بعض واقعات مذکورہ قانون کے تحت وقوع پذیر نہ ہوں تو یہ روایت کے غلط ہونے کا ثبوت نہیں ہوگا۔

روایاتِ علامات میں بیشتر خبرِ واحد ہیں۔ ان میں صحیح و ضعیف بھی ہیں اور مسند و مُرسل بھی، غرضکہ ہر قسم کی روایات موجود ہیں۔ ان کے راویوں میں مجہول الحال اور غیر مؤثق افراد بھی اور ثقہ بھی۔ ظاہر ہے کہ ایسی روایات مجموعاً مفید یقین نہیں ہیں پھر یہ بھی گمان ہوتا ہے کہ مہدویت کے دعویداروں نے بھی اپنے مفاد کی خاطر ان میں تحریفیں کی ہوں گی۔ لہٰذا روایات کی اسناد اور دوسرے داخلی اور خارجی قرائن کو پرکھنے کے بعد ہی کسی نتیجہ تک پہنچا جاسکتا ہے۔ اس رسالہ میں میری یہ کوشش رہی ہے کہ جن روایات کو بیشتر علماء و محدثین نے نقل فرمایا ہے۔ انھیں کی جمع آوری ہو البتہ یہ ساری کی ساری روایات ایک ایسے محقق کا انتظار کر رہی ہیں، جو راویوں کی تحقیق کرے اور وہ قرینے تلاش کرے، جن کی مدد سے کسی بھی روایت کی صحت

یا عدمِ صحت پر حکم لگایا جا سکے۔

حدیث کی صحت کو پرکھنے کے لیے عمومًا طریقہ یہ ہوتا ہے کہ سند کے ذریعہ متن کی توثیق کی جاتی ہے۔ یعنی اگر کسی روایت کے راوی ثقہ اور معتبر ہیں تو اُس روایت کے متن پر اعتبار کیا جاتا ہے، لیکن ایک محقق کا یہ قول اپنے اندر بڑی ہی معنویت رکھتا ہے کہ بعض متن اپنی ذات میں اتنے بلند اور بے عیب ہوتے ہیں کہ اپنے سلسلۂ سند کی توثیق کر دیتے ہیں۔ یہاں اس کے بیان کرنے کا مقصد یہ ہے کہ قاری میری اس بات سے اتفاق کرے گا کہ روایات زیرِ مطالعہ میں جو باتیں بیان کی گئی ہیں ان میں سے بیشتر لفظ بلفظ اور حرف بحرف وقوع پذیر ہو رہی ہیں۔ یعنی ایسی روایات کی تعداد کم ہو گی، جنہیں تنقید کی کسوٹی پر پرکھنا ہو گا، لیکن اگر ان روایات کو عمل تنقید و تحقیق سے گزار دیا گیا تو اب سے ظہورِ مہدی تک کا جامع اور بے عیب خاکہ ہماری نظروں کے سامنے آ سکتا ہے۔ اسی طرح واقعات کی تقدیم و تاخیر کا مسئلہ بھی حل ہو سکتا ہے کہ اگر کسی موضوع کی ساری روایات جمع کر لی جائیں یا روایات سے وہ جملے نکال لیے جائیں جو موضوع سے متعلق ہیں تو اس کا اندازہ لگانا چنداں دشوار نہیں کہ وہ موضوع کب وقوع پذیر ہو گا۔ اس سے زیادہ وضاحت نہ قرینِ مصلحت ہے نہ تقاضائے وقت۔ (واللہ اعلم بالصواب)

مَیں نے آج سے تقریبًا انتیس سال قبل ایک کتاب "قیامت صغریٰ" پر تعارفی سطریں لکھتے ہوئے علاماتِ ظہور پر اپنے چند معروضات پیش کیے تھے۔ انہیں مناسب اور برمحل جانتے ہوئے نقل کر رہا ہوں۔ وہ درج ذیل ہیں۔

علامات کی جمع آوری اتنا مشکل مسئلہ نہیں، بلکہ وہ چیز جو واقعۃً مشکل

ہے۔ وہ علامات کی تحقیق ہے۔ اس لیے ایک محقق کے لیے یہ ضروری ہے کہ وہ علامتوں کے سلسلے میں مندرجہ ذیل باتوں کو پیشِ نظر رکھے۔

(۱) خطِ کوفی اپنی مختلف شکلیں تبدیل کرتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ وہ اپنی ابتدائی صورت میں واضح اعراب اور نقطوں سے مبرا تھا اور حروف میں بھی امتیازی صفات بہت کم پائی جاتی تھیں۔ ہمارے اخبار و احادیث کا قدیم سرمایہ چونکہ خطِ کوفی ہی سے منتقل ہوتا ہوا ہم تک پہنچا ہے۔ اس لیے بعض استفساخ کی دشواریوں اور فروگزاشتوں کا پیدا ہونا ناگزیر تھا۔ تحریق اور تخریق میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے۔ اس لیے مصنفین نے اس لفظ کو اپنی دونوں صورتوں سے محفوظ کیا ہے۔ نتیجہ کے طور پر یہ نہ معلوم ہو سکا۔ کہ کوفہ کی گلیوں میں جھنڈے پھاڑے جائیں گے یا جلائے جائیں گے۔ عوف سلمی کے بارے میں روایت میں ہے۔ ماواہ تکریت اور دوسری میں ہے۔ ماواہ بکویت۔ تکریت اور کویت دونوں ہی عرب کے علاقوں کے مشہور شہر ہیں، جس کی بنا پر یقین کے ساتھ نہیں کہا جا سکتا کہ کونسا شہر مراد ہے۔ اس لیے روایات میں کتابت اور استفساخ کی غلطیوں کو برآمد کرنا ضروری ہے۔ اگرچہ ایسی غلطیوں سے نفسِ مضمون پر کوئی اثر نہیں پڑتا اور حقیقت بہر حال محفوظ رہتی ہے، لیکن ایک محکم تر نتیجے تک پہنچنے کے لیے یہ لازمی ہے۔

(۲) روایات میں اکثر مقامات پر شہروں، جگہوں اور قوموں کے وہ نام آئے ہیں جو اُس زمانے میں مستعمل تھے اور آج متروک ہیں۔ اس لیے بات کو عام فہم بنانے کے لیے قدیم جغرافیہ کی رُو سے جگہوں اور شہروں کا محل و قوع اور صدرِ اسلام کی قوموں کے ناموں کی تطبیق ضروری ہے۔

(۳) روایات کا پس منظر معلوم کرنا ضروری ہے کہ معصوم نے روایت کہاں بیان فرمائی تاکہ اس جگہ سے مشرق و مغرب اور شمال و جنوب کا تعین کیا جا سکے۔ اور جن لوگوں سے خطاب کیا گیا ہے انہیں بھی آسانی سے شناخت کیا جا سکے۔

(۴) معصومین نے آخری زمانے کے سلسلے میں اُس دور کی سیاست، سماج، معاشرت، اقتصاد غرضیکہ سب ہی چیزوں پر تبصرہ فرمایا ہے، ان کی مختلف عنوانات کے تحت جمع آوری ذہن قاری کے لیے معاون ثابت ہو گی۔ اس کے علاوہ علامات کی چار اور بڑی قسمیں ہیں، جن کی وضاحت علامات کے ساتھ ہی کر دینا ضروری ہے۔ حتمیہ اور غیر حتمیہ، عام و خاص، حتمی علامات وہ ہیں جنہیں بہر طور پُورا ہونا ہے اور غیر حتمی علامات اسباب و علل پر موقوف ہیں۔ عام وہ ہیں جو ہر جگہ پائی جائیں گی اور خاص وہ ہیں جو کسی خاص علاقے کے ساتھ مختص ہوں گی ان اقسام کو مدنظر رکھنے سے یہ فائدہ ہوگا کہ جن روایات میں بظاہر تعارض و تناقص نظر آتا ہے ان کا تشفی بخش حل مل جائے گا۔

(۵) علامات کی اکثر و بیشتر روایات میں تاویل کی کوئی گنجائش نہیں ہے — جن الفاظ میں وہ بیان کی گئی ہیں انہیں الفاظ میں پُوری ہونگی یا پوری ہو چکی ہیں۔ اس لیے زبردستی کسی کو مہدی ثابت کرنے کے لیے علامات میں دور از کار تاویلات کی گنجائشیں نہ پیدا کی جائیں۔ ورنہ دوسری صُورت میں یہ عظیم علمی خیانت متصور ہو گی۔[۱]

---

[۱] قیامتِ صغریٰ تالیف مولانا محمد عباس قمر زیدی مطبوعہ ۱۹۶۵ئہ۔ صفحات س ر ع

آخر میں اب ہم یہ بھی دیکھتے چلیں کہ ہمارے معاشرے میں ان روایات کا کردار کیا ہے ؟ اور یہ انفرادی یا اجتماعی طور پر کون سا مثبت اثر ہم پر مرتب کر رہی ہیں۔
اس کا جواب یہ ہے کہ :

(۱) ان کے پڑھنے سے اعصاب کو سکون اور دل کو تقویت نصیب ہوتی ہے۔
(۲) انسان اپنے آپ کو ظہور مہدی کے لیے آمادہ کر سکتا ہے اور اُن عیبوں سے بچ سکتا ہے جو ان روایتوں میں گنوائے گئے ہیں۔
(۳) یہ روایات ایمان میں اضافہ کا سبب ہیں اور اسلام، رسولؐ اسلام اور ائمہؑ اثنا عشر کی حقانیت کی دلیل ہیں۔
(۴) یہ اخبار بالغیب کی مہتم بالشان نشانی ہیں۔
(۵) ان روایات کو غیر مسلموں کے سامنے بڑے فخر سے پیش کیا جا سکتا ہے۔ کہ اگر ان کا سرچشمہ وحی و الہام نہیں ہے تو یہ کیسے ممکن ہے کہ انسان صدیوں بعد کی باتیں اتنی جامع اور مکمّل تفصیل کے ساتھ بتلائے۔

طویل روایات

روایتِ معراج

عن ابن عباس قال قال
رسول اللہ صلی اللہ علیہ
وسلم انہ لما عرج بی ربی
جلّ جلالہٗ اتانی النداء یا
محمد! قلت لبیک
ربّ العظمة لبیک فاوحی
الی یا محمد! فیم
اختصم الملا الاعلیٰ؟
قلت الٰہی لا علم لی
فقال لی یا محمدؐ!
ھل اتخذت من الادمیین
وزیرا واخا ووصیا من بعدک؟
فقلت الٰہی ومن اتخذ؟
تخیر انت لی یا الٰہی۔
فاوحیٰ الی: یا محمد! قد
اخترت لک من الادمیین

ابن عباس بیان کرتے ہیں کہ رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب
خداوند عالم مجھے معراج میں لے گیا
تو میں نے ایک آواز سنی کہ اے محمدؐ!
میں نے کہا اے خدائے عظمت لبیک!
اس وقت مجھ پر وحی ہوئی کہ اے
محمدؐ! فرشتوں نے کس چیز پر نزاع
کی ہے۔ میں نے کہا پروردگار! مجھے
علم نہیں ہے۔ خدا نے کہا اے محمدؐ!
تم میں انسانوں میں کسی کو اپنا وزیر
بھائی اور اپنے بعد وصی منتخب کیا ہے؟
میں نے عرض کیا پروردگار میں کسے
منتخب کروں؟ تو خود میرے لیے
منتخب فرما دے۔
وحی آئی اے محمدؐ! میں نے سارے
آدمیوں میں علی ابن ابی طالب کو

علی ابن ابی طالب فقلت: الٰہی ابن عمّی؟ فاوحی الی: یا محمد! ان علیا وارثك ووارث العلم من بعدك وصاحب لوائك لواء الحمد یوم القیامة، وصاحب حوضك یسقی من ورد علیه من مؤمنی اُمّتك۔

تمہارے لیے منتخب کیا ہے۔ میں نے عرض کی کہ پروردگار میرے ابن عم کو؟ تو اللہ نے وحی کی کہ اے محمدؐ! علی تمہارا وارث ہے اور تمہارے بعد تمہارے علم کا وارث ہے اور قیامت کے دن تمہارا لواء حمد اس کے ہاتھ میں ہوگا؟ اور وہی ساقی کوثر بھی ہے۔ جو تمہاری اُمت کے آنے والے مومنین کو سیراب کرے گا۔

ثم اوحی الی انی قد اقسمت علی نفسی قسما حقا لا یشرب من ذلك الحوض مبغض لك ولا اهل بیتك و ذریّتك الطیبین حقا (حقا) اقول یا محمد! لا ادخلن الجنّة جمیع امتك الا من ابیٰ۔

پھر خداوند عالم نے وحی کی اے محمدؐ! میں نے اپنی ذات کی قسم کھائی ہے کہ تمہارا دشمن اور تمہارے اہلبیت اور ذریتِ طیبہ کا دُشمن ہرگز ہرگز آبِ کوثر پی نہ سکے گا۔ اے محمدؐ! تمہاری امت کو جنّت میں داخل کروں گا۔ مگر وہ داخل نہ ہوگا جو خود انکار کرے۔

فقلت: الٰہی واحد یابی دخول الجنّة؟

میں نے عرض کی پروردگار! کیا کوئی ایسا بھی ہے جو جنت میں داخل

فاوحیٰ الیٰ بلی یابی قلت، وکیف ابی فاوحیٰ الیٰ یا مُحمد اخترتك من خلقی واخترت لك وصیا من بعدك وجعلته منك بمنزلة ھارُون من مُوسیٰ الا انّه لا نبیّ بعدك، والقیت محبّته فی قلبك وجعلته ابا لولدك فحقه بعدك علیٰ اُمّتك کحقّك علیھم فی حیاتك فمن جحد حقه جحد حقّك ومن ابی اَنْ یوالیه فقد ابی ان یدخل الجنّة۔

نہ ہونا چاہیے۔ فرمایا کہ ہاں! میں نے عرض کی کہ وہ کیسے انکار کرے گا؟ تو اللہ نے مجھ پر وحی کی کہ اے محمدؐ! میں نے تمہیں اپنی خلق سے منتخب کیا ہے اور تمہارے لیے تمہارے بعد وصی بھی منتخب کیا ہے اور اس کی اور تمہاری نسبت ہارونؑ اور مُوسیٰ کی نسبت قرار دی ہے فرق صرف یہ ہے کہ تمہارے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا اور میں نے اس کی محبّت تمہارے دل میں ڈالی ہے اور اسے تمہاری اولاد کا باپ قرار دیا ہے۔ تمہارے بعد تمہاری اُمت پر اس کا وہی حق قرار دیا ہے جو تمہارا اپنی امت پر اپنی زندگی میں ہے جس نے اس کے حق کا انکار کیا اس نے تمہارے حق کا انکار کیا اور جس نے اس کی محبّت کا انکار کیا اس نے تمہاری محبت کا انکار کیا اور جس نے تمہاری محبّت سے انکار کیا اس نے جنّت میں داخل ہونے سے انکار کیا۔

فخررت لِلّٰہ عزّ و جل ساجداً شکراً لما انعم علیٰ فاذا مناد ینادی: یا محمّد! ارفع راسك سلنی اعطاك، فقلت: الٰھی اجمع اُمّتی من بعدی علی ولایۃ علی بن ابی طالب، لیردوا علی جمیعا حوضی یوم القیامۃ۔

فاوحی الی: یا محمد! انی قد قضیت فی عبادی قبل ان اخلقھم، و قضائی ماض فیھم، لا ھلك بہ من اشیاء، واھدی بہ من اشیاء، وقد آتیتہ علمك من بعدك وجعلتہ وزیرك وخلیفتك من بعدك

یہ سن کر میں ان نعمتوں کا شکر ادا کرنے کے لیے سجدہ میں گر پڑا اس وقت آواز آئی اے محمدؐ اپنے سر کو اٹھاؤ اور مجھ سے جو چاہو مانگو، تاکہ میں عطا کروں۔ میں نے عرض کی کہ اے پروردگار! میرے بعد میری پوری اُمت کو علی ابن ابی طالب کے دوستوں میں قرار دے کہ وہ سب قیامت کے دن حوضِ کوثر پر میرے پاس آسکیں۔

وحی آئی اے محمدؐ! میں نے اپنے بندوں کی تخلیق سے قبل فیصلے کیے ہیں اور وہ طے ہو چکے ہیں۔ تاکہ جو گمراہ ہوا سے ہلاک کر دوں اور جو راہ راست پر چلے اس کی ہدایت کروں میں نے تمہارے بعد تمہارا علم علی کو دیا ہے، ہم [illegible] نے اسے تمہارا وزیر بنایا ہے اور [illegible] اسے تمہارے بعد تمہارے اہل وعیال اور تمہاری اُمّت پر خلیفہ

على اهلك وامتك عزيمة منّى، لايدخل الجنة من ابغضه، وعاده وانكر ولايته من بعدك ومن ابغضك ابغضنى، ومن عاداه فقد عادك، ومن عادك فقد عادانى، ومن احبه فقد احبك ومن احبك فقد احبنى۔

قرار دیا ہے۔ یہ میرا حتمی فیصلہ ہے جو اس سے دُشمنی کرے، جو اس سے بغض رکھے اور تمہارے بعد اس کی فوری ولایت کا انکار کرے۔ وہ جنت میں داخل نہیں ہوگا تو جس نے اس سے بغض رکھا اس نے تجھ سے بغض رکھا اور جس نے تم سے بغض رکھا اس نے مجھ سے بغض رکھا اور جس نے اس سے دُشمنی کی اس نے تجھ سے دُشمنی کی اور جس نے تم سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دُشمنی کی اور جس نے اس سے محبت کی اس نے تم سے محبّت کی اور جس نے تم سے محبت کی اس نے مُجھ سے محبّت کی۔

وقد جعلت (له) هذه الفضيلة و اعطيتك ان اخرج من صلبه احد عشر مهديا، كلّهم من

اور میں نے یہ فضیلت اس کے لیے قرار دی ہے اور تمہیں یہ عطا کیا ہے، کہ میں اس کے صلب سے اور بتول کی نسل سے تمہاری ذرّیت سے گیارہ مہدیؑ قرار دوں گا اور ان میں آخری

من البكر البتول، اخر
رجل منهم يصلى خلفه
عيسى ابن مريم
يملأ الارض عدلا كما
ملئت جورا وظلمًا
انجى به من الهلكة
واهدى به من الضلالة
وابرى به الاعمى و
اشفى به المريض۔
قلت: الٰهى فمتى يكون
ذلك؟ فاوحى الىٰ عزّ
وجل: يكون ذلك
اذا (۱) رفع العلم، (۲)
وظهر الجهل، (۳) و
كثر القراء، (۴) وقل
العمل، (۵) وكثر
القتل[۱] (۶) وقل الفقهاء

وہ ہوگا جس کے پیچھے عیسٰی ابنِ مریم
نماز پڑھیں گے وہ زمین کو عدل وداد
سے بھردے گا۔ جیسی کہ وہ ظلم وجور سے
بھر چکی ہوگی۔ میں اسی کے ذریعہ
انسانوں کو ہلاکت سے نجات دونگا
گمراہی سے ہدایت کی طرف لاوں گا
اور اسی کے ذریعہ اندھے کو بینا
بناؤں گا اور اسی کے ذریعہ مریض کو
شفا یاب کروں گا۔
میں نے عرض کی کہ پروردگار یہ کب
ہوگا! وحی الٰہی آئی کہ جب (۱)
علم اٹھالیا جائے گا۔ اور (۲) جب
جہالت ظاہر ہوجائے اور جب
(۳) قاریان قرآن کی کثرت ہوجائے
اور جب (۴) عمل کم ہوجائے اور جب
(۵) قتل کی کثرت ہوجائے اور جب
(۶) فقہائے ہدایت کم ہوجائیں اور جب

---

[۱] بعض نسخوں میں قتل کی جگہ فتک ہے۔

الهادون، (۷) وكثر فقهاء الضلالة الخوانه (۸) وكثر الشعراء۔

واتخذ امتك قبورهم (۹) مساجد، وحليت (۱۰) المصاحف، وزخرفت المساجد (۱۱) وكثر الجور (۱۲) والفساد، وظهر (۱۳) المنكر، وامر امتك به و نهوا عن المعروف (۱۴) واكتفى الرّجال (۱۵) بالرّجال والنّساء (۱۶) بالنّساء، وصارت (۱۷) الامراء كفره، و اولياؤهم (۱۸) فجره و اعوانهم (۱۹) ظلمه، (۲۰) وذووالرای منهم فسقه (۲۱) وعند (ذلك) ثلاثة

(۷) گمراہ و خائن فقہار کی کثرت ہو جائے اور جب (۸) شعرار کی کثرت ہو جائے۔

اور جب (۹) تمہاری امت کے لوگ قبرستان کو مسجد بنالیں اور جب (۱۰) قرآن آراستہ کیے جائیں، اور جب (۱۱) مسجدوں میں نقش و نگار بنائے جائیں اور جب (۱۲) ظلم و فساد بہت بڑھ جائے اور جب (۱۳) برائیاں ظاہر ہو جائیں اور آپ کی امت کو اسی کی ترغیب دی جائے (۱۴) اچھائیوں سے روکا جائے (۱۵) مرد اکتفا کریں مردوں پر (۱۶) عورتیں عورتوں پر اور جب (۱۷) حکمران کافر ہو جائیں اور جب (۱۸) ان کے عمال فاجر ہو جائیں اور جب (۱۹) ان کے مددگار ظالم ہو جائیں اور جب (۲۰) ان میں جو صاحبان رائے ہوں فاسق ہو جائیں (۲۱) تو اس وقت تین علاقوں میں زمینیں

خسوف (۲۲) خسف بالمشرق
وخسف بالمغرب (۲۳) وخسف
بجزیرۃ العرب (۲۴) وخراب
البصرۃ علی یدی رجل من
ذریتک یتبعہ الذنوج
(۲۵) وخروج ولد من ولد
الحسن بن علی (۲۶) وظہور
الدّجال یخرج بالمشرق
من سجستان، (۲۷) و
ظہور السّفیانی۔
فقلت: الٰھی وما
یکون بعدی من
الفتن؟ فاوحی الی واخبرنی
ببلاء بنی امیۃ وفتنہ ولد
عمّی وماھو کائن
الی یوم القیامۃ فاوصیت
بذالک ابن عمّی

دھنس جائیں گی اور جب (۲۲) مشرق
میں اور مغرب میں، جزیرۃ العرب
(۲۳) میں اور شہر بصرہ (۲۴) میں
تمہاری ذرّیت کے ایک دشمن کے
ہاتھوں تباہ ہوگا، جس کی پیروی
سیاہ فام کریں گے اور (۲۵)
حسن بن علی کی اولاد سے ایک شخص
خروج کرے گا اور (۲۶) مشرق میں
دجّال علاقہ سجستان[1] سے خروج کریگا
اور (۲۷) سفیانی کا ظہور ہوگا۔
مَیں نے عرض کیا پروردگار!
میرے بعد کیا کیا فتنے ہوں گے؟ خدا
نے وحی کی اور بنی اُمیّہ اور میرے عمزادوں
(بنی عباس) کے فتنے سے آگاہ کیا اور
جو کچھ قیامت تک ہونے والا ہے وہ
سب کچھ بتا دیا، تو جب زمین پر آیا
تو میں نے وہ سب بطور وصیت اپنے

---

[1] اس سے مراد سیستان ہے۔

حين هبطت الى الارض	ابنِ عم (علی) کو بتا دیا اور اپنے عمل
واديت الرسالة فللّٰه	رسالت کو انجام دیا۔ پس میں اس
الحمد على ذلك، كما	کی حمد کرتا ہوں۔ جیسا کہ انبیاء نے کی
حمده النبيون، وكمال	ہے اور جیسا کہ ہر شئے قبل میں حمد
حمده كُل شئ قبلي، وما	کرتی رہی ہے۔ اور مستقبل میں خلق
هو خالقه الىٰ يوم	ہونے والی اشیاء قیامت تک
القيامة۔ [۱]	حمد کرتی رہیں گی۔

توضیح

(۱) عام معاشرتی حالات بیان فرمانے کے بعد مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب کے خسف کو بیان کیا گیا ہے۔ خسف کے معنی زمین کے دھنس جانے کے ہیں۔ زمین کا یہ دھنسنا اتنی اہم علامت ہے۔ کہ اسے مستقل طور پر بیان کیا گیا ہے۔ اس بات کی وضاحت نہیں ہے کہ زمین قدرتی اسباب کے ذریعہ دھنسے گی۔ یا جنگوں میں بمباری وغیرہ کے سبب سے۔ قرین قیاس یہی ہے کہ یہ واقعہ بمباری وغیرہ کے سبب ہوگا۔ یہ تینوں خسف پے درپے ہوں گے یا فاصلہ کے ساتھ، اس کی بھی وضاحت نہیں ہے، اگر فاصلے کے ساتھ ہوں تو پھر مشرق کے خسف کے حوالے سے ہیروشیما کی

---

[۱] بحار الانوار جلد ۵۲ ص ۲۷۶۔

بمباری پر بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) خسف کی متعدد روایات پائی جاتی ہیں۔ یہ عمل مختلف علاقوں میں ہوگا خصوصیت کے ساتھ بعض علاقوں کے نام روایات میں بیان کیے گئے ہیں۔

الف:۔ شام کا ایک دیہات جابیہ یا خرستا یا ترستا یا خرسا، خرسنا، مرمرسی روایات میں یہ نام مذکورہ بالا طریقوں سے نقل ہوا ہے لیکن صحیح جابیہ ہے بقول سید محسن امین عاملی کہ دمشق کا محلہ باب الجابیہ دلیل ہے کہ دمشق کے قریب ایک دیہات جابیہ نامی موجود تھا۔

ب:۔ مسجد دمشق کا مغربی حصّہ

ج:۔ بلاد جبل کا بعض علاقہ۔ بلاد جبل قم قزوین ہمدان اور کردستان و کرمان شاہ پر مشتمل ہے۔ اس خسف سے انشاء اللہ شہر قم مستثنیٰ ہے۔

د:۔ بصرہ میں خسف ہوگا، خون ریزی ہوگی گھر منہدم ہوں گے اور لوگ فنا ہوں گے (صادقؑ) اس کے علاوہ منارۂ بصرہ کے خسف کا بھی ذکر روایات میں ہے (اثبات الہداۃ صادقؑ)

ہ:۔ مصر میں بھی خسف ہوگا۔

(۳) خروج سفیانی سے قبل سید حسنی کا خروج ہوگا اور اس خروج کے بین الاقوامی اثرات مرتّب ہوں گے، جن کے سبب کرّۂ ارض پر طویل علاقوں میں لڑی جانے والی جنگوں کا ظہور ہوگا۔ بعض علماء نے اولادِ حسنؑ کی جگہ اولادِ حسینؑ تحریر کیا ہے۔ اگرچہ بیشتر نسخوں میں اولادِ حسن ہی تحریر ہے، لیکن اگر دوسرے نسخے کو تسلیم کیا جائے تو یہ خروج کرنے والے سید حسینی ہوں گے ان کے

بارے میں تفصیلات نہیں ملتیں کہ یہ کون ہیں؟ کہاں سے خروج کریں گے۔ اور ان کی جنگ کن لوگوں سے ہوگی۔ جیسے کہ سید حسنی کے سلسلہ میں تفصیلات ملتے ہیں۔

(۴) یہ مشہور دجّال نہیں ہے، جس کی آمد کا تذکرہ بکثرت روایات میں ہے، اس لیے کہ وہ نزول عیسٰی کے وقت ظاہر ہوگا، وہ دجال جو مشرق سے خروج کریگا اس کی تفصیلات نہیں معلوم، ہوسکتا ہے یہ کوئی ایسا باطل پرست سرکردہ شخص ہو جو سید حسنی یا حسینی کے مقابل خروج کرے۔

روایت جابرؓ

عن جابر بن عبد الله
الانصاری قال حججت مع
رسول الله صلی الله علیه و آله
حجة الوداع فلما قضی النبی صلّی
الله علیه و آله ما افترض علیه من
الحج اتی مودع الکعبة فلزم
حلقة الباب ونادی برفیع صوته
ایها الناس فاجتمع
اهل المسجد واهل السوق
فقال اسمعوا انی قائل
ما هو بعدی کائن فلیبلغ
شاهدکم غائبکم ثم
بکی رسول الله صلی الله علیه
و آله حتی بکی لبکائه
الناس اجمعین فلما
سکت من بکائه

جابر ابن عبداللہ انصاری بیان کرتے
کرتے ہیں کہ ہم نے حجۃ الوداع میں رسول
اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ حج کیا۔
جب رسول اللہ حج اور اس کے فرائض سے
فارغ ہو گئے تو خانہ کعبہ کو وداع کرنے
کے لیے تشریف لائے اور حلقہ در کو ہاتھ میں
تھام کر با آواز بلند ارشاد فرمایا۔
" اے لوگو! " اس آواز کو سنتے ہی
وہ سارے لوگ جو مسجد الحرام اور بازار میں
تھے جمع ہو گئے۔ اس وقت آپ نے
ارشاد فرمایا، سنو! میں بتانا چاہتا ہوں
جو میرے بعد ہوگا۔ تم میں سے جو حاضر ہیں
وہ غائبین تک اسے پہنچا دیں پھر رسول
اللہ نے گریہ فرمانا شروع کیا اور آپ کو
گریہ کرتے ہوئے دیکھ کر سارے حاضرین
بھی رونے لگے۔ جب رسول اللہ کا گریہ

قال اعلموارحمکم الله ان مثلکم فی هذا الیوم کمثل ورق الشوك فیه الی اربعین ومائة سنة ثم یاتی من بعد ذالك شوك وورق الی مائتین سنة ثم یاتی من بعد ذلك شوك لا ورق فیه۔

تو فرمایا کہ خدا تم پر رحم کرے، یہ جان رکھو کہ تم آج کے دن سے ایک سو چالیس سال تک اس پتے کی مانند ہو جس میں کانٹا نہ ہو پھر اس کے بعد دو سو سال تک ایسا زمانہ ہوگا جس میں پتہ بھی ہوگا اور کانٹا بھی ہوگا پھر اس کے بعد فقط کانٹا ہے پتہ نہیں ہے۔

حتی لا یری فیه الا سلطان جابر او غنی بخیل او عالم مراغب فی المال او فقیر کذاب او شیخ فاجر او صبی وقح او امراه رعناء ثم بکی رسول الله فقام الیه سلمان الفارسی رحمه الله قال یا رسول الله اخبرنا متی یکون ذالك فقال یا سلمان! اذا قلت علمائکم و ذهب قراؤکم و

یہاں تک کہ اس زمانے میں سلطان جابر، بخیل سرمایہ دار، دنیا پرست عالم، جھوٹے فقیر، فاسق و فاجر بوڑھے، بے حیا لڑکے، اور احمق عورتوں کے علاوہ لوگ نظر نہیں آئیں گے۔ پھر رسول اللہ نے گریہ فرمایا۔ سلمان فارسیؓ اُٹھے اور انہوں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ بتلایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ ارشاد فرمایا، اے سلمان[1]! یہ اس وقت ہوگا جب تمہارے علماء کم ہو جائیں گے اور تمہارے قاریان

---

[1] حضرت سلمانؓ فارسی کو مخاطب کر کے اشارہ اس دور کے لوگوں کی طرف تھا جن کا ذکر ہے۔

قطعتم زكوٰة ما اظهرتم
منكراتكم وصلت اصواتكم
في مساجدكم وحملته الدّنيا
فوق روسكُمْ والعلم
تحت اقدامكم والكذب
حَدِيثكم والغيبة فاكهتكم
والحرام غنيمتكم ولا يرحم
كبيركُمْ صغيركم ولا
يوقر صغيركم كبيركم
فعند ذالك تنزل اللعنة
عليكم و يجعل باسكم
بينكم وبقي الدّين بينكم
لفظًا بالسنتكم فاذا او
تيتم هٰذه الخصال
توقعوا الرّيح الحمر
اومسخا وقذفا بالحجارة

قرآن ختم ہو جائیں گے اور تم زکوٰۃ کی ادائگی
قطع کر دو گے اور اپنے اعمال بد کو ظاہر
کر دو گے۔ جب تمہاری آوازیں تمہاری مسجدوں
میں بلند ہوں گی اور جب تم دُنیا کو سر پر اٹھاؤ
گے اور علم کو زیرِ قدم رکھو گے اور جب جھوٹ
تمہاری گفتگو ہو گی۔ غیبت تمہاری نقلِ
محفل ہو گی اور حرام مال غنیمت ہو گا اور
جب تمہارا بزرگ تمہارے خوردوں پر شفقت
نہیں کرے گا، اور تمہارا خورد تمہارے
بزرگوں کا احترام نہیں کرے گا اس وقت
تم پر اللہ کی لعنت نازل ہو گی اور تمہاری
اُمّت تمہارے درمیان قرار دے گا۔
اور دین تمہاری زبانوں پر فقط ایک لفظ
بن کر رہ جائے گا تو تم میں جب یہ خصلتیں
پیدا ہو جائیں[1] تو سُرخ آندھی مسخ یا
آسمان سے سنگ باری کی توقع رکھو اور

---

[1] اس وقت یہ ساری بیان کردہ علامات سماج میں پائی جاتی ہیں سوائے ان تین عذابوں کے جو یہاں بیان ہوا ہے۔

وتصدیق ذالك فی كتاب الله عزّ وجلّ۔	میرے اس کلام کی تصدیق کتاب خدا میں موجود ہے۔
قُل هو القادر علی ان يبعث عليكم عذابا من فوقكم او من تحت ارجلكم او يلبسكم شيعا ويذيق بعضكم باس بعض انظر كيف نصرف الايات لعلهم يفقهون۔ (سورۂ انعام آیت ۶۵)	اے رسولؐ کہہ دو کہ وہی اس بات پر قادر ہے کہ تم پر عذاب تمہارے سر کے اُوپر سے نازل کرے یا تمہارے پاؤں کے نیچے سے اٹھادے یا ایک گروہ کو دوسرے گروہ کے مقابل کردے اور تم سے بعض کو بعض کی جنگ کا مزہ چکھادے۔ دیکھو ہم کس طرح آیات کو بدل بدل کر بیان کرتے ہیں تاکہ یہ لوگ سمجھ سکیں۔
فقام اليه جماعة من الصحابة فقالوا يا رسول الله اخبرنا متی يكون ذالك فقال صلی الله عليه عليه واٰله عند تاخير الصلوٰة واتباع لشهوات وشرب المقهوات و شتم الاباء و الامهات حتی	اس وقت صحابہ کا ایک گروہ اُٹھ کر کھڑا ہوگیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ ہمیں بتایئے کہ ایسا کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب نمازوں میں تاخیر کی جائے اور شہوت رانی عام ہوجاتے اور قہوے کی مختلف اقسام پی جانے لگیں اور باپ اور ماں کو لوگ گالیاں دینے لگیں یہاں

ترون الحرام مغنما و	تک کہ حرام کو مال غنیمت اور زکوٰۃ دینے کو جرمانہ
الزّکوٰۃ مغرما واطاع	سمجھنے لگیں، مرد اپنی بیوی کی اطاعت کرنے
الرّجل زوجته وجفی و	لگے اور اپنے ہمسائے پر ظلم کرے اور قطع
قطع رحمہ و ذھبت رحمته	رحم کرنے لگے اور بزرگوں کی شفقت
الاکابر وقل حیاء	اور رحم ختم ہو جائے اور خوردوں کی حیا
الاصاغر وشیدوا البنیان	کم ہو جائے اور لوگ عمارتوں کو مضبوط
وظلموا العبید والاماء	بنانے لگیں اور اپنے خادموں اور لونڈیوں
شھدوا بالھواء وحکموا	پر ظلم کرنے لگیں اور ہوا و ہوس کی بنیاد پر
بالجور ویسب الرّجل	گواہی دیں اور ظلم سے حکومت کریں اور
اباہُ ویحسد الرّجل اخاہ	مرد اپنے باپ کو گالی دینے لگے اور انسان
ویعامل الشرکاء	اپنے بھائی سے حسد کرنے لگے اور حصّہ
بالخیانة وقل الوفاء	دار خیانت سے معاملہ کرنے لگے اور
وشاع الزّنا وتزین الرّجل	وفا کم ہو جائے اور زنا عام ہو جائے اور
بثیاب النّساء وسلب	مرد عورتوں کے کپڑوں سے اپنے آپ
عنھنّ قناع الحیاء ودب	کو آراستہ کرے اور عورتوں سے حیا کا
الکبر فی القلوب	پردہ اُٹھ جائے اور تکبّر دلوں میں اس
کدبیب السّم	طرح داخل ہو جائے۔ جس طرح زہر جسموں
فی الابدان وقل	میں داخل ہو جاتا ہے اور عمل نیک
المعروف وظھرت	کم ہو جاتے اور جرائم بے انتہا عام

الجرايم وهونت العظائم	ہو جائیں اور فرائض[1] الٰہی حقیر ہو جائیں اور
وطلبوا المدح بالمال	سرمایہ[2] دار مال کی بناء پر اپنی تعریف کی
وانفقوا المال للغناء و	خواہش کریں اور لوگ موسیقی اور گانے
شغلوا بالدنيا عن	پر مال صرف کریں اور دنیاداری میں سرگرم
الاٰخِرَةِ وقل الورع و	ہو کر آخرت کو بھول جائیں اور تقویٰ
كثر الطمع والهرج	کم ہو جائے اور طمع بڑھ جائے اور
والمراج واصبح	انتشار و غارت گری بڑھ جائے اور
المومن ذليلا والمنافق	ان کی مسجدیں اذان سے آباد ہوں
عزيزا مساجدهم معمورة	اوران کے دل ایمان سے خالی ہوں
بالاذان وقلوبهم خالية	اس لیے کہ وہ قرآن کا استخفاف
من الايمان بما استخفوا	(توہین) کریں اور صاحب ایمان کو ان
بالقران وبلغ المؤمن	سے ہر قسم کی ذلت و خواری کا سامنا
عنهم كل هوان فعند	کرنا پڑے تو اس وقت دیکھو گے کہ
ذالك ترى وجوههم	ان کے چہرے آدمیوں کے چہرے
وجوه الادميين وقلوبهم	ہیں اور ان کے دل شیطانوں کے دل
قلوب الشياطين كلامهم احلى	ہیں اور ان کی گفتگو شہد سے شیریں ہے

---

[1] بڑے گناہ چھوٹے ہو جائیں یا بڑی اور ہولناک اور مجوبہ چیزیں عام ہو جائیں

[2] لوگ مال لے کر سرمایہ داروں کی تعریف کریں گے یا سرمایہ دار مال دے کر اپنی تعریف کروائیں گے

من العسل وقلوبهم امرّ
من الحنظل فهم ذءاب
وعليهم ثياب ما من يوم
الا ويقول الله تبارك وتعالیٰ
افبي تغترون ام علی
تجترأون۔

افحسبتم انما
خلقناكم عبثا وانكم
الينا لا ترجعون ۔[1]

فوعزتي وجلالي لولا
من يعبدني مخلصا ما
امهلت من يعصيني طرفة
عين ولولا ورع الورعين
من عبادي لما
انزلت من السماء
قطرة ولا انبت ورقة
خضراء فواعجبا لقوم

اوران کے دل حنظل سے زیادہ کڑوے
ہیں تو وہ بھیڑیئے ہیں جو انسانی لباس
میں ہیں۔ ایسے زمانے میں کوئی دن ایسا
نہ ہوگا۔ جب خدا ان سے یہ نہ کہے گا
کہ کیا تم میری رحمت سے مغرور ہو گئے
ہو؟ تمہاری جراتیں بڑھ گئی ہیں۔

کیا تم یہ گمان کرتے ہو کہ ہم نے
تمہیں عبث خلق کیا ہے؟ اور تمہاری
بازگشت ہماری طرف نہیں ہوگی۔

میں اپنی عزّت و جلال کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر مجھے خلوص سے عبادت
کرنے والوں کی پرواہ نہ ہوتی تو میں
گناہگار کو ایک چشم زدن کی بھی مہلت
نہ دیتا اور اگر بندگان متقین کے تقوا ے
کی پرواہ نہ ہوتی تو میں آسمان سے ایک
قطرہ بھی نہ برساتا اور زمین پر ایک سبز
پتہ بھی نہ اُگاتا۔ تعجب ہے ان لوگوں

---

[1] سورۃ مؤمنون آیت ۱۱۷۔

الهواء و تعظیم اصحاب المال
وبیع الدّین بالدُّنیا فعند ھــا
یذوب قلب المومن فی جوفه
کما یذوب الملح بالماء
مما یرٰی من المنکر فـلا
یستطیع ان یغـیره قال سلمان
ان ھـذا لکائن یارسُول اللّٰه
قال ای وا لّـذی نفسی بیـده
یا سلیمان ان عندھا یلیهم
امراء جوره و وزراء فسقه و
عرفاء ظلمته و امناء خونة
فقال سلیمان ان ھٰذا الکائن
یا رسُول اللّٰه فقال ای و
الّـذین نفسی بیـده یـا
سلمان ان عندھا یکون
المنکر معـروفـا و
المعـروف منکـرا و
یوتمن الخائن ویخـون
الامـین ویصدق الکاذب

فروخت کرنا۔ اس وقت مومن کا دل
اس کے پہلو میں اس طرح آب ہوگا
جس طرح نمک پانی میں پگھل جاتا ہے
اس لیے کہ وہ برائیوں کو دیکھے گا لیکن
اسے بدل دینے کی قدرت نہیں ہوگی
سلمان نے کہا کہ یارسُولؐ اللہ!
کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا کہ ہاں اے
سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت
حکمران ظالم و جابر ہوں گے۔ وزراء
فاسق ہوں گے۔ عرفا ظالم ہوں گے
امانت دار خائن ہوں گے۔ سلمان
نے کہا یارسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت
منکر معروف ہو جائے گا، اور معروف
منکر ہو جائے گا، خائن کو امانت دار
سمجھا جائے گا اور امین خیانت کریگا
اور جھوٹے کی تصدیق کی جائے گی

ویکذب الصّادق قال سلمان
وان ھذا الکائن یا رسُول
اللّٰہ قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ فعندھا یکون إمارۃ
النساء ومشاورۃ الاماء
وقعود الصبیان علی
المنابر ویکون الکذب
طرفا والزّکٰوۃ مغرما
والفیئی مغنما ویجفوا
الرجل والدیہ ویبر
صدیقہ ویطلع الکوکب
المذنب قال سلمان
ان ھٰذا الکائن یا رسول
اللّٰہ قال ای والّذی
نفسی بیدہٖ یا سلمان
وعندھا تشارک المرئۃ
زوجھا فی التّجارۃ و
یکون المطر قیظا و
یغیظ الرام غیظا و

اور سچّے کی تکذیب کی جائے گی سلمانؓ
نے کہا یا رسُول اللّٰہ کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
اے سلمانؓ! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت عورتوں کی حکومت ہوگی اور
کنیزوں سے مشورہ لیا جائے گا اور
لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ
بولنا ظرافت میں شمار ہوگا اور زکوٰۃ کو
جُرمانہ سمجھا جائے گا اور مال خدا کو غنیمت
سمجھا جائے گا اور انسان اپنے والدین
پر جور و جفا کرے گا اور اپنے دوست
کے ساتھ حسن سلُوک کرے گا اور دُم دار
ستارہ ظاہر ہوگا سلمانؓ نے کہا، یا
یا رسول اللّٰہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس
کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے
اس وقت عورت تجارت میں اپنے
شوہر کے ساتھ شریک ہوگی اور
صاحبانِ عزّت ذلیل ہوں گے اور

يحتقر الرجل المعسر	غریب وفقیر شخص کی توہین کی جائے
فعندها تقارب الاسواق	گی تو اس وقت بازار قریب ہو جائیں
اذ قال هٰذا الم ابع	گے۔ ایک کہے گا کہ میں نے کچھ نہیں
شيا وقال هذا لم	بیچا اور دوسرا کہے گا کہ میں نے کچھ نفع
اربح شياء فلا	نہیں کمایا، تم نہیں دیکھو گے مگر اللہ
ترى الا ذاما للّٰه	مذمت کرنے والے کو۔ تو سلمانؓ نے
فقال سلمان ان هذا	کہا، یا رسولؐ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا
لكائن يا رسول الله!	ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
قال اى والذى	جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔
نفسي بيده يا سلمان	اس وقت ایسے لوگ حکمران ہونگے
فعندها تليهم	کہ اگر عوام گفتگو کریں گے تو حکمران
اقوام ان تكلموا	قتل کر دیں گے، اور اگر چپ رہیں
قتلوهم وان سكنوا	گے تو حکمران ان کے مالک بن جائیں
استباحوهم ليستاثرن	گے اور ان لوگوں کی دولت سے
بفيهم وليطون حرمتهم	خود دولت مند بن جائیں گے اور
وليسفكن دائهم	ان کی حرمت کو پامال کر دیں گے
ولتملان قلوبهم دغلا	اور ان کا خون بہائیں گے اور ان
ودعبا فلا ترهم	کے دلوں کو اپنے رعب و دبدبہ سے
الا وجلين خائفين	معمور کر دیں گے اور تم انہیں دیکھو گے

مرعوبين مرهوبين قال
سلمان ان هذا لكائن
يا رسُول الله قال اى
والّذى نفسى بيده ؕ
يا سلمان عندها يوتى
بشى من المشرق و
شىءٍ من المغرب يلون
اُمّتى قالو بل الضعفا
اُمّتى منهُم فـ بل
لهم من الله لايرحمون
صغيرا ولا يوقرُون
كبيرا ولا يتجاوزون
عن مُسيئٍ جثتهم جثة
الادميين وقلوبهم
قلوب الشياطين قال
سلمان وان هٰذا لكائن
يارسُول الله قال اى والّذى
نفسى بيده ياسلمان وعندها
يكتفى الرجال بالرّجال والنّساء

مگر ہراساں اور خوف زدہ، مرعوب
اور سہما ہوا۔ سلمان فارسی نے کہا، یا
رسُول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت کچھ مشرق
سے لایا جائے گا اور کچھ مغرب سے لایا جائے
گا، اور میری اُمت کو اس رنگ میں رنگا
جائے گا۔ پس وائے ہو میری اُمت کے
ضعیفوں پر ان لوگوں سے پس وائے
ہو ان پر خدا کی طرف سے، وہ تو نہ
چھوٹوں پر رحم نہ بڑوں کی عزت کریں گے
نہ بدی کرنے والوں سے درگزر کریں
گے ان کے جسم آدمیوں کے جسم ہونگے
اور ان کے دل شیطانوں کے دل ہونگے
سلمانؓ نے کہا یا رسُول اللہ! کیا ایسا
ہوگا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا
کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت مرد مردوں پر اکتفا کریں گے اور
عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی اور لڑکے

بالنساء ويغار على الغلمان
كما يغار على الجارية
في بيت اهلها وتشبه الرّجال
بالنساء والنساء بالرّجال
ويركبن ذات الفرُوج
السّروج فعلى من من اُمتي
لعنة الله قال سلمان ان
هذا الكائن يا رسُول الله!
قال اى نفسى بيده يا
سلمان وعندها سسرت
المساجد كما تزخرف
البيع والكنايس وتحلي
المصاحف وتطول
المنارات وتكثر الصّفوف
بقلوب متباغضه والسن
مختلفه قال سلمان
وان هذا لكائن
يا رسُول الله! قال اى
والّذى نفسى بيده

لڑکوں پر اس طرح ایک دوسرے
سے حسد کریں گے جس طرح لڑکی پر کیا
جاتا ہے۔ جو اپنے گھر میں ہو، اور مرد
عورتوں سے مشابہ ہونگے اور عورتیں
مردوں کے مشابہ ہونگی اور عورتیں خود
سواری کریں گی۔ میری اُمت کی ان
عورتوں پر خدا کی لعنت ہو، سلمان
نے کہا یا رسول اللہؐ! کیا ایسا ہوگا؟
فرمایا ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے
قبضۂ قدرت میں میری جان ہے اس
وقت مسجدوں کو اس طرح منقش کیا
جائے گا۔ جیسے کلیسا وغیرہ منقش
ہوتے ہیں۔ اور قرآنوں کی طلاکاری
کی جائے گی اور منارے طویل ہونگے
اور صفیں زیادہ ہو جائیں گی، لیکن دلوں
میں بغض ہوگا اور زبانوں پر اختلاف
سلمان نے کہا کہ یا رسُول اللہ! کیا
ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں سلمان! اس
خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان

یاسلمان وعندھا تحیس
ذکور اُمّتی مذھب
یلبسون الحریر والدیباج
ویتخذون جلود النمور
صفا قال سلمان وان
ھذا الکائن یارسُول اللہ
قال ای والّذی نفسی
بیدہٖ یا سلمان وعندھا
یظمص الرّبا ویتعاملون
بالخسیۃ والرشاء و
یوضع وترفع الدُّنیا
قال سلمان وان ھٰذا
یکائن یارسول اللہ قال
ای والّذی نفسی بیدہٖ
یاسلمان وعندھا یکثر
الطلاق فلا یقام للہ
حدًّا ولن یضر اللہ شیئًا
قال سلمان و اِن ھذا
لکائن یارسول اللہ قال ای

ہے، اس وقت میری اُمّت کے مرد اپنے
آپ کو سونے کی چیزوں سے آراستہ کریں
گے اور حریر و دیبا کے لباس پہنیں گے۔
اور درندوں کی کھال کا نرم لباس استعمال
کریں گے سلمان نے کہا یارسُول اللہ!
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا اے سلمان!
اس خدا کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں
میری جان ہے۔ اس وقت سُود ظاہرُ
آشکار ہوگا اور لوگ غیبت اور رشوت
کے ذریعہ معاملہ کریں گے اور دین پست
ہو جائیگا اور دُنیا بلند ہو جائے گی سلمان
نے کہا کہ یارسُول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟
فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم
جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس
وقت طلاق کی کثرت ہو جائے گی اور
اللہ کے لیے حدود جاری نہیں کی جائیں
گی۔ لیکن اللہ کو کوئی شے ضرر نہیں
پہنچا سکتی۔ سلمان نے کہا یارسول اللہ
کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا، ہاں اے

والذی نفسی بیده یا سلمان
وعندها تظهر القینات
والمعازف ویلیهم شرار
اُمتی، قال سلمان وان
هذا لکائن یا رسول الله
قال ای والذی نفسی
بیده یا سلمان وعندها
تحجّ اوْساطها للتجارة
وتحجّ فقراؤها
للریاء والسمعة فعندها
یکون اقوام یتعلمون
القرآن لغیر الله
فیتخذونه مزامیر
ویکون اقوام یتفقهون
لغیر الله وتکثر
اولاد الزنا ویتغنون
بالقرآن ویتهافتون
بالدّنیا، قال سلمان
وان هذا لکائن

سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں
میری جان ہے۔ اس وقت مختلف
آلاتِ موسیقی اور مختلف ساز ظاہر
ہوں گے انہیں میری اُمّت کے شریر
لوگ پسند کریں گے۔ سلمان نے کہا کہ
یا رسول اللہ! کیا ایسا بھی ہوگا؟ فرمایا،
ہاں سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ
میں میری جان ہے۔ اس وقت میری اُمّت
کے سرمایہ دار تفریح کے لیے حج کریں گے
اور متوسط طبقہ کے لوگ تجارت کے لیے
اور غریب لوگ ریاکاری اور اپنا احترام
کروانے کے لیے حج کریں گے تو اس وقت
کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے لیے
قرآن کی تعلیم حاصل کریں گے اور اسے
آلاتِ موسیقی کی طرح قرار دیں گے۔
اور کچھ ایسے لوگ ہوں گے جو غیر خدا کے
لیے علم فقہ حاصل کریں گے اور زنازادوں
کی کثرت ہوجائے گی۔ اور قرآن کو گایا
جائے گا اور لوگ دنیا کی طرف شدید

یا رسول الله قال ای
والذی نفسی بیده یا
سلمان ذالك اذا انتهکت
المحارم واکتسبت
المآثم وتسلط الاشرار
علی الاخیار ویفشوا
الکذب ویظهر
اللجاجة ویغشی
العاقل[1] ویتباهون
فی اللباس ویمطر فی
غیر اوان المطر و
یستحسنون الکوبة
والمعازف وینکرون
الامر بالمعروف و
النهی عن المنکر حتی
یکون المومن فی ذالك
الزمان اذل من الامة

میلان رکھتے ہوں گے سلمان نے کہا
یا رسول اللہ! کیا ایسا ہوگا؟ فرمایا ہاں
اے سلمان! اس خدا کی قسم! جس کے
قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یہ اس
وقت ہوگا۔ جب محارم کی ہتک حرمت
ہوجائے اور گناہ اکتساب کیے جائیں اور
اشرار کا نیک بندوں پر تسلط ہو جائے
اور جھوٹ عام ہوجائے اور ضد ظاہر
ہوجائے۔ عقلمند انسان پوشیدہ اور گوشہ
نشین ہوجائے اور لوگ اچھے لباس پر
فخر ومباہات کریں اور بغیر موسم کے بارش ہونے
لگے اور طبل وساز کو پسند کرنے لگیں
اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر سے
نفرت کرنے لگیں یہاں تک کہ اس
زمانے میں مومن کنیز سے بھی بدتر ہوجائے
اور اس زمانے کے قاریوں اور عابدوں
میں ملامت بازی آشکار ہوجائے تو یہ

---

[1] بعض نسخوں میں اس جملہ کی جگہ "ویفشوا الفاقة" ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ قحط اور فاقہ عام ہوجائے گا۔

ويظهر قرائهم وعبادهم فيما بينهم التلاوم فاولئك يدعون في ملكوت السمٰوت الارجاس الانجاس ـ قال سلمان ان هذا لكائن يا رسول قال اي والذي نفسي بيده يا سلمان فعندها لا يغشي الغني الا الفقر حتى ان السائل يسل فيما بين الجمعتين لا يصيب احد اليضع في كفه شيئا قال سلمان وان هذا لكائن يا رسول الله قال اي والذي نفسي بيده يا سلمان وعندها يتكلم الرّويبضة قال سلمان! وما الرّويبضة يا رسول الله فداك ابي واُمّي قال يتكلم في امر

لوگ آسمان کے فرشتوں میں نجس اور پلید کے نام سے یاد کیے جاتے ہونگے سلمان نے کہا یا رسول اللہ! کیا ایسا ہو گا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے اس وقت سرمایہ دار کو فقط افلاس سے خوف ہو گا۔ یہاں تک کہ سائل دو جمعوں کے درمیان سوال کرے گا لیکن کوئی اسے کچھ دینے والا نہ ہو گا۔ سلمان نے کہا یا رسول اللہ کیا ایسا بھی ہو گا؟ فرمایا ہاں اے سلمان! اس خدا کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے۔ اس وقت رومیفہ گفتگو کرے گا۔ سلمان نے پوچھا یا رسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں یہ رومیفہ کیا ہے؟ فرمایا ایسا شخص انسانی مسائل پر گفتگو کرے گا جسے گفتگو نہیں کرنی چاہیئے اور جو پہلے گفتگو نہیں کرتا تھا، پس یہ

العامة من لم يكن يتكلم فلم يلبثوا الا قليلا حتى تخور الارض خورة فلا يظن كل قوم الا انها خارت فى ناحيتهم فيمكثون فى مكثهم فتلقى لهم الارض افلا ذ كبدها قال ذهب و فضة ثم اومى بيده الى الاساطين فقال مثل هذا فى يومئذ لا ينفع ذهب ولا فضة وهذا معنى قوله فقد جاء اشراطها۔[۲]

لوگ زمین پر باقی نہیں رہیں گے، مگر بہت کم، یہاں تک کہ زمین اس طرح دھنس جائے گی کہ ہر شخص یہی خیال کرے گا کہ میرے علاقے میں دھنسی ہے[۱]۔ پھر وہ لوگ باقی رہیں گے۔ جب تک اللہ چاہے گا، اور پھر ان کی بقا کے دوران زمین اپنے جگر کے ٹکڑے انہیں نکال کر دے گی۔ کہا سونا چاندی۔ پھر اشارہ فرمایا ستونوں کی طرح اور فرمایا کہ وہ جگر کے ٹکڑے اس کے مثل ہوں گے۔ اس دن سونا چاندی سے کوئی فائدہ نہیں پہنچے گا اور یہی فقط "جاء اشراطها" کا مفہوم ہے۔

---

[۱] دوسرا ترجمہ یہ ہے کہ زمین اس شدت سے فریاد کرے گی کہ ہر قوم یہ خیال کرے گی کہ اس کے علاقے میں فریاد کر رہی ہے۔ ممکن ہے جدید ترین جنگی اسلحوں کی آواز کی طرف اشارہ ہو۔

[۲] تفسیر علی ابراہیم قمی مطبوعہ نجف اشرف۔

یہ روایت تفسیر قمی کے مطبوعہ نسخہ سے نقل کی گئی ہے، لیکن میرے ذاتی کتب خانے میں اس تفسیر کا ایک قلمی نسخہ (۱۰۷۶ھ) ہے۔ جو علامہ مجلسیؒ کے زیرِ مطالعہ رہا ہے۔ اور اس پر ان کے حواشی موجود ہیں۔ اس نسخہ سے مقابلہ کرنے سے بعض لفظی اور معنوی اختلافات پائے گئے ہیں۔ یہاں ہم نے صرف ان اختلافات کو قلمی نسخے کے مطابق نقل کیا ہے، جن سے معنوں میں کوئی تبدیلی نہیں ہوتی ہے۔

روایت اصبغؓ

ان اصبغ بن نباتہ قال: سمعت امیر المؤمنین علیہ السلام یقول للناس: سلونی قبل ان تفقدونی لأنی بطرق السماء اعلم من العلماء، وبطرق الارض اعلم من العالم، انا یعسوب الدّین انا یعسوب المؤمنین وامام المتّقین، ودیان الناس یوم الدّین انا قاسم النار، وخازن الجنان، وصاحب الحوض والمیزان وصاحب الاعراف فلیس منا امام الا وھو عارف بجمیع اھل ولایتہ

اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ میں نے امیرالمومنینؑ کو لوگوں سے کہتے ہوئے سُنا کہ مجھ سے جو چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو اس لیے کہ سارے علماء سے آسمان کے راستوں کو اور سارے عالم سے زمین کے راستوں کو زیادہ بہتر جانتا ہوں۔ میں دین کا سردار ہوں، میں مومنوں کا آقا اور متقین کا امام ہوں، میں قیامت کے دن لوگوں کو بدلہ دینے والا ہوں۔ مَیں قاسمِ نار اور خازنِ جنّت ہوں صاحبِ حوضِ کوثر ہوں اور میزان اعمال اور صاحبِ اعراف ہوں، ہم میں سے ہر امام اپنے اہلِ ولایت کے حالات سے آگاہ ہوتا ہے۔

وذالك قوله عزوجل انما انت منذر ولكلّ قوم هاد۔

اسی کو اللہ نے کہا ہے کہ اے رسولؐ تم منذر ہو اور ہر قوم کے لیے ایک ہادی ہے۔

الا ایّها النّاس سلونی قبل ان تفقدونی (فان بین جوانحی علما جما فسلونی قبل ان) تشغر برجلها فتنه شرقیة وتطأفی خطامها بعد موتها وحیاتها وتشب النار بالحطب الجزل من غربی الارض رافعة ذیلها، تدعو یا ویلها لرحله ومثلها، فاذا استدار الفلك، قلتم مات او هلك، بای واد سلك فیومئذ تاویل هذه الایة۔

اے لوگو! مجھ سے جو چاہو پوچھ لو۔ قبل اس کے کہ مجھے گم کر دو۔ پس مشرق کی طرف سے ایک فتنہ برپا ہوگا، جس کے شعلے بھڑک کر بہت بلند ہوں گے اور جب بجھیں گے تو انسانوں کو اپنے ساتھ ہلاکت میں ڈال دیں گے، اور سرزمین مغرب سے آگ کا شعلہ بلند ہوگا جو بہت بلندی تک جائے اور کہے گا وائے ہو ان لوگوں پر جو میری لپیٹ میں آکر ہلاک ہوں تو جب آسمان کی گردش طویل ہو جائے گی تو تم کہو گے کہ وہ (مہدیؑ) مر گیا یا ہلاک ہو گیا اور وہ کسی وادی میں چلا گیا اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئیگی۔

ثمّ رددنا لكم الكرة

پھر ہم نے تمہیں حملہ کی طاقت

خسف بهم فلا ينجو الا رجل يحول الله وجهه الى قفاه لينذرهم، ويكون اية لمن خلفهم و يومئذ تاويل هذه الاية ولو ترى اذا فزعوا فلا فوت واخذو من مكان قريب۔

تو زمین میں دھنس جائے گا اور فقط ایک باقی بچے گا۔ اللہ اس کے چہرے کو پشت کی طرف کر دے گا تاکہ لوگ خائف ہوں اور پیروان سفیان کو عبرت حاصل ہو۔ اس وقت اس آیت کی تاویل سامنے آئے گی اور اگر تم اس حالت کو دیکھو گے۔ جب کہ گھبرا جائیں گے اور انہیں بھاگنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا اور وہ ایک قریب کے مکان میں پکڑ لیے جائیں گے[۱]

ويبعث مائة وثلاثين الفا الى الكوفة وينزلون الروحاء والفارق فيسير منها ستون الفا حتى ينزلوا الكوفة موضع قبر هود عليه السلام بالنخيلة فيهجمون

اسی طرح سفیانی ایک لاکھ تیس ہزار کا لشکر کوفہ کی طرف روانہ کرے گا۔ یہ لشکر روحا اور فارق میں پڑاؤ ڈالے گا۔ اور وہاں کے تیس ہزار اشخاص حرکت کریں گے وہ کوفہ پہنچ کر نخیلہ میں حضرت ہود کی قبر کے پاس فروکش ہوں گے اور عید قربان کے دن لوگوں

---

[۱] سورۂ سبا آیت ۵۱۔

اليهم يوم الزينة و امير الناس جبار عنيد يقال له: الكاهن الساحر فيخرج من مدينة الزوراء اليهم امير في خمسة آلاف من الكهنة و يقتل على جسرها سبعين الفاء حتى تحمى الناس من الفرات ثلاثة ايام من الدماء ونتن اجساد ويسبى من الكوفة سبعون الف بكر لا يكشف عنها كف ولا قناع، حتى يوضعن في المحامل، ويذهب بهن الى الثوبة وهي الغري.

پر حملہ کریں گے۔ اس وقت کوفہ کا حاکم ایک جبّار اور سرکش انسان ہوگا جسے لوگ کاہن وساحر کے لقب سے یاد کریں گے۔ اس زوراء (بغداد) کا حاکم پانچ ہزار کاہنوں کے ساتھ جنگ کے ارادے سے حرکت کرے گا اور یہ لوگ ستر ہزار اشخاص کو کوفہ کے پل پر قتل کریں گے۔ یہاں تک کہ خُون اور مردوں کے تعفن کے سبب تین دن تک لوگ فرات سے کنارہ کشی اختیار کریں گے۔ ستّر ہزار باکرہ لڑکیاں جن کی کلائیاں اور چہرے کبھی ظاہر نہیں ہونگے شہر کوفہ سے گرفتار کی جائیں گی انہیں محملوں میں بٹھا کر ثوبہ یعنی غری[1] لے جایا جائے گا۔

---

[1] غری اطراف کوفہ کے ایک علاقے کا نام ہے اور ثوبہ اس مقام کا نام ہے جہاں اس وقت کمیل ابن زیاد کی قبر ہے۔ یہ علاقہ اب نجف کے محلوں میں شامل ہے اور مسجد حنانہ کے حوالے سے مشہور ہے۔

ثم يخرج من الكوفة مائة الف ما بين مشرك و منافق، حتّٰى يقدموا دمشق لا يصدهم عنها صاد وبي ارم ذات العماد، و تقبل رايات من شرقي الارض غير معلمة ليست يقطعن ولا كتان ولا حرير، مختوم في راس القناة بخاتم السيّد الاكبر يسوقها رجل من ال محمد تظهر بالمشرق، وتوجد ريحها بالمغرب كالمسك الاذفر يسير الرّعب امامها بشهر حتی ينزلوا الكوفة طالبين بدماء آبائهم۔

فبيناهم على ذالك اذا اقبلت خيل اليماني و الخراساني يستبقان كانّها

پھر ایک لاکھ مشرک و منافق شہر کوفہ سے نکل کر دمشق کی طرف جائیں گے جہاں شداد کا بہشت تھا اور کوئی انہیں روکنے والا نہ ہوگا اور سرزمین مشرق سے کچھ پرچم آئیں گے جن میں کوئی علامت نہیں ہوگی وہ پرچم نہ روئی کے ہوں گے نہ سوتی ہوں گے اور نہ ریشمی، ان کے نیزوں کی نوک پر سیّد اکبر (رسول اللہؐ) کی مہر ہوگی اور ان کا رہبر خاندانِ رسولؐ کا ایک شخص ہوگا۔ یہ مشرق میں ظاہر ہوں گے اور ان کی خوشبو مشک کی طرح مغرب تک پہنچے گی، ان کا رعب ان کی آمد سے ایک ماہ قبل دلوں میں گھر کر جائے گا۔ یہاں تک کہ وہ کوفہ پہنچ کر اپنے آباؤ اجداد کے خون کا انتقام لیں گے۔

ادھر وہ مشغول ہوں گے اور ادھر یمانی اور خراسانی گھوڑ دوڑ کے گھوڑوں کی طرح تیزی سے پہنچیں گے

فرسی ربان شعث غبر جرد
اصلاب نواطی واقداح
اذا نظرت احدهم برجله
باطنه فیقول: لاخیر
فی مجلسنا بعد یومنا
هذا اللهم فانا التائبون
وهم الابدال الذین
وصفهم الله فی کتابه
العزیز" انّ الله یُحِبّ
التوابین ویحب المتطهرین
ولنظراؤهم من آلِ
محمّد ویخرج رجل من
اهل نجران یستجیب
للامام، فیکون اوّل النّصاری
اجابة فیهدم بیعه
ویدق صلیبه، فیخرج
بالموالی وضعفاء النّاس

یہ دونوں لشکر پراگندہ حال اور غبار
آلودہ ہوں گے اور کوفہ پہنچنے کے لیے
سواریوں کو اس طرح دوڑائیں گے کہ
گھوڑوں کے سموں سے تیر کی طرح شعلے
نکلیں گے۔ اگر کوئی ان سموں کو دیکھے گا
تو کہے گا آج کے دن کے بعد یہاں رُکنے میں
خیر نہیں ہے۔ پروردگار! ہم توبہ کرتے
ہیں۔ یہ وہی بزرگ اشخاص ہوں گے
جن کا ذکر قرآن میں اس طرح کیا ہے
کہ "اللہ توبہ کرنے والوں کو دوست رکھتا
ہے"[1] اس وقت اہلِ نجران سے
ایک شخص اُٹھے گا اور امام کی دعوت
قبول کرے گا۔ یہ عیسائیوں میں پہلا
شخص ہوگا جو لبیک کہے گا، اپنے
معبد کو منہدم کرے گا اور اپنی صلیب
کو توڑ دے گا، اس وقت (مہدیؑ)
دوستوں (بظاہر) کمزور انسانوں

---

[1] سورۃ بقرہ ۲۲۲۔

فیسیرون الی النخلیه باعلام
هدی، فیکون مجمع الناس
جمیعا فی الارض کُلّها
بالفاروق فیقتل یومئذ
ما بین المشرق والمغرب
ثلاثة الاف الف یقتل
بعضهم بعضا فیومئذ تاویل
هذه الآیة "فما زالت تلك
دعواهم حتی جعلناهم
حصیدًا خامدین"
وینادی مناد فی شهر
رمضان من ناحیه المشرق
عند الفجر: یا اهل الهدی
اجتمعوا! ینادی مناد من
قبل المغرب بعد ما یغیب
الشفق یا اهل الباطل اجتمعوا
ومن الغد عند الظهر تتلون

کے ساتھ خروج کرے گا۔ یہ لوگ ہدایت
کے پرچم اُٹھائے ہُوئے نخلیہ تک
پہنچیں گے اور "فاروق" روئے زمین
کے انسانوں کا مرکز اجتماع ہوگا، تو
اس دن تین ہزار اشخاص مغرب کے
درمیان قتل ہوں گے۔ اس دن اس
آیت کی تاویل ظاہر ہوگی اور "وہ یہی
بات کہتے رہے، یہاں تک کہ ہم
نے انہیں ایک کٹی ہوئی کھیتی کی طرح
بے رونق کر دیا۔"[1]
اور ایک منادی ماہِ رمضان میں
مشرق سے صبح کے وقت آواز دے گا
" اے اہلِ ہدایت جمع ہو جاؤ، اور
ایک منادی مغرب کی طرف سے شفق
غائب ہونے کے بعد آواز دے گا۔
اے اہلِ باطل جمع ہو جاؤ، اس کے
دوسرے دن ظہر کے وقت سُورج رنگ

---

[1] سُورۃ انبیاء ۱۵۔

الشمس وتصفر فتصبر سودًا	بدلے گا اور زرد ہو جائے گا اور پھر
مظلمة وليوم الثالث يفرق	سیاہ و تاریک ہو جائے گا اور تیسرے
الله بين الحق والباطل، وتخرج	دن اللہ حق اور باطل کے درمیان تفریق
دابة الارض، وتقبل الروم الى	کردے گا۔ دابۃ الارض خروج کریگا
ساحل البحر عند كهف	اور رُومی لشکر سمندر کے کنارے
الفتيه، فيبعث الله الفتية من	اصحاب کہف کے غار کے نزدیک
كهفهم، مع كلبهم منهم رجل	پہنچے گا۔ اللہ ان اصحاب کو ان کے
يقال لهٗ: مليخا وآخر خملاها	کتے کے ساتھ اُٹھالے گا۔ ان میں سے
وهما الشاهدان المسلمان	ایک ملیخا، دوسرا خملاہا' یہ دونوں
للقائم عليه السّلام۔	قائمؑ کے گواہ اور مطیع ہوں گے۔

توضیح

(۱) مشرق کا فتنہ واضح نہیں ہے اس سے خراسانی کا خروج بھی مراد ہو سکتا ہے اور اس کے علاوہ افغانستان چین اور بعض رُوسی ریاستوں کی شورشیں بھی مراد ہو سکتی ہیں۔ مغرب کے آگ کے شعلے سے مراد جنگ ہے۔

(۲) آسمان کی گردش سے مراد طویل زمانے کا گزر جانا ہے۔ اس وقت عقیدہ مہدیؑ کے سلسلے میں حیران و سرگردان ہوں گے اور یہ بھی عقیدہ پیدا ہو جائے گا کہ (نعوذ باللہ) مہدیؑ کا انتقال ہو گیا۔

(۳) آیت ۶ (بنی اسرائیل) کی تاویل سے مراد یہ ہے کہ اللہ نے آلِ محمد

علیہم السلام سے جو وعدہ فرمایا ہے کہ انہیں زمین پر حکومت دے گا اور برکتوں سے نوازے گا، وہ پورا ہوگا۔

(۴) کوفہ کی حصار بندی کی جائے گی اور ایسا نظام قائم کیا جائے گا، جس سے اس کی حفاظت ہو سکے۔ ہو سکتا ہے اس کی شاہراہوں پر سرکاری چوکیاں قائم کر دی جائیں جو گزرنے والوں کی تفتیش کریں یا راڈار کا کوئی نظام قائم کیا جائے۔

(۵) شہر میں دشمن فوج سے حفاظت کے لیے یا مورچہ بندی کے لیے خندق کھود دی جائے۔

(۶) ہم نے یہاں تخریق الزوایا کا ترجمہ یہ کیا ہے کہ کوفہ کی گلیوں میں پانی گھس آئے گا۔ اس کلمہ کی مزید تفہیم کے لیے خطبۂ افتخاریہ کی توضیح ملاحظہ کی جائے۔

(۷) چالیس شبانہ روز مسجدوں کی تعطیل احتجاج یا کرفیو یا جنگ کے سبب ہو سکتی ہے۔

(۸) ہیکل ہر وہ چیز ہے جو جسامت اور ضخامت رکھتی ہو، بلند عمارات، مجسمہ اور اہلِ کتاب کی عبادت گاہ کو بھی ہیکل کہتے ہیں۔ ہیکل کے ظاہر ہونے سے کسی مجسمہ کی تنصیب بھی مراد ہو سکتی ہے، بلند و بالا عمارت کا قیام بھی مراد لیا جا سکتا ہے۔ یا ایسی عبادت گاہ کا قیام جس میں مجسمے رکھے جاتے ہیں، جیسے عیسائیوں کا گرجا یا ہندوؤں کا مندر۔ کشفِ ہیکل کے ساتھ ایسی کوئی علامت نہیں، جس سے یہ معلوم ہو کہ یہ واقعہ کہاں ہوگا، لیکن اس کے قبل و بعد کی علامتیں اس بات کی نشاندہی کرتی ہیں کہ اس کا تعلق بھی کوفہ ہی سے ہے، کوفہ اور نجف کے ایک ہو جانے کے سبب لفظ کوفہ کا دونوں پر اطلاق ہوتا۔

⑨ مسجد کوفہ کے اردگرد مختلف پرچموں کا لہرایا جانا شدید ترین جنگوں کا اور خون ریزی کا سبب ہوگا۔

⑩ پشت کوفہ سے مراد نجف ہے اور نفس زکیہ اشارہ ہے کہ قتل ہونے والی شخصیت علم وفضل اور ورع وتقوای میں بلندیوں پر فائز ہوگی۔ ستّر (۷۰) سے عدد بھی مراد ہو سکتا ہے اور کثرت بھی۔ یہ مقتولین بھی غالبًا اہل علم وتقوای ہوں گے۔

روایت نزال ابن سبرہؓ

عن النزال بن سبرة قال:
خطبنا علی بن ابی طالب
علیہ السلام فحمد اللہ
واثنی علیہ، ثمّ قال
سلونی ایّھا النّاس
قبل ان تفقدونی. ثلاثا
فقام الیہ صعصعة بن
صوحان فقال: یا امیر
المؤمنین متی یخرج الدّجال؟
فقال لہٗ علی علیہ السّلام:
اقعد فقد سمع اللہ
کلامك وعلم ما اردت
واللہ ما المسؤل عنہ
باعلم من السّائل، ولکن

نزال ابن سبرہؓ سے روایت ہے
کہ ایک دن امیر المومنینؑ نے ہمارے
سامنے خطبہ دیا، پہلے خداوند عالم
کی حمد و ثنا کی اس کے بعد تین مرتبہ
فرمایا اے لوگو! جو کچھ مجھ سے پوچھنا
چاہو پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے
گم کر دو یہ سن کر صعصعہ بن صوحان
اٹھ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے یا
امیر المومنین دجال کا خروج کب ہوگا
فرمایا کہ بیٹھ جاؤ اللہ نے تمہاری
بات سن لی اور اسے تمہارا مقصود
بھی معلوم ہے۔ خدا کی قسم اس مسئلہ
میں مسئول (جس سے سوال کیا گیا ہے)
سائل سے عالم تر نہیں ہے[1] لیکن

---

[1] خروج دجال کے حتمی وقت سے لاعلمی کا اعلان کیا گیا ہے اس لیے کہ وہ حتمی وقت فقط اللہ کے علم میں ہے۔

لذلك علامات وهات
يتبع بعضها بعضا كحذو
النعل بالنعل وان شئت
انبأتك بها قال: نعم
يا امير المومنين۔ فقال
عليه السلام: احفظ فان
علامة ذالك اذا
امات الناس الصلاة،
واضاعوا الامانة واستحلوا
الكذب، واكلوا الربا،
واخذوا الرشا، وشيدوا
البنيان، وباعوا الدين
بالدنيا واستعملوا السفهاء،
وشاوروا النساء، وقطعوا
الارحام، واتبعوا الاهواء
واستخفوا بالدماء
وكان الحلم ضعفاء

اس کے خروج کی کچھ علامتیں ہیں۔ جو
لفظ بہ لفظ متواتر پوری ہوتی رہیں
گی۔ اگر تم چاہو تو علامتوں سے تمہیں
آگاہ کر سکتا ہوں۔ صعصعہ نے عرض
کی یا امیر المومنینؑ! ارشاد فرمایئے
فرمایا جو کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھنا۔
اس کی علامات یہ ہیں۔
کہ جب لوگ نماز کو مار ڈالیں اور
امانت کو ضائع کرنے لگیں اور سود
کھانے لگیں اور رشوت لینے لگیں اور
اور مستحکم عمارتیں تعمیر کرنے لگیں اور
دین کو دنیا کے بدلے فروخت کر دیں
اور سفہاء[1] کو عامل بنائیں اور کام پر
معمور کریں، اور عورتوں سے مشورہ کرنے
لگیں اور ہوا و ہوس کی پیروی کرنے
لگیں اور ایک دوسرے کے خون کو
بے قیمت سمجھنے لگیں اور حلم کو انسان

---

[1] اس سے مراد ایسے غیر ذمہ دار اور بے پروا اشخاص ہیں جنہیں اپنے فرائض منصبی سے کوئی دلچسپی نہ ہو۔

ظلم فخراء وكانت الامراء
فجرة، والوزراء ظلمة
والعرفاء خونة والقراء
فسقة وظهرت شهادات
الزور، واستعلن الفجور
وقول البهتان والاثم
والطغيان وحليت
المصاحف، وزخرفت
المساجد، وطولت
المنار، واكرام الاشرار
واذادحمت الصفوف
واختلف الاهواء، و
نقضت العقود واقترب
الموعود وشارك
النساء ازواجهن
في التجارة حرصا

کی کمزوری سمجھا جانے لگے اور ظلم وستم
باعثِ فخر ہو، اور جب حکمران فاجر ہوں
اور وزرار ظالم ہوں اور عرفاء[٢] خائن
ہوں اور قاریانِ قرآن فاسق ہوں۔
اور جب جھوٹی گواہیاں ظاہر ہو جائیں
اور فسق و فجور، بہتان تراشی، گناہ و
سرکشی کا علانیہ رواج ہو جائے اور
جب قرآن مزین کیے جائیں اور مسجدوں
میں نقاشی کی جائے، منارے طویل
بنائے جانے لگیں اور شریر افراد کی
تکریم کی جانے لگے اور صف بندیاں
کثرت سے ہونے لگیں، اور خواہشوں
میں اختلاف ہو جائے اور معاہدے
ٹوٹ جائیں اور وقت موعود قریب
آجائے اور بیویاں حرصِ دُنیا
میں اپنے شوہروں کے ساتھ تجارت

٢ے بعض لوگوں نے عرفا سے مراد عام دانش وروں کو لیا ہے اور بعض نے اس لفظ کو اہل تصوف کے ساتھ مخصوص کیا ہے۔

على الدنيا، وعلت	میں شریک ہونے لگیں فاسق ۱؎
اصوات الفساق و	انسانوں کی آوازیں بلند ہوں، اور
واستمع منهم وكان	انہیں سنا جانے لگے اور قوم کا سردا(ر)
زعيم القوم ارذلهم	ان کا رذیل ترین شخص ہو اور فاسق
واتقى الفاجر مخافة	و فاجر شخص کو اس کے شر کے خوف
شرهٗ و صدق الكاذب	سے پرہیزگار کہنے لگیں اور جھوٹے
وا وتمن الخائن،	کی تصدیق کی جانے لگے اور جب
واتخذت القيان و	خیانت کار امین بن جائے اور گانے
المعازف، ولعن آخر	والی عورتیں آلاتِ موسیقی ہاتھ میں
هذه الامّة اولها	لے کر گانا گانے لگیں اور جب لوگ
وركب ذوات الفروج	اپنے گزشتہ افراد پر لعنت بھیجنے
السّروج وتشبه النّسآء	لگیں اور عورتیں زین پر سوار ہونے لگیں
بالرّجال والرجال	اور جب عورتیں مردوں سے اور مرد عورتوں سے
بالنّساء وشهد شاهد	مشابہ ہو جائیں۔ گواہ گواہی طلب
من غير ان يستشهد و	کیے بغیر گواہی دینے لگے اور دوسرا
شهد الآخر قضاء لذمام	اپنے دوست کی خاطر خلاف حق گواہی
بغير حقا عرفه وتفقه لغير	دے اور لوگ علم دین کو غیر دین

۱؎ یہ موسیقاروں کی آواز کی طرف بھی اشارہ ہو سکتا ہے؟ اور سیاستدانوں کے انتخابی نعروں اور تقریروں کی طرف بھی۔ بظاہر اس سے ہر وہ آواز مراد ہے جو خلافِ حق ہو اور غیر خدا کے لیے بلند ہو۔

الدین، واثروا عمل الدّنیا
علی الآخرة، وبسوا
جلود الضان علی قلوب
الذئاب، وقلوبهم
انتن من الجیف، و
امر من الصبر، فعند
ذلك الوحا الوحا،
العجل العجل، خیر
المساکین یومئذٍ،
بیت المقدس
لیاتین علی النّاس
زمان یتمنی احدهم
انّه من سکانه فقام
الیه الاصبغ بن نباتة
فقال: یا امیر المؤمنینؑ
من الدّجال؟ فقال:
الاان الدّجال صائد بن
الصید فالشقی من
صدقه، والسعید من کذبه

کے لیے حاصل کریں اور دنیا کے کام
کو آخرت کے کام پر مقدم قرار دیں
اور جب لوگ بھیڑوں جیسے
پر بکری کی کھال پہن لیں۔ اور ان
کے دل مردار سے زیادہ متعفن ہونگے
اور صبر سے زیادہ تلخ ہوں گے (جب
ایسا زمانہ آجائے تو) اس وقت
عجلت اور سرعت سے کام لینا اور
بہت جلدی کرنا۔ اس زمانے میں
سکونت کے لیے بہترین جگہ بیت
المقدس ہو گی، انسانوں پر ایک
زمانہ ایسا آئے گا۔ جب ہر شخص
وہاں سکونت کی تمنا کرے گا۔ یہ
سن کر اصبغ بن نباتہ کھڑے ہو گئے
اور عرض کی کہ یا امیر المومنین! دجّال
کون ہے؟ فرمایا، آگاہ ہو جاؤ، کہ
دجّال صائد بن صید ہے، وہ شقی
ہے جو اس کی تصدیق کرے اور وہ
سعید ہے جو اس کی تکذیب کرے

يخرج من بلده يقال
لها اصبهان من قرية
تعرف اليهودية عينه
اليمنى ممسوحة والاخرى
فى جبهته تضيئ كانها
كوكب الصبح فيها
علقه كانها ممزوجة
بالدّم بين عينيه
مكتوب "كافر" يقراء
كلّ كاتب واُمى
يخوض البحار، وتسير
معه الشمس، بين
يديه جبل من دخان
وخلفه جبل ابيض
يرى النّاس انه طعام
يخرج فى قحط شديد تحته
حمار اقمر خطوه حمارة ميل
تطوى له الارض منهلا
منهلا ولا يمر بماء

وہ اصفہان نامی ایک شہر اور
یہودیہ نامی ایک گاؤں سے خروج
کرے گا۔ اس کی داہنی آنکھ نہیں
ہو گی اور دوسری آنکھ پیشانی پر ہو گی
اور صبح کے ستارے کی طرح روشن
ہو گی۔ اس کی آنکھ میں کوئی چیز ہو
گی جو جمے ہوئے خون کی طرح ہو گی۔
اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان
تحریر ہو گا کہ کافر ہے اور ہر پڑھا لکھا
اور جاہل اسے پڑھ سکے گا اور سمندروں
کو پار کرے گا اور سورج اس کے ساتھ
چلے گا۔ اور اس کے سامنے دھوئیں
کا پہاڑ ہو گا اور اس کے پیچھے ایک سفید
پہاڑ ہو گا، جسے لوگ غذا سمجھیں گے
اور وہ شدید قحط کے زمانہ میں خروج
کرے گا اور ایک سفید گدھے پر سوار
ہو گا۔ اس کے گدھے کا ایک قدم
ایک میل ہو گا۔ زمین اس کے قدموں
کے نیچے سمٹتی جائے گی وہ جس پانی

الاغار الی یوم القیامة	کے قریب سے گزرے گا وہ قیامت تک
ینادی باعلی صوته یسمع	کے لیے خشک ہو جائے گا، وہ بلند آواز
ما بین الخافقین، منّ	سے خطاب کرے گا، جسے مشرق و مغرب
الجنّ والانس والشیاطین	تک جن و انس اور شیطان سنیں گے
یقول: الیّٰ اولیائی انا	اور وہ کہے گا کہ اے میرے دوستو!
الّذی خلق فسوّی،	آؤ میرے پیچھے میں ہی وہ ہوں جس
وقدر فهدی، انا ربّکم	نے خلق کیا اور توازن و اعتدال بخشا
الاعلیٰ۔ وکذب عدو	اور رزق مقرر کیا اور پھر ہدایت کی پس
اللّٰه انه الاعور۔ یطعم	میں تمہارا خدائے بزرگ و برتر ہوں
الطعام ویمشی فی	وہ دشمن خدا جھوٹا ہوگا اور یک چشم
الاسواق، وان ربّکم	ہوگا، کھانا کھائے گا اور بازاروں میں
عزّ وجلّ لیس باعور۔	راستہ چلے گا۔ جب کہ تمہارا رب نہ
ولا یطعم ولا یمشی	یک چشم ہے اور نہ کھانا کھاتا نہ بازاروں
ولا یزول رتعالی اللّٰه عن	میں راستہ چلتا ہے نہ فنا پذیر ہے
ذالک علوا کبیرا)	اس زمانے میں دجال کے اکثر پیرو
الا وان اکثر اشیاعه یومئذ	زنازادے اور سبز ریشمی لباس والے
اولاد الزّنا واصحاب	لوگ ہوں گے۔ خدائے عزوجل شام
الطیالسة الخضر، یقتله اللّٰه	کی ایک پہاڑی پر جس کا نام "عقبیٰ
عزوجل بالشام علیٰ عقبة، تعرف	افیق" ہوگا۔ دجال کو قتل کرے گا۔

يعقبة افيق ثلاث ساعات من يوم الجمعة على يدى من يصلى المسيح عيسىٰ بن مريم خلفه۔

یہ قتل اللہ جمعہ کے دن تین ساعت بعد اس شخص کے ہاتھوں کروائے گا۔ جس کے پیچھے عیسیٰ بن مریم نماز پڑھیں گے۔

الا ان بعد ذلك الطامة الكبرىٰ قلنا: وما ذالك يا امير المؤمنين؟ قال: خروج دابة من الارض من عند الصفا، معها خاتم سليمان، وعصاء موسى، تضع الخاتم على وجه كل مؤمن، فيطبع فيه هذا مؤمن حقا" وتضعه على وجه كل كافر حقا" حتى ان المومن لينادى الويل لك يا كافر وان الكافر ينادى طوبى لك يا مؤمن! وددت انى اليوم مثلك فا فوزًا فوزا ثم

آگاہ ہو جاؤ کہ اس کے بعد ایک بہت بڑا حادثہ رونما ہو گا۔ ہم نے پوچھا کہ "یا امیر المومنین! وہ حادثہ کیا ہے؟" فرمایا صفا کی طرف سے دابۃ الارض کا خروج ہے۔ اس کے ساتھ سلیمانؑ کی انگوٹھی اور موسیٰ کا عصا ہو گا۔ وہ اس انگوٹھی کو جس مومن کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر تحریر ہو جائے گا کہ یہ مومن حقیقی ہے اور جس کافر کے چہرے پر رکھے گا تو اس پر نقش ہو جائے گا کہ یہ حقیقی کافر ہے۔ یہاں تک کہ مومن آواز دے گا کہ اے کافر تجھ پر وائے ہو اور کافر کہے گا کہ اے مومن! تیرا حال کتنا اچھا ہے مجھے یہ بہت پسند ہے

خطبۃ البیان

عن عبد الله بن	حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ[1] نے
مسعود رفعة الى على	فرمایا کہ جب علی مسند خلافت پر متمکن
بن ابى طالب عليه	ہوئے تو بصرہ آئے اور شہر کی جامع
السلام لما تولى الخلافة	مسجد کے منبر پر بیٹھ کر آپ نے ایسا
بعد الثلاثة أتى	خطبہ دیا کہ لوگوں کی عقلیں مدہوش
الى البصرة فرقى	ہوگئیں اور ان کے بدن تھرّا اُٹھے
جامعها وخطب النّاس	جب انہوں نے آپ کے اس
خطبة تذهل منها	خطبہ کو سُنا تو شدّت سے گریہ کیا
العقول وتقشعر منها	اور نالہ و شیون کی صدائیں بلند
الجلود فلما سمعوا	ہونے لگیں۔ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے
منه ذلك اكثروا	ہیں کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ
البكاء والنحيب وعلا	وسلم نے وہ اسرار مخفیہ جو آپ
الصّراخ قال وكان رسول	کے اور خداوند عالم کے درمیان
الله قد اسر اليه السر	تھے۔ علی کو پوشیدہ طور پر بتلا دیئے

---

[1] یہ مشہور صحابیٔ رسول نہیں ہیں بلکہ ایک راوی ہیں۔

المخفی الّذی بینه وبین الله
عز وجلّ فلاجل ذلك انتقل
النّور الّذی کل فی وجـه
رسول اللهؐ الی وجه علی بن
ابی طالب علیـه السلام قال:
قال او مات النّبیؐ فی مرضه
الّذی أوصی فیه لعلی امیر
المومنینؑ وکان قد اوصی
امیر المومنینؑ ان یخطب
النّاس خطبة البیان فیها
علم کان ومایکون الی یوم
القیمة قال فقام امیر المؤمنین
علیه السلام بعد موت النبیّؐ
صابرا علیٰ ظلم الامة الیٰ أن
قرب أجله وحان وصایة
النبیّؐ بالخطبة الّتی
تسمی خطبة البیان
فقام امیر المومنین
علیه السّلام بالبصرة

تھے۔ یہی سبب ہے کہ وہ نور جو رسُول
اکرم صلّی اللہ علیہ وسلم کے چہرۂ مبارک
میں تھا وہ علی ابن ابی طالب کے
چہرے میں منتقل ہو گیا تھا۔ اور پیغمبر
اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے جس مرض میں
انتقال فرمایا۔ اس میں امیر المومنینؑ
کو وصیّت بھی کی تھی اور یہ وصیّت
بھی کی تھی کہ وہ لوگوں کے سامنے
خطبۃ البیان کو بہ طور خطبہ ارشاد فرما
دیں۔ جس میں پورے ماضی اور قیامت
تک کے مستقبل کا علم ہے۔ پھر علیؑ
نے وفاتِ رسُول کے بعد اُمّت
کے مظالم پر صبر کیا اور اس پر قیام
کیے رہے۔ یہاں تک کہ ان کی
زندگی کا پیمانہ چھلک اُٹھا اور
اس خطبہ کے سلسلے میں رسُول اللہ
کی وصیّت پر عمل کرنے کا مرحلہ
آگیا۔ پس امیر المومنین اُٹھے اور
منبر پر تشریف فرما ہوں۔ یہ آپ

ترفع الدابة راسها فيراها من بين الخافقين باذن الله عز وجل بعد طلوع الشمس من مغربها فعند ذالك ترفع التوبة فلا توبة تقبل ، ولا عمل يرفع" ولا ينفع نفسًا ايمانها لم تكن امنت من قبل اوكسبت في ايمانها خيرا ثمّ قال عليه السّلام : لا تسألوني عما يكون بعد ذالك فانّهٗ عهد الي حبيبي عليه السلام ان لا اخبر به غير عترتي فقال النزال بن سبرة لصعصعة ما عني امير المؤمنين

کہ کاش میں بھی تیری طرح کامیاب و کامران ہوتا۔ پھر وہ دابہ اپنے سر کو بلند کرے گا اور مشرق و مغرب کے لوگو خدا کے اذن سے اسے اس وقت دیکھیں گے جب سُورج اپنے مغرب سے طلوع کرے گا۔ اس وقت درِ توبہ بند ہو جائے گا نہ توبہ قبول ہو گی اور نہ کوئی عمل صالح آسمان کی طرف جائے گا اور نہ کسی کا ایمان اسے فائدہ پہنچائے گا اگر اس نے پہلے سے ایمان قبول نہ کیا ہو یا ایمان کی حالت میں خیر نہ کیا ہو۔ پھر فرمایا اس کے بعد اس کے واقعات مجھ سے نہ پوچھو، اس لیے کہ میں نے اپنے حبیب رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ عہد کیا تھا کہ اپنی عترت کے علاوہ کسی اور کو اسکی اطلاع نہ دوں گا۔ نزال ابن سبرہ نے صعصعہ سے پُوچھا کہ اس بات سے امیر المومنینؑ کی

بهذا القول: فقال صعصعة یا ابن سبرة ان الّذی یصلی خلفه عیسی بن مریم هو الثانی عشر من العترة التّاسع من ولد الحسین بن علی، وهو الشمس الطّالعة من مغربها یظهر عند الرّکن و المقام یطهر الارض و یضع میزان العدل فلا یظلم احد فاخبر امیر المومنین علیه السلام ان حبیبه رسول اللّه صلّی اللّه علیه واٰله وسلم عهد الیه الا یخبر بما یکون بعد ذٰلک غیر عترته الائمة ۔[1]

کیا مراد ہے؟ صعصعہ نے جواب دیا کہ اے ابن سبرۃ! وہ شخص جس کے پیچھے عیسٰی بن مریم نماز پڑھیں گے وہ عترتِ رسول کا بارھواں اور اولادِ حسینؑ کا نواں امام ہو گا۔ یہ وہی سورج ہے جو اپنے مغرب سے طلوع ہوگا، وہ رکن مقام کے قریب ظاہر ہوگا، زمین کو پاک کرے گا۔ میزانِ عدل کو قائم کرے گا۔ پھر اس کے بعد کوئی کسی پر کوئی ظلم نہیں کرے گا اور امیر المؤمنین نے یہ بھی کہا ہے کہ ان کے حبیبؐ رسول اللہ نے ان سے عہد لیا تھا کہ اس کے بعد جو کچھ ہوگا وہ ائمہ اہلِ بیت کے علاوہ کسی اور کو نہ بتلائیں۔

(صلوات اللّه علیهم اجمعین)

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۹۳

ورقى المنبر وهى آخر خطبة
خطبها فحمد لله وأثنى
عليه وذكر النبىؐ، فقال:
ايها النّاس أنا وحبيبى محمّدؐ
كهاتين وأشار بسبابته
والوسطى ولولا آية فى
كتاب الله لنبأتكم بما
فى السّمٰوٰت والارض وما
فى قعر هذا فمايخفى
على منه شئ ولا تعزب
كلمة منه وما اوحى الىٰ
بل هو علم علمنيه
رسول اللهؐ لقد امر لى
الف مسئلة فى كلّ مسئلة
الف باب فى كلّ باب
الف نوع فاسئلونى
قبل ان تفقدونى
اسئلونى عما دون
العرش اخبركم ولولا

کی زندگی کا آخری خطبہ تھا۔ آپ نے
پہلے حمد وثنائے الٰہی کی پھر رسولِ اکرمؐ
کا ذکر خیر فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا اے
لوگو! میں اور میرے حبیب محمد رسول
اللہؐ اس طرح ہیں (کلمہ والی انگلی اور درمیان
والی انگلی کو ملا کر دکھلایا) اگر خدا کی
کتاب میں ایک آیت نہ ہوتی تو میں
تمہیں آسمان وزمین میں جو کچھ ہے بتلا
دیتا اور اس کی تہہ میں کیا ہے وہ بھی
بتلا دیتا۔ پس اس کی کوئی شئے مجھ سے
مخفی نہیں ہے اور اس کا کوئی کلمہ مجھ
سے اوجھل نہیں ہے اور (یاد رکھو کہ)
میری طرف وحی نہیں کی گئی ہے۔ بلکہ
یہ وہ علم ہے جسے رسول اللہ نے مجھے
تعلیم کیا ہے۔ انہوں نے پوشیدہ طور
سے مجھے ہزار مسئلے بتائے ہیں اور ہر
مسئلے میں ہزار باب ہیں اور ہر باب
میں ہزار نوع ہیں۔ پس مجھ سے پوچھو
قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔ عرش

ان یقول قائلکم ان علی	کے علاوہ مجھ سے پوچھو میں تمہیں بتلاؤں
ابن ابی طالب علیہ السلام	گا۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ تمہارا
ساحر کما قیل فی	کہنے والا کہے گا کہ علی ابن ابی طالب
ابن عمیؐ لاخبرتکم	جادوگر ہے۔ جیسا کہ میرے ابنِ عم
بمواضع أحلامکم وبما	کے بارے میں کہا گیا تو تمہارے خوابوں
فی غوامض الخزائن	کے موارد بتلا دیتا اور خزانوں
(المسائل) ولاخبرتکم	(یا مسئلوں) کے پوشیدہ راز بتلا
بما فی قرار الارض	دیتا۔ اور میں تمہیں بتلاتا کہ زمین کی تہہ
وھذہ ھی خطبۃ	میں کیا ہے۔ اور یہ ہے آپ کا وہ
الّتی خطب وھی	خطبہ جو آپ نے ارشاد فرمایا تھا۔
خطبۃ البیان۔	اور اس کا نام خطبۃ البیان ہے۔

پہلے آپ نے تفصیل کے ساتھ پروردگارِ عالم کے اوصافِ جمیلہ و جلیلہ کا ذکر فرمایا۔ پھر رسُول اکرمؐ کا انتہائی جامع اور مبارک تذکرہ فرمایا، پھر ارشاد فرمایا: ایھا النّاس سار المثل وحقق العمل وکثر الوجل وقرب الاجل ودنا الرّحیل ولم یبق من عمری الا القلیل فأسلونی قبل ان تفقدونی۔ اے لوگو! جو نمونہ تھا وہ جا رہا ہے اور موت متحقق ہو چکی ہے اور خوف و ترس بڑھ گیا ہے۔ اور کوچ کا وقت قریب آ گیا ہے اور میری عُمر سے ایک قلیل وقفہ کے علاوہ کچھ باقی نہیں ہے، تو مجھ سے پوچھ لو قبل اس کے کہ تم مجھے گم کر دو۔

اس کے بعد آپ نے اپنے سو (۱۰۰) اہم فضائل اَنَا (مَیں) کے ساتھ بیان فرمائے ہیں۔ انہیں اس لیے ذکر نہیں کیا جا رہا ہے کہ وہ ہمارے موضوع سے براہ راست مربُوط نہیں ہیں۔ مزید یہ کہ بعض جُملے قابلِ تشریح ہیں اور بعض قابلِ تاویل، جس کی اس مختصر رسالے میں گنجائش نہیں ہے۔

ایک سو ایک ویں (۱۰۱) فضیلت میں آپ نے ارشاد فرمایا " اَنَا اَبُوالمہدی القائم فی آخر الزمان۔ مَیں مہدی کا پدر ہوں جو آخری زمانے میں قیام کرے گا۔ یہ سُن کر مالک اشتر اُٹھ کھڑے ہُوئے اور کہنے لگے یا امیرالمومنینؑ آپ کی اولاد میں یہ قائم کب قیام کرے گا۔ اس وقت آپ نے جواب میں فرمایا:

فقال علیہ السلام اذا	جب باطل اور ناروا مقدم ہو اور
زھق الزّاھق وخفت	جب حق و حقیقت خفیف ہوں اور
الحقائق ولحق اللاحق	جب پہنچنے والی چیز پہنچ جائے اور
و ثقلت الظھور وتقاربت	جب پشتیں بھاری ہو جائیں اور امور
الامور وحجب النشور و	ایک دوسرے کے قریب آجائیں اور
ارغم المالك وسلك	اظہار سے روک دیا جائے اور مالک
السالك وھلك الهالك	کی ناک رگڑی جائے اور جب قدم
وعمت القنوات و	بڑھانے والا قدم بڑھاتا جائے اور
بغت الحسیرات و	جب ہلاک ہونے والا ہلاک ہو جائے
کثرت الغمرات	اور جب نہریں خشک ہو جائیں اور

وقصر الامد ودهش	جب قبیلے باغی ہو جائیں اور جب
العدد وهاجت الوساوس	سختیاں زیادہ ہو جائیں (یا کینے بڑھ
وغيطل العساعس	جائیں) اور عمر کوتاہ ہو جائے اور
(الفسارس) وماجت	(فتنوں کی) تعداد دہشت زدہ کر دے
الامواج وضعف الحاج	اور وسوسے ہیجان انگیز ہوں اور
واشتد الغرام و	جب بھیڑیے (ساہی) مجتمع ہو جائیں
ازدلف الخصام و	اور جب موجوں میں تموّج آ جائے۔
واختلف العرب	اور جب حج کرنے والا کمزور و ناتواں
واشتد الطلب	ہو جائے اور جب والہانہ پن میں
ونكص الهرب	شدت آ جائے اور جب دشمن ایک
وطلبت الديون	دوسرے کے مقابل صف آرا ہو جائیں
وذرفت العيون	اور قوم عرب کے درمیان اختلاف
واغبن المغبون	پیدا ہو جائے اور طلب شدید ہو
وشاط المنشاط	جائے اور ڈرنے والے پیچھے ہٹ
وهاط الهياط	جائیں اور جب قرضے مانگیں جائیں
وعجز المطاع	اور آنکھوں سے آنسو رواں ہوں،
واظلم الشعاع	اور کم عقل دھوکہ کھا جائے اور جب
وصمت الاسماع	خوش ہونے والا ہلاک ہو جائے۔
وذهب العفاف	اور جب شورش کرنے والے شورش کریں

وسجسج الانصاف	اور جس کی اطاعت کی جاتی ہو وہ عاجز
واستحوذ الشیطان و	درماندہ ہو جائے اور کرن (نورِ شمس) تاریک
عظم العصیان و	ہو جائے اور سماعتیں بہری ہو جائیں
حکمت النسوان	اور پاک دامنی رخصت ہو جائے اور جب
وفدحت الحوادث	عدل وانصاف قابل علامت بن جائے
ونفثت النوافث	اور جب شیطان مسلط ہو جاتے
وهجم الوائب	اور جب گناہ بڑے ہو جائیں اور عورتیں
واختلف الأهواء	حکومت کریں اور جب سخت اور دُشوار
وعظمت البلوی	حادثے رونما ہونے لگیں اور جب زہر رسانے
واشتدت الشکوی	والے زہر برسائیں اور جب کودنے والا ہجوم
واستمرت الدعوی	کرے اور خواہشات مختلف ہو جائیں اور
وقرض القارض	بلائیں بزرگ ہو جائیں اور شکوے (شکایتیں)
ولمظ اللامظ	شدت اختیار کرلیں اور دعوے مسلسل جاری
وتلاحم الشداد	رہیں اور تجاوز کرنے والا اپنی حد سے تجاوز کر
ونقل الملحاد	جائے اور غضب ناک ہونے والا غضبناک ہو
وعجت الفلاة	جائے اور جب جنگوں میں سرعت پیدا ہو
ونضل البارح	جائے اور دین پر معترض ہونے والا تیز زبان ہو
وعمل النّاسح	جائے اور بیابان دھول سے اٹ جائیں
وزلزلت الارض	اور حکمران فریاد کرنے لگیں اور ایذا رسانی کرنے

وعطل الفرض	والا ایذا کے تیر برسائے اور مٹی ڈالنے والا مٹی
وكبت الامانة	ڈالے اور زمین کو زلزلہ آجائے اور فرض (خدا
وبدت الخيانة	وندی) معطل ہو جائے اور امانت ضائع ہو جائے
وخشيت الصيانة	اور خیانت آشکارا ہو جائے اور حفاظت رکھنے
واشتد الغيظ و	والی طاقتیں) خوف زدہ ہو جائیں غیظ و غضب
اراع الفيض و	شدید ہو جائے اور موت لوگوں کو ڈرائے اور
قاموا الادعياء	منہ بولے اُٹھ کھڑے ہوں اور (سچّے) دوست
وقعدوا الاولياء	بیٹھ جائیں اور صاحبانِ دولت خبیث
وخبثت الاغنياء	ہو جائیں اور شقی لوگ (اعلیٰ مقامات تک)
ونالوا الاشقياء	پہنچ جائیں اور معاشرہ کے دانشور حق سے
ومالت الجبال	پھر جائیں اور امور مبہم ہو جائیں اور سُستی
واشكل الاشكال	اور ناچاری عام ہو جائے اور کمال سے رُکا
وشيع الكربال	جائے اور بخیل و حریص قرعہ میں ایک دوسرے
ومنع الكمال وساهم	پر غلبہ کی کوشش کریں اور کامیاب انسان
المشحيح ومنع الفليح	روک دیا جائے اور عافیت لوگوں تک پہنچنے
وكفكف الترويح و	سے رُک لی جائے اور جب بہت کھانیوالا تیزی
خدخد البلوع و	دکھلائے اور جب بے صبر اور ڈرپوک انسان اپنے
وتكلكل الهلوع و	سر و گردن کو جھکالے اور ڈرپوک بہت تیز
فدفد مذعور وتدند	دوڑنے لگے اور جب تاریکی بکھرنے لگے

الدیجور ونکس	اور جب بدمزاج اپنا چہرہ بگاڑے اور
المنشور وعبس العبوس	شب روی کرنے والا بحر روک دیا جائے
وکسکس الهموس و	اور دانا نکتہ رس انسان کو قریب کر لیا
اجلب الناموس	جائے اور جب گائے کا بچھڑا سبک روی
ودعدع الشقیق و	سے دوڑنے لگے[1] اور وہ چیزیں[2] اوپر سے
جرشما لانیق ونور	نیچے گرے جو حیران کن ہو اور افیق[3] کو روشن
الافیق واذاد الزائد	کردے اور دور کرنے والا دور کردے اور
وراد الراید وجد	جستجو کرنے والا جستجو کرے اور کوشش
الجدود ومدّ الممدود	کرنے والا کوشش کرے اور رنج دینے
وکد الکلود وحد	والا رنج دے اور غضب ناک ہونے والا
المحدود ونطل	غضب ناک ہو جائے اور جب ناروا خون
الطلیل وغلغل	بہنے لگے اور کینہ پرور شخص کہیں پیغام
الخلیل وفضل	بھیجے اور اضافہ والے کو مزید اضافہ ہو
المفضیل وشتت	اور جو منتشر ہیں وہ مزید منتشر ہوں اور
الشتات وشمتت	شماتت کرنے والے شماتت کریں اور

---

۱ کم سن بچے اہم امور میں مداخلت کرنے لگیں

۲ یہ چیزیں برق بھی ہو سکتی ہیں اور خطرناک آتشیں اسلحہ بھی جو جہاز سے گرایا جائے یا فضا سے آئے۔

۳ افیق اردن میں ایک گھاٹی ہے۔

الشمات وكد الهرم	بہت بوڑھا شخص رنج وتعب میں
وقصم القصم و	گرفتار ہو اور ٹوٹنے والا ٹوٹ جائے
سدم السدم ونال	اور غضب ناک ہونے والا نادم و
الزاهب وداب الدائب	پشیمان ہو اور قلیل حصّہ پائے اور کوشش
ونجم ثاقب ورود	کرنے والا کوشش کرتا رہے اور قسم ہے
القرآن واحمر الديران	نجمِ ثاقب[۱] کی اور قرآن کو زینت دیا
وسدس الشرطان	جائے اور دیرؔ[۲] (یا سرائے) سرخ ہو
وربع الزبرقان و	جائیں۔ اور جب کہ شرطان[۳] تسدیس
ثلث الحمل وساهو	میں ہو اور زبرقان[۴] حالت تربیع میں ہو
زحل وافل العرار	اور زحل[۵] سہم کے خانے میں ہو اور وہ
ومنع الدحبار و	ہر چیز جو دوسری چیز کی طرف پلٹتی ہونا پید

۱؎ بعض لوگوں نے اس سے ستارۂ زحل کو مراد لیا ہے۔

۲؎ بعض محققین نے اسے دبران (بجائے دیرانی) پڑھا ہے۔ دبران چاند کی اٹھائیس منزلوں میں سے چوتھی منزل ہے (نوائب الدہور)

۳؎ ۴؎ یہ علم نجوم کی اصطلاحیں ہیں شرطان برج حمل کے دو ستارے ہیں اور تسدیس چاند کی منزلوں میں سے پہلی منزل ہے۔ زبرقان چاند ہے۔

۵؎ زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

اثبت الاقدار وكملت	ہو جائے اور بصرہ اور مکہ کے درمیان کے
العشرة وسدس	میدان روک دیئے جائیں اور مقدرات
الزهرة وغمرت	ثابت ہو جائیں اور دس (علامات) مکمل
الغمرة وظهرت	ہو جائیں اور زہرہ[1] تسدیس میں ہو اور
الافاطس وتوهد	منتشر و پراگندہ افراد مختلف جگہوں سے جمع
الكساكس ونقدمهم	ہو جائیں اور ظاہر ہو جائیں چپٹی ناکوں والے[2]
النفايس فيكدحون	اور پستہ قد چوڑے جسم والے[3] تو ہم میں پڑ
الجزائر ويملكون	جائیں اور ان پر مقدم ہوں ایسے لوگ
الجزائر ويحدثون	جو عالی قدر ہوں اور آزاد عورتوں کو معیوب
كيسان ويخربون	قرار دیں اور جزیروں کے مالک ہو جائیں
خراسان ويصرفون	اور حیلہ و مکر ایجاد کریں اور خراسان کو خراب
الحلسان ويهدمون	کریں اور خانہ نشینوں کو خانہ نشین سے
الحصون ويظهرون	پلٹا دیں اور قلعوں کو مسمار کر دیں اور پوشیدہ
المصون ويقتطفون	چیزوں کو ظاہر کر دیں اور شاخوں کو کاٹ

---

[1] زحل مقارنیہ کی حالت میں ہوگا (نوائب الدہور) نجوم کی ان اصطلاحوں کو سمجھنے کے لیے اس علم کی کتابوں کی طرف رجوع کیا جائے۔

[2] یہ ترک ہیں جو قنطورہ کی نسل سے ہیں۔

[3] غالباً اس سے مراد چینی ہیں۔

الغصون ويفتحون	ڈالیں اور عراق کو فتح کر لیں اور دشمنی
العراق ويحجون	کرنے میں تیزی دکھلائیں اس خون کے
الشقاق بدم يراق	سبب جو بہایا گیا ہو۔ پس اس وقت
فعند ذالك ترقبوا	صاحب الزمان کے خروج کے منتظر
خروج صاحب الزمان	رہو۔ پھر آپ منبر کے بلند ترین زینے
ثمّ انه جلس على	پر تشریف فرما ہوئے۔ پھر فرمایا کہ ہونٹوں
اعلا مرقاة من	کے کنایہ میں یہ بات کرنے پر اور دہنوں
المنبر وقال آه!	کی پژمردگی پر آہ ہے۔ پھر آہ ہے۔
ثم آه لتعريض الشفاة	راوی کا بیان ہے کہ آپ نے داہنے
وذبول الافواه قال	اور بائیں نظر کی اور آپ نے عرب کے
فالتفت يمينا وشمالا	عشیروں اور ان کے سرداروں اور شرفائے
ونظر الى بطون لعرب و	اہل کوفہ اور بزرگان قبائل جو آپ کے
سادتهم ووجوه اهل	سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ ان پر نگاہ
الكوفة وكبار القبائل	ڈالی اور وہ لوگ اس طرح دم سادھے
بين يديه وهم صموت	ہوئے تھے جیسے ان کے سروں پر پرندے
كان على رؤسهم	بیٹھے ہوں۔ پھر آپ نے ایک ٹھنڈی
الطير فتنفس الصعداء	سانس لی اور ایک غمناک چیخ ماری اور
وان كمدا وتململ حزينًا	حزن واندوہ کا اظہار کیا اور کچھ دیر ساکت
وسكت هنيئة فقام	رہے۔ اتنے میں سوید ابن نوفل جو خوارج

اليه سويد بن نوفل و
هو كالمستهزئ وهو
من سادات الخوارج فقال
يا امير المؤمنين ؑ انت
حاضر ما ذكرت وعالم
بما اخبرت قال فالتفت
اليه الامام عليه السّلام
ورمقه بعينه رمقة
الغضب فصاح سويد بن
نوفل صيحة عظيمة
من عظم نازلة نزلت
به فمات من
وقته وساعته فاخرجوه
من المسجد وقد تقطع
اربا اربا فقال عليه السّلام
ابمثلي يستهزئ
المستهزءون ام على
يعترض المتعرضون
او يليق لمثلي أن يتكلم

کے سرداروں میں تھا۔ ایک تمسخر کرنے والے
کی طرح اُٹھ کے کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا
کہ اے امیر المومنین جو چیزیں آپ نے
ذکر کی ہیں کیا آپ ان کے سامنے حاضر
ہیں اور جو بھی آپ نے خبر دی ہے۔ کیا
آپ اسے جانتے ہیں؟ راوی کہتا ہے
کہ امام اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اسے
نگاہِ غضب سے گھور کے دیکھا جس
پر سوید ابن نوفل نے ایک بڑی چیخ
ماری اس عذاب کے سبب جو اس
پر نازل ہوا تھا۔ اور اسی وقت مر گیا
اور لوگ اسے اُٹھا کر اس حالت میں
مسجد سے باہر لے گئے کہ اس کا جسم
ٹکڑے ٹکڑے ہو چکا تھا۔ پھر آپؑ
نے فرمایا کہ کیا استہزا کرنے والے
یا مجھ جیسے شخص کا استہزار کرنے والے
اعتراض کرتے ہیں۔ کیا مجھ جیسے شخص
کے لائق ہے یہ بات کہ وہ اس
بات کو بیان کرے۔ جسے نہیں جانتا

بما لا يعلم ويدعی
ماليس له بحق هلك
والله المبطلون وايم
الله لو شئت ما تركت
عليها من كافر
بالله ولا منافق
برسوله ولا مكذب
بوصيه وانما اشكو
بثی وحزنی الی الله
واعلم من الله ما
لا تعلمون قال فقام
اليه صعصعة ابن
صوحان وميثم وابراهيم
بن مالك الاشتر وعمرو
بن صالح فقالوا يا
امير المؤمنين لنا ما يجری
فی آخر الزمان فان قولك
يحيی قلوبنا ويزيد فی
ايماننا فقال حبا وكرامة

اور اس چیز کا دعوای کرے جس کا اسے
حق نہیں ہے۔ خدا کی قسم باطل (کام) انجام
دینے والے ہلاک ہوں گے اور میں خدا کی قسم
کھاتا ہوں کہ اگر میں چاہوں تو روئے زمین
پر خدا کے منکر کو رسُول کے منافق کو اور
وصیِ رسول کے مکذب کو زندہ نہ چھوڑوں
میں اپنے حزن واندوہ اور شکوہ کو فقط اور
فقط خدا پر چھوڑ رہا ہُوں اور وہ کچھ خدا
کی طرف سے جانتا ہُوں جو تم نہیں جانتے
ہو۔ اس موقع پر صعصعہ ابن صوحان اور
میثم اور ابراہیم ابن مالک اشتر اور عمرو
بن صالح اُٹھ کر کھڑے ہو گئے اور کہنے
لگے کہ یا امیر المومنین زمانے کے آخر
میں جو ہونے والا ہے وہ ہمارے لیے
بیان فرمائیں۔ اس لیے کہ آپ کا بیان
ہمارے دلوں کی حیات کا باعث ہے
اور ہماری ایمان میں اضافے کا سبب
ہے آپ نے فرمایا ضرور تمہاری خوشی
پوری کروں گا۔ راوی کا بیان ہے کہ

ثمّ نهض علیه السّلام
قائما وخطب خطبة
بلیغة تشوق الی الجنّة
ونعیمها وتحذر من النّار
وجحیمها ثمّ قال علیه
السّلام ایّها النّاس انّی
سمعت اخی رسول اللهؐ
یقول تجتمع فی اُمّتی
ماۃ خصلة لم تجتمع
فی غیرها فقامت العلماء
والفضلاء یقبلون بواطن
قدیمه وقالوا یا امیر المؤمنین!
نقسم علیك بابن عمّك
رسول اللهؐ ان تبیّن لنا
مایجری فی طول الزمان
بکلام یفهمه العاقل و
الجاهل قال علیه السّلام
ثمّ انه حمد الله واثنی
علیه وذکر النّبیؐ فصلی علیه

پھر آپ کھڑے ہُوئے اور ایک بلیغ
خطبہ ارشاد فرمایا جس میں جنت کی
تشویق اور آتشِ جہنّم سے تحذیر تھی۔
پھر فرمایا اے لوگو! مَیں نے اپنے بھائی
رسول اللہؐ سے سُنا ہے کہ فرمایا کہ
میری اُمّت میں سو (۱۰۰) خصلتیں جمع
ہوں گی جو کسی اور قوم میں جمع نہیں ہوئیں
یہ سُن کر علماء و فضلاء اُٹھ کھڑے
ہُوئے اور آپ کے تلووں کو چومنے
لگے اور کہنے لگے یا امیر المومنین! ہم
آپ کو آپ کے ابنِ عم رسُول اللہ صلی
اللہ علیہ و آلہ کی قسم دیتے ہیں کہ زمانے
کے طول میں جو ہونے والا ہے اُسے
اس طرح ہمارے لیے بیان فرمائیں
کہ عاقل اور جاہل دونوں سمجھ لیں۔
راوی کا بیان ہے کہ آپ نے حمد و
ثنائے الٰہی بیان کی پھر رسُول اللہ کا ذکر
مبارک فرمایا اور کہا کہ میری موت
کے بعد سے جو کچھ وقوع پذیر ہوگا،

وقال أنا مخبركم بما
يجري من بعد موتي وبما
يكون الى خروج صاحب
الزمان القائم بالامر من
ذرية ولد الحسين والى
مايكون في آخر الزمان
حتّٰى تكونوا على حقيقة
من البيان فقالوا متى
يكون ذلك يا امير المؤمنين
فقال عليه السّلام اذا
وقع الموت في الفقهاء
وضيعت امة محمّد
المصطفى الصّلاة واتبعوا
الشهوات وقلت الامانات و
كثرت الخيانات وشربوا
القهوات واستشعروا شتم
الاباء والامهات ورفعت الصلاة
من المساجد بالخصومات و
جعلوها مجالس الطعامات و

اور میرے بیٹے حسینؑ کی ذریّت سے
قیام کرنے والے صاحب الزمان کے
خروج تک جو کچھ ہوگا وہ تبلا رہا ہوں
تاکہ تم اس بیان کی حقیقت سے آگاہ
ہو جاؤ۔ انہوں نے پوچھا یا امیر المومنینؑ
یہ کب ہوگا؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا
کہ جب فقہا میں موت واقع ہو جائے
اور محمد مصطفٰے (صلی اللہ علیہ وآلہ) کی
اُمت نمازوں کو ضائع کر دے اور
لوگ خواہشوں کی پیروی کرنے لگیں۔
اور جب امانتیں ضائع ہو جائیں اور
خیانتیں بڑھ جائیں اور لوگ مختلف قسم
کے نشہ آور مشروبات (قہوات) پینے
لگیں اور ماں باپ کو گالی دینا اپنا شعار
بنالیں اور جھگڑوں کے سبب مسجدوں
سے نمازیں اُٹھ جائیں اور وہاں کھانوں
کی نشستیں ہونے لگیں۔ برائیاں بڑھ
جائیں اچھائیاں کم ہو جائیں اور آسمانوں
کو نچوڑا جانے لگے اس وقت سال

اكثروا من السيّئات و قالوا
من الحسنات وعوصرت
السموات فحينئذ تكون
السنة كالشهر والشهر
كالاسبوع والاسبوع كاليوم
واليوم كالساعة ويكون
المطر قيظًا والولد غيضا و
يكون اهل ذلك الزمان لهم
وجوه جميلة وضمائر ردية من
رآهم اعجبوه ومن عاملهم
ظلموه وجوههم وجوه الادميين
وقلوبهم قلوب الشياطين
فهم امر من الصبر وانتن
من الجيفة وانجس من
الكلب وأروغ من الثعلب واطمع
من الاشعب والزق من
الجرب لا يتناهون
عن منكر فعلوه ان
حدثتهم كذبوك

مہینوں کی طرح اور مہینہ ہفتہ کی طرح
اور ہفتہ ایک دن کی طرح اور دن ایک
گھنٹے کی طرح ہو جائے گا۔ اس وقت
بغیر موسم کے بارش ہو گی۔ اور بیٹا
ماں باپ سے دل میں کینہ رکھے گا
اس زمانے کے لوگوں کے چہرے
خوبصورت اور ضمیر مُردہ ہوں گے۔
جو انہیں دیکھے گا پسند کرے گا اور
جو ان سے معاملہ کرے گا وہ اس پر
ظلم کریں گے ان کے چہرے آدمیوں
کے اور قلوب شیطانوں کے ہوں گے
وہ لوگ صبر سے زیادہ کڑوے،
مردار سے زیادہ بدبودار، کتے سے زیادہ
نجس اور لومڑی سے زیادہ چالاک
اور اشعب سے زیادہ حریص اور جرب
سے زیادہ چپکنے والے ہوں گے
جن برائیوں پر عامل ہوں گے اُن سے
باز نہیں آئیں گے اگر تم ان سے گفتگو
کروگے تو تم سے جھوٹ بولیں گے۔

وان امنتهم خانوك
وان وليت عنهم اغتابوك
وان كان لك مال
حسدوك وان بخلت
عنهم: بغضوك وان
وضحتهم شتموك
سماعون للكذب
أكالون للسحت يستحلون
الزنا والخمر و
لمقالات والطرب
والغناء والفقير بينهم
ذليل حقير والمؤمن
ضعيف صغير والعالم
عندهم وضيع الفاسق
عندهم مكرم والظالم
عندهم معظم والضعيف
عندهم هالك والقوى
عندهم مالك لا يأمرون
بالمعروف ولا ينهون عن

اگر انہیں امانت دار بناؤ تو خیانت
کریں گے اور اگر ان سے روگردانی
کروگے تو تمہارے پیٹ پیچھے غیبت
کریں گے اور اگر تمہارے پاس مال ہوگا
تو حسد کریں گے۔ اگر ان سے بخل
کروگے تو دشمنی کریں گے اور اگر تم
ان کی تعریف کروگے تو تم کو گالیاں دیں
گے۔ وہ جھوٹ سننے اور حرام کھانے
کے عادی ہوں گے، وہ زنا، شراب،
آلات موسیقی اور ساز و آواز کو جائز
جان کر استعمال کریں گے۔ فقرا ان کے
درمیان ذلیل و حقیر ہوگا اور مومن کمزور
اور کم حیثیت ہوگا اور عالم ان کے
نزدیک پست درجہ اور فاسق ان کے
نزدیک عالی مرتبت ہوگا اور ظالم ان
کے نزدیک قابل تعظیم ہوگا اور کمزور
انسان قابل ہلاکت ہوگا اور طاقت
رکھنے والا ان کا مالک ہوگا۔ اور وہ
امر بالمعروف و نہی عن المنکر نہیں کریں

المنكر الغنى عندهم
دولة الامانة مغنمة
والزكاة مغرمة ويطيع
الرّجال زوجته ويعصى
والديه ويجفوهما و
يسعى فى هلاك اخيه
وترفع أصوات الفجّار
و يحيون الفساد والغناء
والزناء ويتعاملون بالسحت
والرّباء ويجار على العلماء
ويكثر ما بينهم سفك
الدماء وقضاتهم يقبلون
الرّشوة وتزوّج الامرأة
بالامرأة وتزف كما
تزف العروس الى زوجها
وتظهر دولة الصبيان
فى كلّ مكان ويستحل
الفتيان المغانى وشرب
الخمر وتكتفى الرّجال بالرجال

گے۔ ان کے نزدیک استغنا، دولت
اور امانت مال غنیمت اور زکات
اور جرمانہ ہو گی۔ مرد اپنی بیوی کی اطاعت
اور والدین کے ساتھ نافرمانی اور جفا
کرے گا اور اپنے بھائی کو ہلاک کرنے
کی کوشش کرے گا۔ فاجروں کی آوازیں
بلند ہوں گی اور لوگ فساد، گانا اور
زنا کاری کو پسند کریں گے۔ لوگ مال
حرام اور سُود سے کاروبار کریں گے۔
اور علمار کو سرزنش کی جائے گی۔ آپس
میں بہت خون ریزیاں ہوں گی۔ ان
کے قاضی رشوتیں قبول کریں گے اور
عورت عورت سے شادی کرے گی
اور اس طرح آمادہ ہو گی جس طرح اپنے
شوہر کے لیے آراستہ و آمادہ ہوتی ہے
اور ہر جگہ لڑکوں کی حکومت وسلطنت
ہو گی اور نوجوان گانے اور شراب نوشی
کو حلال کرلیں گے اور مرد مرد پر اکتفاء
کریں گے اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کریں گی

والنّساء بالنّساء وتركب	اور عورتیں زینوں پر سواری کریں گی۔ اس
السروج الفروج فتكون	وقت عورت ہر چیز میں اپنے شوہر
الامرأة مستولية على زوجها	پر مسلط ہو جائے گی اور لوگ تین ارادوں
في جميع الاشياء وتحج	سے حج کے لیے جائیں گے۔ دولت مند
النّاس ثلاثه وجوه الاغنياء	تفریح کے لیے متوسط طبقہ والا تجارت
للنزهة والاوساط للتّجارة	کے لیے اور فقیر بھیک مانگنے کے
والفقراء للمسألة وتبطل	لیے اور احکام (شریعت) باطل و معطل
الاحكام وتحبط الاسلام	ہو جائیں گے اور اسلام پست ہو جائے
وتظهر دولة الاشرار	گا اور شریر لوگوں کی حکومت ظاہر ہوگی
ويحل الظلم في جميع	اور دُنیا کے ہر حصّہ میں ظلم سرایت کر
الامصار فعند ذالك	جائے گا اس وقت تاجر اپنی تجارت
يكذب التّاجر في	میں اور سنار اپنے کام میں اور ہر پیشے والا
تجارته والصايغ في صياغته	اپنے پیشے میں جھوٹ بولے گا۔ اس
وصاحب كلّ صنعة في	وقت منافع کم ہو جائے گا۔ خواہشیں
صناعته فتقل المكاسب	ضیق میں ہونگی۔ نظریات میں اختلافات
وتضيق المطالب وتختلف	ہوں گے اور فساد بڑھ جائے گا اور
المذاهب ويكثر الفساد	نیکی کم ہو جائے گی۔ اس وقت لوگوں
ويقل الرشاد فعندها تسود	کے ضمیر سیاہ ہو جائیں گے۔ لوگوں
الضمائر ويحكم عليهم سُلطان	پر ظالم و جابر بادشاہ حکومت کریگا

استقبلوه ومن اساءهم يعظموه وتكثر اولاد الزنا والاباء فرحون بمايرون من اولادهم القبيح فلا ينهوهم ولا يردونهم عنه ويرى الرجل من زوجته القبيح فلا ينهاها ولايردها عنه ويأخذ ما تأتي به من كد فرجها ومن مفسد خدرها حتى لو نكحت طولا وعرضا لم تهمه ولا يسمع ما قيل فيها من الكلام الردى فذالك هو الديوث الذي لا يقبل الله له قولا ولا عدلا ولا عذرا فاكله حرام ومنكحه حرام فالوا اجب قتله في شرع الاسلام وفضيحته بين الانام

گے تو اس کا استقبال کریں گے۔ جو ان کی برائی کرے گا اس کی تعظیم کریں گے۔ غیر حلال زادوں کی کثرت ہو جائے گی اور باپ اپنی اولاد کے اعمال قبیحہ کو دیکھ کر خوش ہونگے نہ انہیں منع کریں گے نہ باز رکھیں گے۔ مرد اپنی زوجہ کو قبیح حالت میں دیکھے گا نہ اسے منع کرے گا نہ اسے باز رکھے گا۔ بلکہ اس کے حاصل کردہ مال کو خرچ کرے گا یہاں تک کہ اگر وہ عورت طول و عرض میں مناکحت کرتی پھرے تو وہ اسے متہم نہ کرے گا۔ اور اگر لوگ اس عورت کے بارے میں کچھ کہیں گے تو کان نہیں دھرے گا تو یہی وہ دیوث ہے خدا جس کا کوئی قول اور عذر قبول نہیں فرمائے گا۔ اس کی غذا اور نکاح حرام ہے اور شریعت اسلام میں اس کا قتل اور لوگوں کے درمیان اس کی تذلیل واجب ہے اور قیامت کے دن وہ جہنم میں پھینک دیا جائے گا اس وقت کے لوگ ماں باپ کو علانیہ گالیاں دیں گے

ويصلى سعيرا في يوم القيام	اور بزرگان قوم ذلیل ہوں گے اور کم درجہ
وفي ذلك يعلنون بشتم الاباء	عوام بلندی پائیں گے اور بے شعوری اور
والامهات وتذل السادات	اعصاب زدگی بڑھ جائے گی۔ اخوت
وتعلوا الانباط ويكثر الاختياط	فی اللہ نایاب ہو جائے گی۔ حلال پیسے
فما أقل الاخوة في الله	کم ہو جائیں گے۔ لوگ بدترین حالت
تعالى وتقل الدراهم	کی طرف پلٹ جائیں گے۔ اس وقت
الحلال وترجع الناس الى أشر	شیاطین کی حکومت کا دور دورہ ہوگا
حال فعندها تدور دول	اور سلاطین کمزور انسان اور عوام پر اس
الشياطين وتتواثب على اضعف	طرح جست کریں گے جیسے چیتا اپنے
المساكين وثوب الفهد	شکار پر جست کرتا ہے۔ مال دار اپنی
الى فريسته ويشح الغنى بما	دولت میں بخل کریں گے اور فقیر اپنی
في يديه ويبيع الفقير آخرته	آخرت کو دُنیا کے عوض فروخت کردیگا
بدنياه فياويل للفقير وما	افسوس ہے فقیر پر کہ زمانہ اسے خسارہ
يحل به من الخسران والذل	ذلت اور بےبسی میں مبتلا کردے گا وہ اپنے
والهوان في ذالك الزمان	اہل وعیال میں ضعیف وحقیر ہوگا۔ اور
المستضعف باهله و	یہ فقیر لوگ ان چیزوں کی خواہش کریں
سيطلبون ما لا يحل لهم	گے جو حلال نہیں ہیں تو جب ایسا ہوگا
فاذا كان كذالك	توان پر ایسے فتنے وارد ہوں گے کہ ان
أقبلت عليهم فتن	سے مقابلہ کی طاقت نہ ہوگی۔

لا قبل لهم بها الا وان
اولها الهجري القطبي في
(الهجري والرقطي) وآخرها
السفياني والشامي وأتم سبع
طبقات فالطبقة الاولى رو
فيها مزيد التقوى الى سبعين
سنة من الهجرة) أهل تنكيد
وقسوة الى السبعين سنة من
الهجرة والطبقة الثانية
أهل تباذل وتعاطف الى
المائتين والثلاثين سنة من
الهجرة والطبقة الثالثة اهل
تزاور وتقاطع الى الخمس
مأة وخمسين سنة من الهجرة
والطبقة الرابعة اهل تكالب
وتحاسد الى السبعمأة سنة

آگاہ ہو جاؤ کہ فتنہ کا آغاز ہجری[1] اور رقطی ہیں
اور اس کا اختتام سفیانی اور شامی ہیں۔ اور
اور تم سات طبقوں میں منقسم ہو۔ پس پہلا طبقہ
سختی سے زندگی گزارنے والوں کا اور قساوت
والوں کا ہے (دوسرے نسخہ کے مطابق
پہلا طبقہ تقویٰ کی افزونی کا ہے) اور یہ
۷۰ھ ہجری تک ہے۔ اور دوسرا طبقہ
مروّت اور مہربانی والوں کا طبقہ ہے۔
(یہ سنہ ۲۳۰ ہجری تک ہے) اور تیسرا طبقہ
روگردانی کرنے والوں اور روابط
کاٹنے والوں کا ہے۔ یہ ۵۵۰ھ
تک ہے اور چوتھا طبقہ
تنگ نظروں اور حاسدوں کا ہے یہ
۷۰۰ھ تک ہے اور پانچواں طبقہ تکبر
کرنے والوں اور بہتان لگانے والوں
کا ہے۔ یہ ۸۲۰ھ تک ہے اور چھٹا

---

[1] "ھَجَر" بحرین کی نواحی بستی ہے۔ ہجری وہاں کا رہنے والا ہوگا اور رقطی اُس شخص کو کہتے ہیں
جسے برص کا مرض یا کوئی ایسا مرض ہو جس میں جلد پر داغ ہو جائیں۔

من الهجرة والطبقة الخامسة
اهل تشامخ وبهتان الى الثمانمأة
وعشرين سنة من الهجرة و
الطبقة السادسة اهل الهرج و
المرج وتكالب الاعداء وظهور
اهل الفسوق والخيانة الى
التسمأة والاربعين سنة من
الهجرة والطبقة والسابعة
فهم أهل حيل وغدر وحرب
ومكر وخدع وفسوق وتدابر
وتقاطع وتباغض والملاهي
العظام والمغاني الحرام و
الامور المشكلات فى ارتكاب
الشهوات وخرب المدائن و
والدور وانهدام العمارات و
القصور وفيها يظهر الملعون من
الواد الميشوم وفيها انكشاف

طبقہ فساد اور قتل اور دشمنوں سے
سگ فطری کرنے والوں کا اور فاسقوں
اور خائنوں کے ظاہر ہونے کا ہے۔ یہ
۹۴۰ھ تک ہے اور ساتواں طبقہ حیلہ
جویوں، فریب کاروں، جنگ آزماؤں
مکاروں، دھوکہ بازوں، فاسقوں، رو
گرداں رہنے والوں اور ایک دوسرے
سے دشمنی کرنے والوں کا ہے۔ یہ طبقہ
لہو ولعب کے لیے عظیم الشان مکانات
بنوانے والوں کا، غذائے حرام کے
شائقین کا، مشکل امور میں گرفتاروں
کا، شہوت رانوں کا، شہروں اور
گھروں کی تباہی کا اور عمارات اور
محلات کے انہدام کا ہے۔ اس طبقہ
میں منحوس وادی سے ملعون[1] ظاہر ہوگا
اس وقت پردے چاک اور بروج
منکشف ہوں گے اور یہی حالات رہیں

---

[1] سفیانی شام میں وادی یابس سے خروج کرے گا۔

جابروكلامهم امر من
الصبر وقلوبهم انتن
من الجيفة فاذا كان كذلك
ماتت العلماء وفسدت
القلوب وكثرت الذنوب
وتهجر المصاحف وتخرب
المساجد وتطول الامال
وتقل الاعمال وتبنى
الاسوار فى البلدان مخصوصة
لوقع العظائم النازلات
فعندها لوصلى أحدهم
يومه وليلته فلا يكتب
له منها شئ ولا تقبل صلاة
لان نيته وهو قائم
يصلى يفكر فى نفسه
كيف يظلم الناس و

ان کی گفت گو بہت کڑوی ہوگی اور
ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار
ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے
تو علما مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو
جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔
قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں
خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل
ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور
شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں
کے لیے فصیلیں[1] بنائی جائیں گی۔ اس
وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن
رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں
کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی
نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز
میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا
ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

---

[1] بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويحمى منهم
القلوب التى فى الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليمانى والحرير يستحلون
الربٰاء والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضى
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فعلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون فى غير ذكر الله تعالىٰ
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان
رأوا نماما (آثما)

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیہوا کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس
کردیں گے۔ اور اگر گنہگار کو دیکھیں

جابر و کلامهم امر من الصبر وقلوبهم انتن من الجيفة فاذا كان كذلك ماتت العلماء وفسدت القلوب وكثرت الذنوب وتهجر المصاحف وتخرب المساجد وتطول الامال وتقل الاعمال وتبنى الاسوار فى البلدان مخصوصة لوقع العظائم النازلات فعندها لو صلى أحدهم يومه وليلته فلا يكتب له منها شئ ولا تقبل صلاة لان نيته وهو قائم يصلى يفكر فى نفسه كيف يظلم الناس و

ان کی گفتگو بہت کڑوی ہوگی اور ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے۔ تو جب ایسا ہو جائے تو علمار مر جائیں گے۔ دل فاسد ہو جائیں گے۔ گناہ بکثرت ہوں گے۔ قرآن متروک ہو جائیں گے اور مسجدیں خراب ہو جائیں گی۔ آرزوئیں طویل ہوں گی اور اعمال قلیل ہوں گے اور شہروں میں نازل ہونے والے عظیم حادثوں کے لیے فصیلیں[1] بنائی جائیں گی۔ اس وقت ان میں سے اگر کوئی شخص دن رات میں نماز پڑھے تو نامۂ اعمال میں کچھ نہیں لکھا جائے گا اور نہ اس کی نماز قبول ہوگی۔ اس لیے کہ وہ نماز میں کھڑا ہوا ہوگا اور دل میں سوچ رہا ہوگا کہ کیسے لوگوں پر ظلم کرے اور کیسے

---

[1] بعید نہیں ہے کہ ان فصیلوں سے راڈار سسٹم مراد ہو۔ اس لیے آج فضائی اور آسمانی حملوں کے عہد میں ماضی کی فصیلوں یا شہر پناہوں کی افادیت صفر ہے۔

منهم الرؤس ويعمى منهم
القلوب التي في الصدور
اكلهم سمان الطيور و
الطاهيج ولبسهم الخز
اليماني والحرير يستحلون
الربا والشبهات ويتعارضون
للشهادات يراءون بالاعمال
قصراء الاجال لا يمضي
عندهم الامن كان نماما
يجعلون الحلال حراما
أفعالهم منكرات وقلوبهم
مختلفات يتدارسون فيما بينهم
بالباطل ولا يتناهون عن منكر
فخلوه يخاف أخيارهم اشرارهم
يتوازرون في غير ذكر الله تعالى
يهتكون فيما بينهم بالمحارم
ولا يتعاطفون بل يتدابرون ان
رأوا صالح ردوه وان

دے گا۔ ان کی غذا چرب پرندے اور
تیھوا کی اقسام ہوں گی) اور ان کا لباس
حریر و ریشم کا ہوگا۔ وہ سُود اور مال شبہہ
کو حلال سمجھیں گے۔ سچی گواہیوں کے
متعارض ہوں گے اپنے اعمال میں
ریاکاری کریں گے۔ ان کی عمریں کم ہونگی
چغل خور اُن سے فائدہ اٹھائیں گے۔
یہ حلال کو حرام قرار دیں گے۔ ان کے افعال
منکرات پر مبنی ہوں گے اور قلوب
مختلف ہوں گے۔ ایک دوسرے کو
باطل کا سبق پڑھائیں گے اور اعمال
بد کو ترک نہیں کریں گے۔ ان کے اچھے
لوگ ان کے بُروں سے خوف کھائیں
گے۔ لوگ خدا کے ذکر کے علاوہ کاموں
میں ایک دوسرے کے محارم کی ہتک
حرمت کریں گے۔ اور ایک دوسرے
کی مدد کی بجائے روگردانی کریں گے۔
اگر کسی صالح کو دیکھیں گے تو اسے واپس

والّذين فسقوا في دين
الله تعالٰى وبلاده ولبسوا
الباطل علٰى جادة عبادة
فكأني بهم قد قتلوا
اقواما تخاف الناس
أصواتهم وتخاف
شرهم فكم من رجل
مقتول وبطل مجدول
يها بهم النّاظر اليهم
قد تظهر الطامة الكبرٰى
فيلحقُوا اولها آخرها
الا وان لكوفانكم هذه
ايات وعلامات وعبرة
لمن اعتبر الا وان
السفياني يدخل بصرة
ثلاثة دخلات
يذل العزيز ويسبي
فيها الحريم الا
يا ويل المنتفكة

دینِ خدا میں اور خدا کی بستیوں میں فساد
کرنے والے اور بندوں کی راہ میں باطل کا
لباس پہننے والے ہلاک ہو جائیں گے۔
اور گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ وہ لوگ ایسی
قوم کو قتل کر رہے ہیں، جب سے لوگ
ڈرتے تھے اور جس کی آواز سے
خوف کھاتے تھے، کتنے ایسے مقتول
بہادر ہوں گے جن کی طرف دیکھنے سے
بھی ہیبت ہوگی۔ پس ایک عظیم بلا
نازل ہوگی، جس کے سبب اُن کے
آخری لوگ اُن کے اوّل سے ملحق ہو
جائیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارے
اس شہر کے لیے علامات اور نشانیاں
ہیں اور عبرت حاصل کرنے
والوں کے لیے عبرت ہے
آگاہ ہو جاؤ کہ سفیانی بصرہ
میں تین بار داخل ہوگا۔ عزت
دار کو ذلیل کرے گا۔ اور
عورتوں کو اسیر کرے گا وائے

وما يحل بها من	ہو شہر بصرہ[1] پر کھنچی ہوئی تلوار سے
سيف مسلول وقتيل	زمین پر پڑے ہوئے مقتول سے اور
مجدول وحرمة	بے عزت عورت سے، پھر وہ
مهتوكة ثمّ ياتي	بغداد کی طرف آئے گا کہ وہاں کے
الى الزوراء الظالم اهلها	باشندے ظالم ہیں۔ پس اللہ اس
فيحول الله بينها و	کے اور اس کے باشندوں
بين اهلها فما اشد	کے درمیان حائل ہو جائے گا اور
اهلها بنيه وبنيها	کس قدر بغداد اور اہل بغداد پر شدت
واكثر طغيانها و	اور سختی ہوگی اور سرکشی بڑھ جائے گی
اغلب سلطانها ثمّ	اور بادشاہ مغلوب ہو جائے گا۔ پس
قال الويل للديلم و	وائے ہو دیلم اور شاہون[2] والوں پر
اهل شاهون وعجم لا	اور عجمیوں پر کہ صاحب فہم نہیں ہیں

---

[1] مؤتفکہ شہر بصرہ کا قدیم نام ہے اور یہ نام مناسبت کے سبب ہے۔ یہ شہر قوم لوط کے شہروں میں سے تھا جس کا طبقہ الٹ دیا گیا اسی مناسبت سے بصرہ کو مؤتفکہ کہا گیا ہے۔

[2] اسے شادان بھی پڑھا گیا ہے۔ شادان مرو (خراسان) کا ایک دیہات ہے اور شاہون مازندران کے علاقے میں ہے۔ جب کہ شاہی قادسیہ کی ایک بستی ہے۔ دیلم گیسون، وما زندران کے سلسلۂ کوہ کو کہتے ہیں، جس کے شمال میں قزوین ہے اور الموت اسی کا ایک شہر ہے۔

السّتر والبروج وهي على ذلك
الى أن يّظهر قائمنا المهدي
صلوات الله وسلامه عليه
قال فقامت اليه سادات اهل
الكوفة واكابر العرب و
قالوا يا امير المؤمنين بين لنا
أوان هذه الفتن والعظائم
الّتي ذكرتها لنا لقد كادت
قلوبنا أن تنفطر وأرواحنا
أن تفارق أبدانا من قولك
هذا فوا أسفاه على فراقنا
ايّاك فلا ارانا الله فيك سوءً
ولا مكروها فقال على عليه
السلام قضي الامر الّذي فيه
تستفتيان كل نفس ذائقة
الموت قال فلم يبق احد
الا وبكى لذالك قال ثمّ أن
على وقال ألا وان تدارك
الفتن بعدما انبئكم به من

گے۔ یہاں تک کہ ہمارا قائم مہدی،
(صلوات اللہ وسلامہ علیہ) ظاہر
ہوگا۔ راوی کا بیان ہے کہ یہ سن
کر کوفہ کے سردار اور عرب کے اکابر
اٹھ کر کھڑے ہو گئے اور بولے کہ یا
امیر المومنینؑ یہ فتنے اور عظیم حادثے
جن کا آپ نے ذکر کیا ہمیں ان کے
اوقات بھی بتلا دیں۔ قریب ہے کہ
آپ کی باتوں سے ہمارے دل پھٹ
جائیں اور ہماری روحیں ہمارے
جسموں کو چھوڑ دیں۔ ہمارا آپ سے
جدا ہونا کس قدر افسوس ناک ہے
خدا ہمیں آپ کے سلسلے میں کوئی
بدی اور مکروہ نہ دکھلائے۔ پس
علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جس چیز
کے بارے میں تم پوچھ رہے ہو اس
پر حکم قضا جاری ہو چکا ہے۔ ہر نفس
موت کا ذائقہ چکھنے والا ہے۔
پس علی علیہ السلام کے اس قول پر کوئی

امر مكّة والحرمين من
جوع أغبر وموت احمر الا
يا ويل لاهل بيت نبيكم
وشرائكم من غلاء وجوع
وفقر ووجل حتى يكونوا
في أسواء حال بين
النّاس الا وان
مساجدكم في ذلك
الزمان لا يسمع لهم
صوت فيها ولا تلبى
فيها دعوة ثم لا
خير في الحياة
بعد ذلك وانه
ستولى عليهم ملوك
كفرة من عصاهم
قتلوه ومن اطاعهم
أحبوه الا ان اول
من يلي امركم
بنو امية ثم

ایسا نہ تھا، جس نے گریہ نہ کیا ہو۔ پھر آپ نے صدائے کرب بلند کی اور فرمایا کہ آگاہ ہو جاؤ کہ فتنوں کا آنا اس چیز کے بعد ہے، جس کی میں خبر دے رہا ہوں۔ مکہ اور مدینہ کے بارے میں کہ وہاں غبار آلود بھوک اور سرخ موت ہوگی۔ افسوس ہے۔ کہ تمہارے نبی کے اہل بیت پر اور تمہارے شریفوں پر گرانی، بھوک، فقر، اور خوف کے سبب یہاں تک کہ وہ لوگوں کے درمیان بدترین حال میں ہوں گے اور اس زمانے میں تمہاری مسجدوں میں اُن کے حق میں کوئی آواز سنائی نہ دے گی اور نہ کسی پکار پر کوئی لبیک کہے گا۔ پھر اس کے بعد زندہ رہنے میں کوئی خیر نہیں ہے۔ اس وقت تم پر کافر بادشاہ حکومت کریں گے۔ جو شخص ان کی نافرمانی کرے گا اسے قتل کردیں گے اور جو اطاعت کرے گا، اسے دوست رکھیں گے۔ آگاہ ہو جاؤ،

يفقهون تراهم بيض
الوجوه سود القلوب
ناثرة الحروب قاسية
قلوبهم سود ضمايرهم
الويل ثم الويل لبلد
يدخلونها وارض يسكونها
خيرهم طامس وشرهم
لامس صغيرهم اكثر
هما من كبيرهم تلتقيهم
الاحزاب ويكثر فيما
بينهم الضراب وتصحبهم
الاكراد اهل الجبال
وساير البلدان وتضاف
اليهم راكراد همدان)
الكرد وهمدان وحمزة
وعدوان حتى يلحقوا
بارض الاعجام من

تم انہیں سفید چہروں اور سیاہ دلوں والا
دیکھو گے یہ آتش جنگ بھڑکانے والے
ان کے دل سخت اور ان کے ضمیر سیاہ
ہیں۔ وائے ہو پھر وائے ہو اس شہر
پر جس میں یہ داخل ہوں اور اس زمین پر
جس پر یہ سکونت کریں۔ ان کا خیر معدوم
اور ان کا شر غالب ہوگا۔ ان کے چھوٹے
ہمت میں ان کے بڑوں سے زیادہ
ہوں گے۔ گروہ ان تک پہنچیں گے۔
اور ان کے درمیان کثرت سے لڑائیاں
ہوں گی اور اہل جبال کے کرد ان کے
دوست ہو جائیں گے اور سارے
شہروں کے بھی اور ہمدان کے کرد بھی
ان میں اضافہ کا سبب ہوں گے اور
ہمدان[1] حمزہ اور عدوان بھی ان کے
ساتھ ہوں گے یہاں تک کہ وہ خراسان
کے علاقے میں عجمیوں کی زمین پر ملحق

---

[1] ہمدان، حمزہ اور عدوان عرب کے قبیلوں کے نام ہیں۔

للكنيس وذكوان ومايحل بها
من الذُّلِّ والهوان من الجوع
والغلاء والويل لاهل خراسان
ومايحل بها من القتل العظيم
وسبى الحريم وذبح الاطفال
وعدم الرّجال ويا ويل
لبلدان الافرنج ومايحل
بها من الاعراب ويا ويل
لبلدان السندھ والھند وما
يحل بها من القتل والذبح و
الخراب فى ذلك الزمان
فيا ويل لجزيرة قيس من
رجل مخيف ينزل بها وھو
ومن فيقتل جميع من فيها
ويفتك باهلها وانى لاعرف

سے باہر ہوگی اور وائے ہو سے پرکہ
واں قتل عظیم ہوگا، عورتیں اسیر ہوں گی
اور بچّے ذبح ہوں گے اور مرد ختم ہو جائیں
گے اور وائے ہو فرنگ کے شہروں
پر کہ قتل وغارت اور ہلاکت وتباہی
ہوگی اور وائے ہو سندھ[1] اور ہندوستان
کے شہروں پر کہ اس زمانے میں وہاں قتل
ذبح اور خرابی ہوگی اور وائے ہو جزیرہ
قیس[2] پر ایک ڈرانے والے شخص سے
جو اپنے ساتھیوں کے ساتھ آئے گا
تو وہاں کے سارے باشندوں کو قتل
کر دے گا۔ اور یہ اچانک ہوگا۔ میں
وہاں پانچ بڑے واقعے جانتا ہوں
پہلا ساحل بحر پر ہوگا جو میدان کے
قریب ہے۔ دوسرا کوشا[3] کے بالمقابل

---

[1] قدیم جغرافیہ میں سندھ ہندوستان سے علیحدہ ایک علاقہ تھا۔

[2] جزیرہ قیس خلیج فارس میں ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے جو موتی نکالنے کے سبب معروف ہے۔

[3] کوشا جزیرۂ قیس کے قریب ایک علاقہ ہے۔

تملك من بعدهم ملوك
بني عباس فكم فيهم
من مقتول ومسلوب
ثم انه عليه السلام
قال هاي هاي الا ياويل
لكوفتكم هذه وما
يحل فيها من السفياني في
ذلك الزمان ياتي اليها
من ناحية هجر بخيل
سباق تقودها اسود ضراغمة
وليوث قشاعمة اوّل اسمه
ش اذا خرج الغلام الاشتر
اذ جلوج الغلام وعالم باسمه
فياتي الى البصرة فيقتل
ساداتها ويسبي حريمها

کہ پہلے تم پر بنی امیہ حکمران ہوں گے پھر
بنی عباس کے بادشاہ ہوں گے۔ ان میں
سے بہت سے قتل ہوں گے اور لوٹے
جائیں گے۔ پھر آپ نے فرمایا ہائے ہائے
وائے ہو تمہارے اس شہر کوفہ پر اور جو
کچھ سفیانی کے ہاتھوں اُس زمانے میں
اس شہر پر ہونے والا ہے۔ جب کہ وہ
ہجر[1] کی طرف سے آئے گا۔ ایسے گھوڑوں
پر جنہیں شیروں جیسے طاقتور بہادر اور
شکاری ہنکار رہے ہوں گے۔ ان کے
سردار کے نام کا پہلا حرف شین ہے۔ یہ
اس وقت ہوگا۔ جب جوان اشتر[2] خروج
کرے گا اور میں اس کے نام سے واقف
ہوں۔ وہ بصرہ آئے گا اور وہاں کے
سرداروں کو قتل کرے گا اور عورتوں کو

---

[1] ہجر بحرین کا ایک شہر ہے اور دوسرے قول کے مطابق یمامہ سے دس روز اور بصرہ سے پندرہ دن کے فاصلہ پر ایک علاقہ ہے۔

[2] اشتر نام بھی ہو سکتا ہے اور صفت بھی۔ گندم گول چہرہ والے کو بھی کہتے ہیں اور اٹھی ہوئی پلکوں والے کو بھی۔

فانی لاعرف بها کم	اسیر کرے گا۔ اور میں بہت سی جنگوں سے
وقعة تحدث بها و	واقف ہوں۔ جو وہاں اور دوسری جگہوں
وبغیرها وتکون بها	پر ہوں گی۔ وہاں ٹیلوں اور پشتوں
وقعات بین تلول واکام	کے درمیان کئی جنگیں ہوں گی۔ پس وہاں
فیقتل بها اسمر و	گندمی رنگ کا ایک شخص قتل کیا جائے
یستعبد بها صنم	گا اور وہاں بُت پوجا جائے گا۔ پھر
ثم یسیر فلا یرجع	وہ حرکت کرے گا اور اسیر عورتوں کو لے
الا بالجرم فعندها	جائے گا۔ اس وقت چیخیں بلند ہونگی
یعلو الصیاح و یقتحم	اور بعض بعض پر حملہ آور ہوں گے۔
بعضها بعضًا فیا ویل	پھر وائے ہو تمہارے کوفہ پر کہ وہ تمہارے
لکوفانکم من نزوله	گھروں میں اُتر جائے گا، تمہاری عورتوں
بدارکم یملك حریکم	کا مالک بن جائے گا اور تمہارے
ویذبح أطفالکم و	بچوں کو ذبح کردے گا اور تمہاری عورتوں
یهتك نساءکم عمره	کی ہتک حرمت کرے گا اس کی عُمر
طویل وشرّه وغزیر	طویل ہے اور اس کا شر کثیر ہے اور
ورجاله ضراغمة و	اس کے مرد شیر ہیں وہ وہاں ایک
تکون له وقعة عظیمة	بڑی جنگ لڑے گا۔ آگاہ ہو جاؤ
الا وانّها فتن یهلك	کہ اس میں فتنے ہیں۔ اس میں
فیها المنافقون والقاسطون	منافقین، حق سے روگردانی کرنے والے

ولیکم اللہ ورسولہ و
الّذین آمنوا الّذین
یقیمون الصلاۃ ویؤتون
الزکاۃ وھم راکعون معاشر
الناس کانّی بطائفۃ منھم
یقولون ان علی ابن ابی طالب
یعلم الغیب وھو الرب الّذی
یحیی الموتی ویمیت
الاحیاء وھو علی کلّ شیءٍ قدیر
کذبوا ورب الکعبۃ ایّھا
الناس قولوا فینا ماشئتم و
اجعلونا مربوبین ألا وانکم
ستختلفون وتتفرقون الا
وان اوّل السنین اذا انقضت
سنۃ مأۃ وثلاثۃ وستون
سنۃ توقعوا أول الفتن
فانھا نازلۃ علیکم ثم
یاتیکم فی عقبھا الدھماء
تدھم الفتن فیھا و

صرف اور صرف اللہ، رسُول اور وہ
مؤمن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں
اور حالتِ رکوع میں زکوٰۃ دیتے ہیں۔
اے لوگو! میں گویا دیکھ رہا ہوں کہ ان
میں کا ایک گروہ کہے گا کہ علی ابن ابی
طالب غیب جانتے ہیں اور وہ رب
ہیں۔ مُردوں کو زندہ کرتے ہیں اور زندوں
کو مارتے ہیں اور وہ ہر شئے کا قادر ہیں
یہ جھوٹے ہیں رب کعبہ کی قسم اے
لوگو! ہمارے بارے میں جو چاہو کہو
لیکن ہمیں بندہ رکھو (خدا نہ بناؤ ہم
بندے ہیں خدا نہیں ہیں) آگاہ ہو جاؤ
کہ تم میں عنقریب اختلاف اور تفرقہ
ہوگا۔ آگاہ ہو جاؤ کہ جب سن ایک سو
ترلیسٹھ ہجری گزر جائے تو یہ مصیبتوں
والے سنوں کا آغاز اور فتنوں کا شروع
ہوگا جو تم پر نازل ہوگا۔ اس کے بعد
اس کے عقب میں دہمار ہے۔ یہ
فتنوں کے ہجوم کا سال ہے۔ پھر

الغزو تغزو باهلها و	غزوہ کا سال ہے جو اپنے زمانے والوں
السقطاء تسقط الاولاد	سے جنگ کرے گا، پھر سقطا رہے۔
من بطون امهاتهم و	جس میں بچے ماؤں کے پیٹ سے ساقط
الكسحاء تكسح فيها	ہو جائیں گے، پھر کسحا رہے، جس میں
الناس من القحط و	لوگ قحط اور رنج و محن سے درماندہ ہو
المحن والفتناء تفتن	جائیں گے۔ پھر فتنا رہے جو اہلِ زمین
بها من اهل الارض و	کو فتنوں میں ڈالدے گا اور نازحہ ہے
النازحة تنزح باهلها	جو لوگوں کو ظلم کی طرف دھکیلے گا اور
الى الظلم والغمراء	غمراء ہے جو لوگوں کو ظلم سے گھیرے گا
تغمر فيها الظلم و	اور منفیہ ہے جو دلوں سے ایمان کو لے
المنفية نفت منهم	جائے گا۔ اور کراء ہے جس میں جنگی سوار
الايمان والكراء كرت	حملہ آور ہوں گے ہر طرف سے۔ اور
عليهم الخيل من كل	برشاء ہے جس میں بروص شخص خراسان
جهة والبرشاء يخرج	سے خروج کرے گا۔ اور سوٗلاء ہے۔
فيها الابرش من خراسان	جس میں پہاڑوں کا حکمران خروج کریگا
والسؤلاء يخرج فيها	اور سمندری جزیروں تک آکر لوگوں کو
ملك الجبال الى جزائر	مقہور کرے گا، پھر خدا ان جزیروں کے
البحر يقهرهم ثم يؤيدهم	باشندوں کو نصرت عطا کرے گا۔
الله بالنصر عليه ثم تخرج	پھر اس کے بعد عرب خروج کریں گے

نجد ذلك العرب ويخرج
صاحب علم اسود على البصرة
فتقصده الفتيان الى الشام
ثم العناء عنت الخيل
بأعنتها فى ديار البصرة و
والطحناء الاقوات من
كل مكان والفاتنة تفتن
اهل العراق والمرحاء
تمرح الناس الى اليمن
والسكتا تسكت الفتن
بالشام والحدراء
انحدرت الفتن الى
الجزيرة المعروفة
اوال قبال البحرين
والطموع تطسح الفتن
فى خراسان والجوراء
جارت الفتن بأرض
فارس والهوجاء هاجت
الفتن بارض الخط والطولاء

اور سیاہ پرچم والا بصرہ پر خروج کرے
گا، پس جوان (گروہ) اُس کی طرف
قصد کرے گا اور شام تک اس کا
تعاقب کرے گا اور عنّا ہے، جس
میں سوار بصرہ کے علاقے میں شدت
کے ساتھ داخل ہوں گے اور طحنار
ہے جو لوگوں کے رزق کو ہر علاقے میں
پیس کے رکھ دے گا اور فاتنہ ہے
جو عراقیوں کو فتنہ میں ڈال دے گا اور
مرحاء ہے جو لوگوں کو غریب کر کے
یمن لے جائے گا اور سکتا ر ہے جس
میں شام میں فتنے بند ہوں گے اور
حدراء ہے جب فتنے رواں میں اتریں
گے جو بحرین کے بالمقابل مشہور جزیرہ
ہے اور طموح ہے، جب خراسان میں
شدید فتنے ہوں گے اور جورام ہے۔
جب فتنے زمین فارس پر ستمگری کریں
گے اور ہوجار ہے جب سرزمین خط
پر فتنوں کا ہیجان ہوگا اور طولار ہے

طالت الخيل على الشام
والمنزلة نزلت الفتن
بارض العراق والطائرة
تطايرت الفتن بارض
الرّوم والمتصلة اتصلت
الفتن بارض الرّوم والمحربة
(والمهيجة) هاجت الاكراد
من شهرزور والمرملة
ارملت النساء من العراق
والكاسرة تكسرت
الخيل على اهل الجزيرة و
والنّاحرة نحرت الناس با
الشام والطامة طمحت الفتنة
بالبصرة والقتالة قتلت
النّاس على القنطرة برأس
العين والمقبلة أقبلت
الفتنة الى ارض اليمن والحجاز

جب جنگیں شام میں طویل ہوں گی
اور منزلہ ہے۔ جب فتنے عراق میں
نازل ہوں گے اور طائرہ ہے جب
فتنے سرزمین رُوم پر پرواز کریں گے۔
اور متصلہ ہے۔ جب فتنے سرزمینِ روم سے
متصل ہو جائیں گے اور محربہ ہے جب
شہرزور میں کردہیجان میں آئیں گے
اور مرملہ ہے کہ عراق کی عورتیں بیوہ
ہو جائیں گی اور کاسرہ ہے کہ فوجی اہلِ
جزیرہ کو توڑ کر رکھ دیں گے اور ناحرہ
ہے کہ لوگ شام میں نحر ہوں گے اور
طامحہ ہے کہ بصرہ میں فتنہ شدید ہو
گا اور قتالہ ہے کہ جب لوگ راس
العین[1] میں پُل کے اُوپر قتل ہوں گے
اور مقبلہ ہے کہ فتنے یمن و حجاز کی طرف
متوجہ ہوں گے اور صردخ ہے جو
عراقیوں پر اس طرح چیخے گا، کہ انھیں

---

[1] راس العین حرّان اور نصیبین کے درمیان مشہور شہر ہے۔

وقعة بالبطحاء ووقعة
بالديورة ووقعة بالصفصف
ووقعة على الساحل ووقعة
بدارين ووقعة بسوق
الجزارين ووقعة بين السكك
ووقعة بين الزارقة ووقعة
بالجرار ووقعة بالمدارس
ووقعة بتاروت ألا يا ويل
لهجر وما يحل بها مما يلي
سورها من ناحية الكرخ
ووقعة عظيمة بالعطر تحت
التليل المعروف بالحسيني
ثم بالفرحة ثم بالقزوين
ثم بالاراكة ثم بأم خنور
ألا يا ويل نجد وما يحل بها

بطحا[1] میں دوسرا دیورہ میں، ایک واقعہ
صفصف میں ایک ساحل پر ایک
دارین میں ایک اونٹ کا گوشت
بیچنے والوں کے بازار میں ایک گلی
کوچوں میں ایک لوگوں کے ہجوم میں
ایک جرارہ میں ایک مدارس میں اور
ایک تاروت میں اور وائے ہو ہجر
پر کہ کرخ کی طرف سے اس کی شہر
پناہ پر جو کچھ ہوگا اور عظیم واقعہ قطر[2]
میں ہوگا جو ایک ٹیلے کے نیچے ہوگا
جس کا نام حسینی ہے۔ پھر اس کے
بعد ایک واقعہ فرج[3] میں ہوگا۔ پھر
قزوین میں ہوگا۔ پھر اراکہ میں پھر
امّ خنور میں۔ وائے ہو نجد پر کہ قحط
اور مہنگائی ہوگی میں وہاں کے بڑے

---

[1] سنگریزوں والی زمین کا نام ہے۔ دیورہ کو دبیرہ پڑھا گیا ہے اور یہ بحرین کا ایک گاؤں ہے۔ صفصف انہی علاقے کا ایک شہر ہے۔

[2] قطر بحرین کے قریب عمان اور عقیر کے درمیان واقع ہے

[3] فرج فارس کا ایک شہر ہے اور اراک قزوین کے قریب ایک شہر ہے۔

من القحط والغلاء ولانى
لاعرف بها وقعات عظام
بين المسلمين الا يا ويل البصرة
ومايحل بها من الطاعون ومن
الفتن يتبع بعضها بعضا وانى
لاعرف وقعات عظام بواسط
ووقعات مختلفات بين
الشطّ والمجينبة ووقعات بين
الحوينات الا يا ويل بغداد
من الرى من موت وقتل
وخوف يشمل اهل العراق اذا
حل فيها بينهم السيف فيقتل
ماشاءالله وعلامة ذلك اذا
ضعف سلطان الرّوم وتسلطت
العرب ودبت النّاس الى الفتن
كدبيب النّمل فعند ذلك

بڑے واقع جانتا ہوں جو مسلمانوں کے
درمیان ہوں گے۔ وائے ہو بصرہ پر کہ وہاں
طاعون ہوگا اور پے درپے فتنے ہونگے
اور میں وہ عظیم واقعات جانتا ہوں جو
واسط میں ہوں گے اور مختلف واقعات
جو شط فرات اور مجینبہ[1] کے درمیان
ہوں گے اور وہ واقعے جو عونیات[2] میں
ہوں گے اور وائے ہو بغداد پر رے
کی طرف سے کہ موت ہوگی قتل ہوگا۔
اور خوف ہوگا جو اہل عراق پر محیط ہوگا
اس وقت ہوگا جب ان کے درمیان
تلوار چلے گی۔ پس اتنے قتل ہوں گے
جتنے خدا چاہے گا اور اس کی علامت
یہ ہے کہ جب روم کا بادشاہ کمزور ہو جائے
گا اور عرب مسلط ہو جائیں گے اور
لوگ فتنوں کی طرف چلنے لگیں چیونٹیو

---

[1] مجینبہ عراق و یمن کے درمیان واقع ہے۔

[2] عوینہ یمامہ کا ایک گاؤں ہے۔

بها خمس وقعات عظام فأول
وقعة منها على ساحل بحرها
قريب من برها والثانية مقابلة
كوشا والثالثة من قرنها الغربي
والرابعة بين الزولتين والخامسة
مقابلة برها الا يا ويل لاهل البحرين
من وقعات تترادف عليها من
كل ناحيه ومكان فتؤخذ
كبارها وتسبى صغارها و
لاني لاعرف بها سبعة وقعات
عظام فأول وقعة فيها في
الجزيرة المنفردة عنها من قرنها
الشمالي الغربي وبين الابله
والمسجد وبين الجبل العالي
وبين التلتين المعرف بجبل
حبوة ثم يقبل الكرخ بين
التل والجادة وبين شجرات

تیسرا مغربی علاقے میں چوتھا زولتین[1]
کے درمیان پانچواں میدانی علاقے کے
بالمقابل ہوگا، وائے ہو اہل بحرین پر
کہ ان پر پے در پے تباہیاں آئینگی
ہر جانب سے ان کے بڑے اچک
لیے جائیں گے اور چھوٹے اسیر ہوں
گے۔ میں وہاں سات واقعے جانتا
ہوں۔ پہلا اس جزیرہ میں جو شمال
کی طرف الگ واقع ہے۔ جس کا نام
سماہیج ہے، دوسرا قاطع میں چشمہ
شہر کی نہر کے درمیان، شمال مغربی
حصہ میں، ابلہ اور مسجد کے درمیان
بلند پہاڑ کے درمیان، دو ٹیلوں کے
درمیان جو جبل حبوہ کے نام سے
مشہور ہیں۔ پھر کرخ کی طرف
آئے گا ٹیلہ اور راستہ کے درمیان
اور بیر کے درختوں کے درمیان

---

[1] کوشا کے قریب کے دو چھوٹے دیہات ہیں اور سماہیج عمان اور بحرین کے درمیان ایک جزیرہ ہے۔

النیق المعروفة بالبدیرات
(بالسدیرات) بجانب سطر
الماجی ثمّ الحورتین وهی
سابعة الطامة الکبری و
علامة ذلک یقتل فیها
رجل من اکابر العرب فی
بیته وهو قریب من
ساحل البحر فیقطع رأسه
بامر حاکمها فتخیر العرب
علیه فتقتل الرجال وتنهب
الاموال فتخرج بعد ذلک
العجم علی العرب ویتبعونهم
الی بلاد الخط الا یا ویل
لاهل الخط من وقعات
مختلفات یتبع بعضا فأولها

جو بدیرات یا سدیرات کہلاتے ہیں
ماجی کی نہر کی طرف پھر حورتین کی طرف[1]
اور یہ ساتویں بڑی مصیبت ہے اور
اس کی علامت یہ ہے کہ ایک سرکردہ
عرب جو اکابر میں ہوگا اپنے گھر میں
قتل کیا جائے گا اور اس کا گھر ساحل
بحر کے قریب ہوگا۔ وہاں کے حاکم
کے حکم سے اس کا سر قلم کیا جائے گا
تو عرب اس پر مشتعل ہو جائیں گے
پس بہت سے مرد قتل ہوں گے اور مال
لوٹا جائے گا اس کے بعد عجم عرب
پر خروج کریں گے اور خط[2] کے شہروں
تک ان کا پیچھا کریں گے۔ وائے
ہو خط والوں پر کہ ان پر پے در پے
مختلف واقعے وارد ہوں گے پہلا

---

[1] حورتین مذکورہ علاقے کی دو وادیوں کا نام ہے۔

[2] خط وہ علاقہ ہے جہاں کے خطی نیزے مشہور ہیں قطر اور قطیف وغیرہ اس کے قریبی علاقے ہیں۔

تخرج العجم على العرب
ويملكون البصرة الا يا ويل
لقسطنطين (لفلسطين) ومايحل
بها من الفتن التى لا تطاق
الا يا ويل لاهل الدّنيا
ومايحل بها من الفتن
فى ذالك الزمان وجميع
البلدان الغرب والشرق
والجنوب والشمال ألا
وانه تركب النّاس بعضهم
علىٰ بعضٍ وتتوائب عليهم
الحروب الدائمة وذٰلك
بما قدمت ايديهم وما
ربّك بظلام للعبيد ثُمّ
انه عليه السّلام قال لاتفرحوا
بالمخلوع من ولد العباس يعنى
المقتدر فانه أول علامة
التغيرا لاوانى أعرف ملوكهم
من هذا الوقت الىٰ ذلك الزمان

کی طرح تو اس وقت عجم عرب پر خروج
کریں گے اور بصرہ پر غالب آجائیں گے
وائے ہو فلسطین پر کہ نا قابلِ برداشت
فتنے وہاں وارد ہوں گے۔ اہلِ دُنیا پر
وائے ہو کہ اس زمانے میں فتنے وارد
ہوں گے۔ تمام شہروں میں مغرب میں
مشرق میں جنوب میں شمال میں آگاہ ہو
جاؤ کہ لوگ ایک دوسرے پر سوار
ہو جائیں گے اور مسلسل جنگیں ان پر
جست کرتی رہیں گی اور یہ سب کچھ
ان کے اپنے ہاتھوں کا کیا ہوگا اور
تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم نہیں کرتا
پھر آپ نے فرمایا کہ بنی عباس میں
جو خلافت سے خلع ہوا یعنی مقتدر باللہ
اس پر خوشی نہ منانا وہ تو تغیّر کی علامت
ہے۔ آگاہ ہو جاؤ کہ میں ان کے
بادشاہوں کو اس وقت سے اُس
زمانے تک پہچانتا ہوں۔ اتنے میں
قعقاع نامی ایک شخص کھڑا ہو گیا

اغنياءكم وقلة وفاكم
انّا لله وانّا اليه راجعون"
من اهل ذلك الزّمان
تحل فيهم المصائب ولا
يتعظون بالنوائب ولقد
خالط الشيطان أبدانهم
وربع في ابدانهم
وولج في دمائهم و
يوسوس لهم بالافك
حتى تركب الفتن
الامصار ويقول المؤمن
المسكين المحب لنا
انى من المستضعفين و
وخير النّاس يومئذٍ
من يلزم نفسه
ويختفي في بيته عن
مخالطة النّاس نفسه
والّذي يسكن قريبًا
من بيت المقدس

تمہارے سرمایہ دار متکبّر ہوں گے اور
تمہاری وفا کم ہوگی" انا للہ وانّا
الیہ راجعون" پڑھتا ہوں۔
اس زمانے کے لوگوں کے لیے، کہ
ان پر مصیبتیں ٹوٹ کر آئیں گی اور
وہ ان آفات سے عبرت حاصل
نہیں کریں گے۔ شیطان ان کے
جسموں میں مخلوط ہوگا، ان کے بدنوں
کے اندر داخل ہو جائے گا۔ ان کے
خون میں دوڑے گا اور انہیں جھوٹ
بولنے کا وسوسہ کرے گا۔ یہاں تک
کہ فتنے شہروں پر سواری کریں گے
اور مسکین مومن ہمارا چاہنے والا کہے گا
کہ میں کمزوروں میں سے ہوں۔ اس
زمانے میں بہترین انسان وہ ہوگا
جو اپنے نفس کی حفاظت کرے اور
لوگوں سے معاشرت چھوڑ کر اپنے
گھر میں مخفی رہے اور وہ جو بیت
المقدس میں اس لیے سکونت کرے

طالبا الانبیاء(ع) معاشر
النّاس لا یستوی الظالم
والمظلوم ولا الجاهل والعالم
ولا الحق والباطل ولا العدل
والجور الا وان له شرایع
معلومة غیر مجهولة
ولا یکون نبی الا وله اهل
بیت ولا یعیش اهل بیت
نبی الا ولهم أضداد یریدون
اطفاء نورهم ونحن اهل
نبیکم ألا وان دعوکم
الی سبنا فسبونا وان دعوکم
الی شتمنا فاشتمونا وان دعوکم
الی لعننا فالعنونا وان دعوکم
الی البراءة منا فلا تتبرأوا
منا ومدوا اعناقکم
للسیف واحفظوا
یقینکم فانه من
تبرأ منا بقلبه تبرأ

کہ وہ آثار انبیاء کا خواہشمند ہو۔ اے
لوگو! برابر نہیں ہو سکتے۔ ظالم اور مظلوم
اور نہ جاہل اور عالم اور نہ حق وباطل اور
نہ عدل وظلم برابر ہو سکتے ہیں۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اللہ کی شریعتیں آشکارا ہیں۔
مجہول نہیں ہیں اور کوئی نبی ایسا نہیں
جس کے اہل بیت نہ ہوں اور اہل بیت
زندگی نہیں کرتے۔ مگر یہ کہ ان کے
مخالفین اور دشمن ان کے نور کو
بجھانے کی کوشش کرتے ہیں اور ہم
تمہارے نبیؐ کے اہل بیت ہیں۔ دیکھو!
اگر وہ کہیں کہ تم ہمیں دشنام دو تو دشنام
دے دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم پر ناروا
کہو تو کہہ دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل
بیت کو رحمتِ خدا سے دور کہو تو کہہ
دینا اور اگر وہ کہیں کہ ہم اہل بیت
سے برائت کا اظہار کرو تو نہ کرنا اور
اپنی گردنوں کو تلوار کے نیچے رکھ دینا
اور اپنے یقین کی حفاظت کرنا اس

الله منه ورسوله الا	لیے کہ جو شخص بھی دل سے ہم لوگوں سے
وانّهٗ لالحقنا سب	برارت کرے اس سے خدا ورسُول ص
ولا شتم ولا لعن ثم	برارت کرتے ہیں۔ آگاہ ہو جاؤ کہ کوئی
قال فیا ویل مساکین	دشنام اور حرفِ ناروا ہم تک نہیں پہنچتا
هٰذا الامّة وهم	نہ رحمتِ خدا سے دوری پہنچتی ہے۔ پھر
شیعتنا ومحبونا	فرمایا کہ افسوس ہے اس امت کے
وهم عند النّاس	مسکینوں پر اور یہ لوگ ہماری پیروی کرنے
کفار وعند الله ابرار	والے اور ہمارے چاہنے والے ہیں۔ یہ
وعند النّاس کاذبین	لوگ لوگوں کے نزدیک کافر ہیں اور خدا
وعند الله صادقین	کے نزدیک نیک ہیں لوگوں کے نزدیک
وعند الناس ظالمین	جھُوٹے ہیں اور خدا کے نزدیک سچے
وعند الله مظلومین	ہیں اور لوگوں کے نزدیک ظالم ہیں
وعند الناس جائرین	اور خدا کے نزدیک مظلوم ہیں۔ لوگوں کے
وعند الله عادلین	نزدیک جور کرنے والے اور خدا کے
وعند الناس خاسرین	نزدیک عادل ہیں اور لوگوں کے
وعند الله رابحین	نزدیک خسارہ میں ہیں اور خدا کے
فازوا والله بالایمان	نزدیک فائدے میں ہیں یہ لوگ خدا کی
وخسر المنافقون	قسم کامیاب ہیں اور منافق خسارے
معاشر الناس انما	میں ہیں۔ اے لوگو! تمہارے ولی

والصروخ مصرخة اهل العراق
فلا تأمن لهم والمستمعة
اسمعت اهل الايمان في
منامهم والسابحة سبحت
الخيل في القتل الى أرض الجزيرة
والاكراد يقتل فيها رجل من
ولد العباس على فراشه والكرباء
امات المؤمنين بكربهم
وحسراتهم والغامرة غمرت
الناس بالقحط والسائلة سال
النفاق في قلوبهم والغرقاء
تغرقت اهل الخط والحرباء
نزل القحط بارض الخط و
هجر كل ناحية حتى ان
السائل يدور ويسأل فلا
أحد يعطيه ولا يرحمه احد
والغالية تغلو طائفة من
شيعتي حتى يتخذوني ربا و اني
بري مما يقولون والمكشاء

امن نہیں ہوگا اور مسمعہ ہے جو اہلِ ایمان
کو خواب میں بات سنائے گا اور سابحہ
ہے جب فوجیں اہلِ جزیرہ اور کردوں
کو قتل کرنے کے لیے سمندروں پر تیرتی
ہوئی جائیں گی۔ اس سال بنی عباس
کا ایک مرد اپنی خواب گاہ میں قتل
ہوگا اور کربا ر کہ مؤمنین کرب و حسرت
سے مر جائیں گے اور غامرہ ہے کہ قحط
لوگوں کو گھیر لے گا اور سائلہ ہے کہ نفاق
دلوں میں جاری ہوگا اور غرقائ ہے کہ اس
سال اہلِ خط غرق ہو جائیں گے اور حربار
ہے کہ خط والوں اور ہجر والوں پر قحط وارد
ہوگا۔ ہر علاقے میں یہاں تک کہ مانگنے
والا چکر لگائے گا۔ نہ کوئی اسے کچھ دے
گا اور نہ رحم کھائے گا اور غالیہ ہے کہ
میرے متبعین میں سے ایک گروہ غلو
کرے گا اور مجھے خدا بنا لے گا اور یقینی
طور پر ان کے قول سے بری اور بیزار
ہوں۔ اور مکشار ہے کہ لوگ رُک

قريبا ينادي فيها الصارخ
مرتين الا وان الملك
في آل علي ابن ابي طالب فيكون
ذلك الصوت من جبريل
ويصرخ ابليس لعنه الله ألا
وان الملك في آل ابي سفيان
فعند ذلك يخرج السفياني
فيتبعه مأة الف رجل ثم
ينزل بأرض العراق فيقطع مابين
جلولا وخانقين فيقتل فيها
الفجفاج فيذبح كما يذبح
الكبش ثم يخرج شعيب بن
صالح من بين قصب واجام
فهو اعور المخلد فالعجب
كل العجب مابين جمادى
ورجب مما يحل بارض
الجزائر وعندها يظهر

جائیں گے۔ پس قریب ہے کہ منادی
آواز دے سال میں دو بار کہ ملک آلِ
علی ابن ابی طالب میں ہے وہ آواز
جبرئیل کی ہوگی اور ابلیس ملعون آواز دیگا
کہ ملک آلِ ابوسفیان میں ہے۔ پس
اس وقت سفیانی خروج کرے گا اور
ایک لاکھ افراد اس کی پیروی کریں گے
پھر وہ عراق میں وارد ہوگا۔ پھر جلولا[1]
اور خانقین کے درمیان راہ منقطع کر
دے گا۔ اور خانقین میں ایک نبان
آور شخص کو قتل کرے گا۔ وہ شخص مینڈھے
کی طرح ذبح ہو جائے گا۔ پھر شعیب
ابن صالح سینستان اور سرکنڈوں
کے علاقے سے خروج کرے گا۔ وہ ایک
کانا شخص ہوگا پس تعجب ہے اور
سارا تعجب ہے ماہ جمادی
اور ماہ رجب میں جو کچھ کہ ارضِ

---

[1] جلولا بغداد کے قریب ایک قصبہ ہے اور خانقین ایران کی سرحد پر واقع عراقی شہر ہے

المفقود من بين التل	جزائر میں ہوگا۔ اس وقت گم شدہ
يكون صاحب النصر فيواقعه	ظاہر ہوگا ٹیلے کے درمیان سے وہ
في ذلك اليوم ثم يظهر	صاحب نصرت ہوگا اور وہ اس دن
برأس العين رجل اصفر	کانے سے جنگ کرے گا۔ پھر راس
اللون على راس القنطرة	العین میں زرد رنگ کا ایک شخص پل
فيقتل عليها سبعين الف	پر ظاہر ہوگا اور ستّر ہزار ایسے اشخاص
صاحب محلا وترجع الفتنة	کو قتل کرے گا جو اسلحوں سے لیس ہونگے
الى العراق وتظهر فتنة	اور فتنہ عراق کی طرف پلٹے گا اور فتنہ
شهرزور وهي الفتنة	شہر[1] زور میں ظاہر ہوگا یہ عظیم ترین آفت
الصماء والداهية العظمى	اور بھیانک بلا ہوگی جس کا نام ہلہم یا
والطامة الدهما المسماة	ہلیم ہوگا۔ راوی نے کہا پھر ایک جماعت
يالهلهم قال الراوي فقامت	اُٹھ کر کھڑی ہوگئی اور کہنے لگی یا امیر
جماعة وقالوا يا امير المومنين	المومنین! یہ بھی بتلادیں کہ یہ اصفر (زرد
بين لنا مَنْ اين يخرج هذا	رنگ والا) کہاں سے خروج کرے گا اور
الاصفر وصف لنا صفته فقال	اس کے وصف ہمیں بتلاویں۔ آپ
عليه السلام اصفه لكم	نے ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں اس کا وصف
مديد الظهر قصير	بتلاتا ہوں۔ اس کی پیٹھ چوڑی ہے

---

[1] شہرزور ہمدان کے گردوں کا پہاڑی علاقہ ہے۔

الساقين سريع الغضب يواقع	پنڈلیاں چھوٹی ہیں، جلد غصّہ کرنے والا
اثنتين وعشرين (اثنی عشرة)	ہے۔ بائیس یا بارہ[1] جنگیں لڑے گا۔ وہ
وقعة وهو شيخ كردي	وہ ایک کردی بوڑھا ہے، خوش شکل
بهي طويل العمر تدين له	اور طویل العمر ہے۔ رُوم کے حکمران
ملوك الروم ويجعلون	اس کے عقیدے پر آجائیں گے اور
خدودهم وطاءهم على	اپنی عورتوں کو اپنے سپروں کے نیچے
سلامة من دينه وحسن يقينه	قراردیں گے۔ وہ اپنے دین کی سلامتی
وعلامة خروجه بنيان	رکھتا ہے۔ اس کا یقین اچھا ہے۔ اس
مدينة الرّوم على ثلاثة	اس کے خروج کی نشانی یہ ہے۔ کہ شہر
من الثغور تجدد على يده	روم کی بنیاد تین سرحدوں پر اس کے
ثم يخرب ذلك الوادي	ہاتھوں تجدید پائے گی۔ پھر اس
الشيخ صاحب السّراق	وروی کو ایک بوڑھا صاحب سرّاق
المستولي على الثغور ثم	تباہ کردے گا جو سرحدوں پر غالب
يملك رقاب المسلمين	آجائے گا۔ پھر وہ مسلمانوں کا مالک بن
وتنضاف اليه رجال الزوراء	جائے گا اور بغداد کے لوگ اس کے
وتقع الواقعة ببابل	لیے مزید اضافہ ہوں گے۔ پھر

---

[1] یہ تردید یا تو لوح محو واثبات کی روشنی میں خود امام کی طرف سے اور اگر آپ کی طرف سے نہیں ہے تو پھر راوی کا سہو ہے۔ واللہ اعلم۔

فیهلك فیها خلق كثیر و	بابل[1] میں شدید جنگ ہوگی جس میں خلق
یكون خسف كثیر و	کثیر ہلاک ہوگی اور بکثرت زمینیں دھنس
و تقع الفتنة بالزوراء	جائیں گی اور بغداد میں فتنہ واقع ہوگا
ویصیح صائح الحقوا	اور پکارنے والا پکارے گا کہ فرات کے
باخوانكم بشاطی الفرات	کنارے اپنے بھائیوں کے ساتھ ملحق ہو
وتخرج اهل الزوراء كدبیب	جاؤ۔ پھر اہلِ بغداد چیونٹیوں کی طرح
النمل فیقتل بینهم خمسون	اپنے گھروں سے نکلیں گے۔ ان میں
الف قتیل وتقع الهزیمة	سے پچاس ہزار افراد قتل ہوں گے
علیهم ویلحقون الجبال	پھر شکست کھا کر پہاڑوں میں پناہ
ویقع باقیهم الی الزوراء ثم	لیں گے اور باقی ماندہ بغداد آجائیں گے
یصیح صیحة ثانیة فیخرجون	پھر پکارنے والا دوسری بار پکارے گا
فیقتل منهم كذالك	وہ پھر باہر آئیں گے اور اُسی طرح قتل
فیصل الخبر الی الارض الجزائر	ہوں گے پھر سرزمین جزائر تک خبر
فیقولون الحقوا باخوانكم	پہنچے گی تو وہ کہیں گے اپنے بھائیوں
فیخرج منهم رجل اصفر	تک پہنچو تو ان کے درمیان سے ایک
اللون ویسیر فی عصائب	زرد رنگ کا شخص خروج کرے گا اور

---

[1] حلہ شہر عراق میں ہے۔ اس کے قریب ہی بابل کے کھنڈرات موجود ہیں اب حلہ کا جدید نام بھی بابل ہے۔

الی ارض الخط وتلحقه اهل
هجر واهل نجد ثم
يدخلون البصرة فتحلق
به رجالها ولم يزل يدخل
من بلد الی بلد حتی
يدخل مدينة حلب وتكون
بها وقعه عظيمة فيمكثون
فيها مائة يوم ثم انه
يدخل الاصفر الجزيرة و
يطلب الشام فيواقعه وقعة
عظيمة خمسة وعشرون
يوما ويقتل فيما بينهم
خلق كثير ويصعد جيش
العراق الی بلاد الجبل
وينحدر الاصفر الی الكوفة
فيبقى فيها فيأتی خبر من الشام
انه قد قطع على الحاج فتعد

بہت سے گروہوں کے ساتھ سرزمینِ خط
پر آئے گا اور اہلِ ہجر اور اہلِ نجد بھی اس
سے ملحق ہو جائیں گے۔ پھر یہ لوگ بصرہ میں
داخل ہوں گے تو اہلِ بصرہ ان کے ساتھ
ہو جائیں گے۔ پھر ایک شہر سے دوسرے
میں داخل ہوتے ہوئے حلب پہنچیں
گے اور وہاں بڑی ہولناک جنگ ہو گی
وہاں وہ سو دنوں تک رہیں گے پھر
اصفر (زرد رنگ والا) جزیرہ میں داخل
ہو گا اور شام کو حاصل کرنے کے لیے
بڑی بھیانک جنگ کرے گا۔ جو پچیس
دن رہے گی اور خلقِ کثیر قتل ہو گی۔ پھر
عراق کی فوج بلادِ جبل[1] پر چڑھائی کرے
گی اور اصفر کوفہ آئے گا اور وہیں رہے
گا کہ شام سے خبر آئے گی کہ حاجیوں کے
لیے رستہ بند ہو گیا اس وقت حاجی مکہ
جانے سے روک دیئے جائیں گے اور

---

[1] بلادِ جبل کردوں کے علاقے کا نام ہے۔

ذلك يمنع الحاج جانبه فلا يحج
أحد من الشام ولا من العراق
ويكون الحج من مصر ثم
ينقطع بعد ذلك ويصرخ
صارخ من بلد الروم انه قد
قتل الاصفر فيخرج الى
الجيش بالروم في الف سلطان
وتحت كل سلطان مأة الف
مقاتل صاحب سيف محلى و
ينزلون بارض ارجون قريب
مدينة السوداء ثم ينتهى الى جيش
المدينة الهالكة المعرفة بام
الثغور الذى نزلها سام بن نوح
فتقع الواقعة على بابها فلا يرحل
جيش الروم عنها حتى يخرج عليهم

شام اور عراق سے کوئی بھی حج نہ کر سکے
گا۔ البتہ مصر سے حج ہوگا۔ پھر اس کے
بعد حج کا راستہ بند ہو جائے گا اور ایک
چیخنے والا روم کی طرف چیخے گا کہ اصفر
(زرد رنگ والا) مارا گیا۔ پھر وہ خروج
کرے گا اور روم کی فوج کی طرف جو ہزار[1]
سالاروں پر مشتمل ہوگی اور ہر سالار کے
تحت ایک لاکھ اسلحہ والے سپاہی ہوں
گے یہ لوگ سرزمین ارجون[2] اور شہر سودا[3]
کے قریب اتریں گے۔ پھر یہ تباہ شدہ
شہر ام الثغور تک پہنچیں گے۔ یہ وہ شہر
ہے کہ سام بن نوح نے یہاں قیام کیا
تھا۔ پھر اس شہر کے دروازے پر
بہت بڑی جنگ ہوگی اور روم کی
فوج وہاں سے کوچ نہیں کرے گی۔

---

[1] عبارت کا ایک دوسرا مفہوم یہ ہے کہ اصفر (زرد رنگ والا) ہزار سالاروں کے ساتھ خروج کرے گا۔

[2][3] مدینہ السوداء اندلس میں ہے اور اس کے قریب ہی شہر ارجون ہے۔

رجل من حيث لا يعلمون و
معه جيش فيقتل منهم
مقتلة عظيمة وترجع
الفتنة الى الزوراء فيقتل
بعضهم بعضًا ثمّ تنتهي
الفتنة فلا يبقي غير خليفتين
يهلكان في يوم واحد
فيقتل احدهما في
الجانب الغربي والاخر
في الجانب الشرقي فيكون
ذلك فيما يسمعونه اهل
الطبقة السابعة فيكون
في ذلك خسف كثير و
كسوف واضح فلا ينهيهم
ذلك عمّا يفعلون من
المعاصي قال فقام اليه
ابن يقطين وجماعة من وجوه
اصحابه وقالوا يا امير المؤمنين
انك ذكرت لنا السفياني

پھر ان کے خلاف ایک مرد ایسی جگہ سے
خروج کرے گا جس کا فوجیوں کو علم
نہیں ہوگا۔ اس کے ساتھ لشکر ہوگا۔
پھر بڑی قتل و غارت ہوگی۔ پھر فتنہ
بغداد کی طرف پلٹے گا اور لوگ ایک
دوسرے کو قتل کریں گے۔ پھر فتنہ اپنے
انجام تک آجائے گا اور صرف دو خلیفہ باقی
رہ جائیں گے اور وہ دونوں ایک ہی
دن قتل ہو جائیں گے ایک بغداد کے
مغرب میں اور دوسرا مشرقی علاقے
میں۔ یہ اُس میں ہوگا جسے ساتویں طبقہ
کے لوگ سنیں گے۔ اس وقت بکثرت
خسف (زمین کا دھنسنا) واقع ہوگا
اور واضح سورج گہن واقع ہوگا۔ کوئی
اس عہد کے گناہگاروں کو گناہ سے
منع کرنے والا نہ ہوگا۔ پھر ابن یقطین اور
سرکردہ اصحاب میں سے کچھ لوگ
کھڑے ہو گئے اور کہنے لگے کہ یا امیر
المومنین! آپ نے ہمیں سفیانی شامی

الشامی وتريد ان تبين لنا
أمره قال قد ذكرت
خروجه لكم آخر السنة
الكائنة فقالوا اشرحه
لنا فان قلوبنا قد
ارتاعت حتى تكون على
بصيرة من البيان قال عليه
السلام علامة خروجه
تختلف ثلاث رايات
راية من العرب فياويل
المصر وما يحل بها
منهم وراية من البحرين
من جزيرة أوال من
أرض فارس وراية من
الشام فتدوم الفتنة
بينهم سنة ثم يخرج
رجل من ولد العباس
فيقولون أهل العراق
قد جاءكم قوم حفات

کے بارے میں بتلایا۔ اب ہماری خواہش
ہے کہ آپ اس کے عمل کے بارے میں
کچھ بتلائیں۔ فرمایا کہ میں نے تمھیں بتلا
دیا کہ اس کا خروج فتنوں کا آخری سال
میں ہے۔ لوگوں نے کہا کہ آپ تفصیل
بتلایئے، ہمارے دل خوف زدہ ہیں۔
ہم آپ کے بیان سے بصیرت حاصل
کرنا چاہتے ہیں۔ آپ نے فرمایا۔ کہ
اس کے خروج کی نشانی تین پرچموں کا
اختلاف ہے ایک پرچم عرب کا ہے
وائے ہو مصر والوں پر جو عرب کے
ہاتھوں انہیں پہنچے گا۔ اور ایک پرچم
بحرین کے جزیرۂ اوال سے بلند ہوگا۔
جو سرزمین فارس سے ہے اور ایک
پرچم شام سے بلند ہوگا۔ پس ان کے
درمیان ایک سال تک فتنہ رہے گا
پھر بنی عباس سے ایک مرد خروج کرے
گا تو اہل عراق کہیں گے کہ تمہارے
پاس ایسی قوم آئی ہے جو پا برہنہ

اصحاب أهواء مختلفة
فتضطرب اهل الشام و
فلسطين ويرجعون الى رؤساء
الشام ومصر ويقولون
اطلبوا ولد الملك فيطلبوه
ثم يوافقوه بغوطة دمشق
بموضع يقال له صرتا فاذا
حل بهم اخرج اخواله بني
كلاب وبني دهانة ويكون
له بالواد اليابس عدة
عديد ويقولون له
يا هذا ما يحل لك
أن تضيع الاسلام اما ترى
الى الناس فيه من الاهوال
والفتن فاتق الله واخرج
لنصر دينك فيقول
أنا لست بصاحبكم

ہے اور مختلف خواہشات رکھنے والی
ہے تو شام و فلسطین کے لوگ ان کی
آمد کی خبر سے مضطرب ہوں گے اور شام
ومصر کے بڑوں سے رجوع کریں گے
تو وہ کہیں گے کہ حکمران کے بیٹے کو بلاؤ
وہ اسے بلائیں گے اور غوطۂ دمشق کے
علاقہ حرستا[1] میں اس سے ملاقات
کریں گے پس جب وہ ملاقات
کرے گا تو وہ اپنے ننہیالیوں کو جو
بنی کلاب اور بنی دھانہ سے ہوں
گے، نکال دے گا اور اس کے لیے
وادی یابس میں ایک معتدبہ تعداد
ہوگی۔ وہ لوگ اس سے کہیں گے۔
کہ اے شخص تیرے لیے جائز نہیں ہے،
کو تو اسلام کو ضائع کردے، تو لوگوں کو
نہیں دیکھتا کہ کتنے ہول اور فتنہ میں
ہیں تو اللہ کا تقوی اختیار کر اور اپنے

---

[1] حرستا دمشق کے قریب ایک آباد قصبہ ہے۔

فيقولون له ألست
من قريش ومن
اهل بيت الملك
القائم اما تتحصب
لاهل بيت نبيك
وما قد نزل بهم من
الذل والهوان منذ زمان
طويل فانك ماتخرج
راغبا بالاموال ورغيد
العيش بل محاميا
لدينك فلا يزال القوم
يختلفون وهو اوّل
منبر يصعده ثم يخطب
و يامرهم بالجهاد و
يبايعهم على انهم لا
يخالفون اليه واحدًا
بعد واحد فعندها يقول
اذهبُوا الى خلفائكم الّذين
كنتم لهم أمره رضوه ام كرهوه

دین کی نصرت کے لیے باہر نکل وہ کہے
گا کہ میں تمہارا صاحب نہیں ہوں وہ
کہیں گے کیا تو قریش سے نہیں ہے؟
اور قیام کرنے والے بادشاہ کے اہل
بیت سے نہیں ہے؟ تجھے اپنے نبی کے
اہل بیتؑ پر غیرت نہیں آتی کہ ان طویل
مدت میں کتنی ذلت وخواری وارد ہوئی
ہے، تم جو خروج کروگے وہ مال کی طلب
میں یا عیش کی خاطر نہیں ہوگا بلکہ تم اپنے
دین کی حمایت کروگے لوگ اسی طرح پے
درپے اس کے پاس آتے جاتے رہیں
اور وہ پہلی مرتبہ منبر پر چڑھے گا اور
خطبہ دے گا اور انہیں حکم جہاد دے گا
اور بیعت لے گا کہ وہ کہ وہ اس
کی مخالفت نہیں کریں گے۔ اس وقت
کہے گا کہ جاؤ اپنے خلفاء کے پاس
جن کے امر مانتے رہے ہو رضا سے
یا کراہت سے۔ پھر وہ غوطہ کی طرف
خروج کرے گا اور ابھی داخل نہیں

بلد بعد بلد الا واقع
أهلها فأول وقعة
تكون بحمص ثم
بالرقة ثم بقرية
سبأ وهي اعظم وقعة
يواقعها بحمص ثم
ترجع الى دمشق وقد
دانت له الخلق فيجيش
جيشا الى المدينة
وجيشا الى المشرق
فيقتل بالزوراء سبعين
الفا ويبقر بطون ثلاثمأة
امرأة حامل ويخرج الجيش
الى كوفانكم هذه فكم
من باك وباكية فيقتل بها
خلق كثير واما جيش لمدينة
فانه اذا توسط البيداء صاح
به جبرائيل صيحة عظيمة
فلا يبقى منهم أحد الا وخسف

خوف ودہشت طاری ہوگی۔اسی طرح
وہ شہر بہ شہر داخل ہوکر جنگ کرتا رہے
گا تو پہلی جنگ حمص میں ہوگی دوسری رقہ
میں پھر قریہ سبا میں اور یہ حمص میں
ہونے والی سب سے بڑی جنگ ہوگی
پھر وہ دمشق واپس آجائے گا اور لوگ
اس سے قریب ہوجائیں گے۔پھر ایک
لشکر مدینہ بھیجے گا اور ایک لشکر مشرق
(عراق) کی طرف بھیجے گا تو بغداد میں
ستر ہزار افراد مارے جائیں گے اور
وہ تین سو حاملہ عورتوں کے پیٹ چاک
کرے گا۔پھر اس کا لشکر تمہارے کوفہ
کی طرف روانہ ہوگا۔تو کتنے مرد و زن
گریہ کناں ہوں گے اور وہاں بڑی
خلقت قتل ہوگی اور مدینہ جانے
والا لشکر جب سرزمین بیدا پر پہنچے
گا تو جبریل ان پر عظیم صیحہ کریں گے تو
پورے لشکر کو اللہ زمین میں دھنسا
دے گا اور لشکر کے عقب میں دو شخص

الله به الارض ویکون فی اثر
الجیش رجلان أحدهما بشیر
والاٰخر نذیر فینظرون الی ما
نزل بهم فلا یرون الا رؤساء
من الارض فیقولان
بما أصاب الجیش فیصیح بهما
جبرائیل فیحول الله وجوههما
الی قهقری فیمضی احدهما
الی المدینة وهو البشیر
فیبشرهم بما سلمهم الله
تعالیٰ والاٰخر نذیر فیرجع
الی السفیانی ویخبره بما
أصاب الجیش قال وعند
جهینة الخبر الصحیح
لانهما من جهینة
بشیر ونذیر فیهرب قوم
من أولاد رسول اللهؐ وهم

ہوں گے ایک خوشخبری دینے والا اور
ایک ڈرانے والا۔ تو یہ دونوں لشکر
پر وارد ہونے والی صورتِ حال کو دیکھیں
گے کہ اہلِ لشکر کے سر زمین سے باہر
ہیں اور دھڑ دھنسے ہوئے ہیں تو اپنا
مشاہدہ بیان کریں گے۔ پھر جبریلؑ ان
دونوں پر چیخ کریں گے تو ان کے چہرے
کو اللہ پشتہ کی طرف کر دے گا اُن
میں کا خوشخبری دینے والا مدینہ آئے
گا اور مدینہ والوں کو خوشخبری دے گا
کہ اللہ نے انہیں بچا لیا اور دوسرا
ڈرانے والا سفیانی کے پاس پلٹ
کر جائے گا اور اسے فوج کی حالت
کی خبر دیگا۔ آپ نے فرمایا کہ صحیح خبر
جہنیہ[1] کے پاس ہے۔ اس لیے کہ یہ
بشیر و نذیر جہنیہ سے ہیں۔ پھر اولادِ
رسول میں سے ایک گروہ جو اشراف

---

[1] جہنیہ بنی قضاعہ کے ایک قبیلے کا نام ہے

اشراف الی بلد الروم فیقول	ہوں گے شہر روم کی طرف فرار کریں گے
السفیانی لملك الرّوم ترد	تو سفیانی روم کے حکمران سے کہے گا۔
علی عبیدی فیردهم الیه	تاکہ ہمارے غلاموں کو ہمیں واپس دے
فیضرب أعناقهم علی الدرج	دو تو وہ انہیں واپس بھیج دے گا سفیانی
الشرقی لجامع بدمشق	مسجد دمشق کے مشرقی حصہ میں ان کی
فلا ینکر ذلك علیه احد	گردنیں کاٹ دے گا اور کوئی اس
الا وان علامة ذلك تجدید	عمل پر ٹوکنے والا نہ ہوگا اور اس کی نشانی
الاسوار بالمدائن فقیل	یہ ہوگی کہ شہروں میں شہر پناہیں بنائی
یا امیر المومنین (ع) اذکر	جائیں گی۔ آپ سے کہا گیا یا امیر
لنا الاسوار فقال تجدد	المومنین! وہ شہر پناہیں بھی ہم سے بیان
سور بالشام والعجوز	کردیں آپ نے فرمایا ایک شہر پناہ[1]
والحران یبنی علیهما	کی شام میں تجدید کی جائے گی اور دو
سوران وعلی واسط سور	عجوز میں اور حرّان میں اور ایک واسط
والبیضاء یبنی علیها سور	میں اور ایک بیضا میں اور دو کوفہ میں
والکوفة یبنی علیها	اور ایک شوستر میں اور ایک آرمینیہ
سوران وعلی شوشتر	میں اور ایک موصل میں اور ایک ہمدان
سور وعلی أرمنیة سور	میں اور ایک ورقہ میں اور ایک دیار

---

[1] شہر پناہ یا فصیل سے مراد غالباً راڈار کا نظام ہے۔

وعلى موصل سور وعلى همدان سور وعلى ورقله سور وعلى ديار يونس سور وعلى حمص سور وعلى مطردين سور وعلى الرقطاء سور وعلى الزهبة سور وعلى دير هند سور وعلى القلعة سور معاشر الناس الا و انه اذا ظهر السفياني تكون له وقايع عظام فأول وقعة بحمص ثم بحلب ثم بالرقة ثم بقرية سبا ثم برأس العين ثم بنصيبين ثم بالموصل وهي وقعة عظيمة ثم تجتمع الى الموصل رجال الزوراء ومن ديار يونس الى اللخمة وتكون وقعة عظيمة يقتل فيها سبعين الفا ويجري على الموصل قتال شديد يحل بها ثم ينزل الى السفياني ويقتل منهم ستين

یونس میں اور ایک حمص میں اور ایک مطر دین میں اور ایک رقطا میں اور ایک رہبہ میں اور ایک دیر ہند میں اور ایک قلعہ میں بنائی جائے گی۔ لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ جب سفیانی ظاہر ہوگا تو بڑی بڑی جنگیں ہوں گی۔ اس کی پہلی جنگ حمص میں ہوگی۔ پھر حلب میں۔ پھر رقہ میں پھر قریہ سبا میں پھر راس العین میں پھر نصیبین میں پھر موصل میں اور یہ بڑی بھیانک جنگ ہوگی۔ پھر موصل میں بغداد کے مرد جمع ہو جائیں گے اور دیار یونس سے لخمہ تک بڑی ہولناک جنگ ہوگی، جس میں ستر ہزار مارے جائیں گے اور موصل میں شدید ترین قتال ہوگا تو سفیانی وہاں پہنچے گا اور ساٹھ ہزار افراد کو قتل کرے گا اور وہاں قارون کے خزانے ہیں اور وہاں عظیم حالات رونما ہوں گے جبکہ زمین دھنس چکی ہوگی سنگباری اور

الغاوان فيها كنوز قارون ولها
أحوال عظيمة بعد الخسف و
القذف والمسخ وتكون أسرع
ذهابا في الارض من الوتد الحديد
في ارض الرجف قال ولا يزال
السفياني يقتل كل من اسمه
محمد وعلي وحسن وحسين
وفاطمة وجعفر ومُوسىٰ وزينب
وخديجة ورقية بغضا وحنقا
لال محمد (ص) ثمّ يبعث في
جميع البلدان فيجمع له
الاطفال ويغلي لهم الزيت
فيقول له الاطفال ان كان
آباؤنا عصوك نحن فما ذنبنا
فيأخذ كل من اسمه على ما
ذكرت فيغليهم في الزيت ثمّ
يسير الى كوفانكم هذه
فيدور فيها كما تدور الدولة
فيفعل بالرّجال كما يفعل

مسخ رونما ہو چکے گا اور دوسری زمینوں
کی نسبت جلد دھنسے گی اس لوہے
کی میخ سے جو لرزنے والی زمین میں
ہے اور سفیانی مسلسل ان لوگوں کو
قتل کرے گا، جن کے نام محمد، علی، حسن
حسین، فاطمہ، جعفر، مُوسیٰ، زینب
خدیجہ اور رقیہ ہوں گے۔ یہ اس
بغض و کینہ کے سبب ہوگا جو اسے
آلِ محمدؐ سے ہوگا۔ پھر سارے شہروں
میں لوگ بھیجے گا اور بچوں کو جمع کروائے
گا اور ان کے لیے تیل جمع کروائے گا
تو بچے اس سے کہیں گے کہ اگر ہمارے
باپوں نے تیری نافرمانی کی ہے تو ہم
نے کیا کیا ہے؟ تو ان بچوں میں سے
جس کا نام مذکورہ ناموں میں سے ہوگا
اسے تیل میں ڈلوا دے گا۔ پھر وہ تمہارے
اس شہر کوفہ کی طرف آئے گا اور اس
کی گلیوں میں حجام کی طرح چکر لگائے
گا اور مردوں کے ساتھ وہی کرے گا

بالاطفال ويصلب على بابها	جو بچوں کے ساتھ کیا تھا اور کوفہ کے
كل من اسمه حسن	دروازہ پران لوگوں کو پھانسی دے دیگا
وحسين ثم يسير الى	جن کے نام حسن وحسین ہوں گے۔ پھر وہ
المدينة فينهبها فى ثلاثة	مدینہ جائے گا اور وہاں تین دن تک
أيام ويقتل فيها خلق كثير	لوٹ مار کرے گا اور خلق کثیر کو قتل
ويصلب على مسجدها كلّ	کر دے گا اور مدینہ کی مسجد پر حسن وحسین
من اسمه حسن وحسين	نامی لوگوں کو پھانسی دے گا۔ اس وقت
فعند ذلك يغلى دمائهم كما	اس کا خون جوش مارے گا۔ جیسا کہ
غلى دم يحيى بن زكريا فاذا	یحییٰ بن زکریا کے خون نے جوش مارا
رأى ذلك الامر أيقن	تھا۔ جب وہ دیکھے گا تو اسے اپنی ہلاکت
بالهلاك فيولى هاربا و	کا یقین ہو جائے گا اور وہ واپس
يرجع منهزما الى الشام فلا	شام کی طرف فرار اختیار کرے گا۔
يرى فى طريقة احد يخالف	تو وہ پورے راستے اپنا کوئی مخالفت
عليه اذا دخل عليه فاذا دخل	کرنے والا نہیں دیکھے گا۔ یہاں تک کہ
الى بلدة اعتكف على شرب	شام میں داخل ہوگا۔ جب وہ شہر
الخمر والمعاصى ويامر	میں داخل ہو جائے گا تو وہ شراب نوشی
اصحابه بذلك فيخرج	اور دیگر گناہوں میں اپنے آپ کو معتکف
السفيانى وبيده حربه	کرے گا اور اپنے ساتھیوں کو انہیں
ويامر بالامراة فيدفعها	کاموں کا حکم دے گا۔ پھر سفیانی اس

الی بعض اصحابه فیقول له افجر بها فی وسط الطریق فیفعل بها ثم یبقر ببطنها و یسقط الجنین من بطن امه فلا یقدر احد ینکر علیه ذلك قال فعندها تضطرب الملائکة فی السماوات ویاذن الله بخروج القائم من ذریتی وهو صاحب الزمان ثم یشیع خبره فی کل مکان فینزل حینئذ جبرائیل علی صخرة بیت المقدس فیصیح فی اهل الدنیا قد جاء الحق وزهق الباطل ان الباطل کان زهوقا

حالت میں باہر آئے گا کہ اس کے ہاتھ میں ایک حربہ ہوگا اور ایک عورت کو لانے کا حکم دے گا کہ راستے کے بیچ وہ اس عورت سے بدکاری کرے وہ بدکاری کرے گا۔ پھر اس کے بعد اس عورت کا شکم چاک کردے گا اور اس کے پیٹ سے بچہ نکل کر زمین پر گر جائے گا اس وقت کوئی یہ جرأت نہ رکھتا ہوگا کہ اس عمل سے اظہارِ نفرت کرے۔ اس وقت آسمانوں میں فرشتے مضطرب ہو جائیں گے اور اللہ قائم کو جو میری ذرّیت سے ہے خروج کا اذن دے گا اور وہی صاحب الزمان ہے۔ پھر اس کی خبر ہر جگہ مشہور ہو جائے گی اس وقت جبریل صخرۂ بیت المقدس پر اتریں گے اور اہلِ دنیا کے لیے آواز بلند کریں گے کہ حق آگیا اور باطل بھاگ گیا یقیناً باطل بھاگنے والا

ثم انه علیه السلام تنفس الصعداء فان کمدا وجعل یقول:

ہے۔ پھر امیر المومنین علیہ السّلام نے ٹھنڈی سانس بھری اور نالہ و زاری کی اور فرمانے لگے: (اشعار)

بنی اذا ما جاشت الترك فانتظر
ولایة مهدی یقول ویعدل

وذل ملوك الظلم من آل هاشم
وبویع منهم من یذل ویهزل

صبی من الصبیان لا رأی عنده
ولا عنده حد ولا هو یعقل

وثم یقوم القائم الحق منکم
وبالحق یأتیکم وبالحق یعمل

سمی رسول الله نفسی فداؤه
فلا تخذلوه یا بنی وعجلوا

اشعار کا ترجمہ

(۱) میرے بیٹے جب ترک ہیجان میں آجائیں اور صف آرائی کریں تو مہدیؑ کی ولایت کا انتظار کرو جو عدل کے ساتھ قیام کرے گا۔

(۲) اور آلِ ہاشم کے بادشاہ جو روئے زمین پر ہوں گے وہ ذلیل ہو جائیں گے اور ان کی بیعت ان میں سے کی جائے گی جو لذّت کے خواہاں اور بے ہُودہ بات کرنے والے ہوں گے۔

(۳) اور وہ بچوں میں سے ایک بچہ ہے جس کی اپنی کوئی رائے نہ ہوگی نہ ذمہ دار ہوگا نہ عقلمند۔

(۴) پھر تم میں سے قائم حق قیام کرے گا حق کے ساتھ آئے گا اور حق پر عمل کریگا

(۵) وہ رسول اللہ کا ہم نام ہے۔ میری جان اس پر فدا ہے تو اے میرے بیٹو! اسے رسوا نہ کرنا اور اس کی طرف عجلت کے ساتھ جانا۔

اس کے بعد ظہور مہدی کا بیان ہے۔ آپ کی جنگوں اور فتوحات کا تذکرہ ہے آپ کے تین سو تیرہ اصحاب کا بہ قید نام و مقام ذکر ہے۔ آپ کی حکومت کے استحکام کا بیان ہے اور آخر میں قیامت کے قائم ہونے کا بیان ہے۔ ہم نے اس پورے خطبہ سے فقط وہ حصہ نقل کیا ہے جو ہمارے موضوع یعنی واقعات و حوادث قبل ظہور سے متعلق ہے۔ اگر اس مختصر رسالہ میں گنجائش ہوتی تو ازدیادِ بصیرت کے لیے پورا خطبہ مع ترجمہ نقل کیا جاتا۔

خطبہ کے بارے میں

میرے سامنے اس خطبہ کے مندرجہ ذیل نسخے ہیں

(۱) الزام الناصب شیخ علی یزدی حائری جزء دوم تین خطبے۔

(۲) الشیعہ والرجعۃ جزء اول محمد رضا طبسی

(۳) نوائب الدہور حسن میر جہانی جزء دوم

(۴) ینابیع المودۃ شیخ سلیمان قندوزی

(۵) خطبۃ البیان طبع بحرین۔

الزام الناصب اور الشیعۃ والرجعۃ میں خطبہ کی سند یہ ہے۔ محمد ابن احمد انباری ۔ محمد ابن احمد جرجانی قاضی رے ۔ طوق ابن مالک ۔ عن ابیہ ۔ عبداللہ بن مسعود ۔ رفعہ الی علی ابن ابی طالب ۔ محمد رضا طلبی نے اس خطبہ کو روحۃ الانوار، شیخ محمد یزدی سے نقل کیا ہے اور نوائب الدہور میں یہ خطبہ عجائب الاخبار سید حسین تو بلی سے نقل کیا گیا ہے۔ اس میں بھی یہی سلسلۂ سند ہے۔ طلبی اور میر جہانی دونوں بزرگوں نے الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۲۰۰ سے اس خطبہ کے متعلق معلومات اخذ کی ہیں۔ الذریعہ (طبع دوم صفحہ ۲۰۱/۲۰۰) کے مطابق اس خطبہ کے نسخوں میں بہت اختلاف ہے شیخ علی یزدی نے الزام الناصب میں اس کے تین نسخے نقل کیے ہیں۔ ایک میں اصحاب قائم کا تذکرہ ہے دوسرے میں ان والیوں کا تذکرہ ہے، جنہیں آپ اپنی طرف سے معین فرمائیں گے اور تیسرا نسخہ اور المنتظم فی اسرار الاعظم تالیف محمد بن طلحہ شافعی متوفی ۶۵۲ سے نقل کیا ہے، شیخ سراج الدین حسن نے اس کے بعض اجزا الدر المنظم سے اپنی کتاب میں نقل کیے ہیں۔ اس کا ایک نسخہ خطبۂ اقالیم کے ساتھ مکتبۂ آستانِ قدس میں موجود ہے، جس کا سن کتابت ۶۲۹ ہے۔ دوسرا نسخہ درویش علی ابن جمال الدین کی تحریر میں ہے، جس کا سن کتابت ۹۲۳ ہے۔ سید شبر نے اس پورے خطبہ کو اپنی کتاب علامات الظہور میں نقل کیا ہے۔ حافظ رجب برسی کی مشارق الانوار میں بھی اس کے کچھ جملے ملتے ہیں۔ لیکن انہوں نے اسے خطبۃ البیان کے نام سے نقل کیا ہے۔ قاضی سعید قمی متوفی ۱۱۰۳ نے شرحِ حدیثِ غمامہ میں اسے مختصراً نقل کیا ہے۔ محقق قمی متوفی ۱۲۳۱ نے جامع الشتات (جلد ۵

صفحہ ۹۵) میں قاضی سعید کے نسخے کے کچھ فقروں کی شرح لکھی ہے۔ اس خطبہ کی اور بھی شرحیں ہیں، جن کا تذکرہ الذریعہ جلد ۱۳ صفحہ ۲۱۰/۲۱۱ پر موجود ہے۔ اس کی ایک شرح خلاصۃ الترجمان کے نام سے اور دوسری معالم التنزیل کے نام سے بھی ہے۔ نور علی شاہ متوفی ۱۲۱۲ نے اس خطبہ کا فارسی ترجمہ کیا ہے، جس کا ایک جزء ان کے دیوان کے ساتھ مکتبۂ سپہ سالار تہران میں موجود ہے۔ کاشان کے حاکم شمس شمس الدّین محمد کے حکم سے سن ۸۴۴ میں اس کا منظوم ترجمہ کیا گیا۔ البتہ یہ خطبہ نہ نہج البلاغہ میں ہے نہ مناقب ابنِ شہر آشوب میں نہ بحار الانوار میں۔ اس خطبہ کے سلسلہ میں دو قول ہیں بعض کے خیال میں یہ کوفہ کا خطبہ ہے اور بعض کی رائے کے مطابق یہ بصرہ میں ارشاد فرمایا گیا ہے۔ ممکن ہے کہ دو ہوں۔

اس خطبہ کے سلسلہ میں یہ بات بہت مشہور ہے کہ اس کے نسخوں میں شدید اختلاف ہے۔ کسی نسخہ میں کچھ کم ہے کسی میں کچھ زیادہ ہے اور کسی نسخہ میں ایک فقرہ کی جگہ دوسرا ہے۔ اس کے علاوہ استنساخ کے مسائل کی وجہ سے بھی لفظوں اور جملوں میں اختلافات پیدا ہوئے ہیں۔ محمد رضا اور میر جہانی کی رائے اس خطبہ کے سلسلہ میں معتدل ترین رائے ہے۔ بعض نسخوں میں بعض فقرے قرآن مجید کی آیات و نصوص کے خلاف ہیں، لہذا یہ باور کیا جاتا ہے کہ مختلف ادوار میں صاحبانِ غرض نے اس میں کچھ ایسے اضافے کر دیئے ہیں جو اُن کے مفیدِ مطلب تھے۔ لہذا اس خطبہ کے سلسلہ میں محتاط رائے یہ ہے جو جملے بالکل ہی کتاب و سنت سے متصادم ہیں وہ الحاقی ہیں اور کلامِ امام نہیں ہیں۔ البتہ جن فقروں کی تاویل ممکن ہے ان کی تاویل کی جانی چاہیئے، لیکن اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ چند فقروں

کے سبب پورا خطبہ مشکوک قرار دے دیا جائے، محقق قمی نے تحریر کیا ہے کہ اگر خطبۃ البیان جیسی باتیں ان کی طرف منسوب کی جائیں تو ان کے ظاہر پر حکم نہیں لگانا چاہیئے اور نہ سرے سے ان کو باطل قرار دے دینا چاہیئے۔

اس خطبہ کو پڑھنے والا میری اس بات کی تائید کرے گا کہ اس خطبہ میں بہت مقامات پر خطیب منبر سلونی کا اسلوب بھی ہے، لب ولہجہ بھی ہے اور تیور بھی ہے یہ بات یاد رکھنے کے قابل ہے کہ یہ اختلاف رائے بھی فقط ان جملوں میں ہے جن میں امیرالمومنینؑ نے اپنی ذات پر افتخار کیا ہے۔ وہ جملے آنَا (میں) سے شروع ہوتے ہیں۔ اس اختلاف کا پیشگوئیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لہٰذا میں نے وہ اختلافی حصہ اس رسالے میں نقل نہیں کیا ہے، خطبہ میں نامانوس اور اجنبی الفاظ کی کثرت ہے اور بعض ایسے فقرے ہیں جو بہت عجیب و غریب اور ناقابل فہم معمّوں جیسے ہیں۔ ایسا شاید اس لیے ہے کہ پیش گوئیوں کے موضوع پر لب و لہجہ میں ابہام اور اجمال دونوں ضروری تھے تاکہ باتیں اپنے اپنے وقت پر کھلتی چلی جائیں۔ ایسے فقروں کو اگر متشابہات قرار دیا جائے تو مناسب ہوگا۔

روایت جابر جعفیؓ

عن جابر الجعفی، عن اَبی جعفر علیه السّلام یقول: الزم الارض لا تحرکن یدك ولا رجلك ابداً حتّٰی تری علامات اذکرها لك فی سنة وتری منادیا ینادی بدمشق، وخسف بقریة من قراها، ویسقط طائفة من مسجدها، فاذا رایت الترك جاذوها فاقبلت الترك حتی نزلت الجزیرة، واقبلت الروم حتی نزلت الرملة وهی سنة

جابر جعفی روایت کرتے ہیں کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اپنی جگہ پر جم کر بیٹھ جاؤ اور ہاتھ پیروں کو حرکت مت دو یہاں تک کہ وہ علامتیں ظاہر ہو جائیں جو میں بیان کر رہا ہوں۔ ایک منادی دمشق سے آواز دے گا اور اس کے دیہاتوں میں سے ایک دیہات دھنس جائے گا اور مسجد دمشق کا ایک حصّہ منہدم ہو جائے گا تو تم جب یہ دیکھو کہ ترک دمشق سے گزر گئے اور جزیرہ[1] میں وارد ہو گئے تو یہ سال وہ سال ہوگا، جس میں سرزمین عرب کے چپہ چپہ پر اختلاف ہوگا۔

---

[1] بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد جزیرۂ موصل ہے۔

اختلاف فی کل ارض من ارض
العرب ۔ وان اهل الشام یختلفون
عند ذلك علی ثلاث رایات: الا
صهب والابقع والسفیانی مع
ذنب الحمار مضر، ومع
السفیانی اخواله من
کلب فیظهر السفیانی
ومن معه علی بنی ذنب
الحمار، حتی یقتلو قتلا لم
یقتله شی قط۔
ویحضر رجل بدمشق
فیقتل هو ومن معه قتلا
لم یقتله شی قط وهو
من بنی ذنب الحمار و
وهی الایة التی یقول الله
تبارك وتعالی: فاختلف الا
حزاب من بینهم فویل
للذین کفروا من مشهد یوم
عظیم (مریم، ۳۷)

اس وقت اہل شام تین مختلف پرچموں
کے تلے جمع ہوں گے، ایک زرد اور
سفید ہوگا، دوسرا سُرخ اور سفید ہوگا
اور تیسرا سفیانی کا پرچم ہوگا، سفیانی اپنے
نانہالی رشتہ داروں کے ساتھ جو بنی
کلب سے ہوں گے، خروج کرے
گا اور ۔۔۔۔ بنی ذنب الحمار پر جو
کہ قبیلہ مضر کی شاخ ہے ۔حملہ کرے
گا اور ایسی جنگ کرے گا کہ ویسی
ماضی میں کبھی نہیں ہوئی ہوگی۔
پھر قبیلہ بنی ذنب الحمار کا ایک
شخص دمشق آئے گا ۔ وہ اور اس
کے ساتھی اس طرح قتل ہوں گے
جیسے کوئی قتل نہ ہُوا ہوگا اور یہی اس
آیت کا اشارہ ہے جس میں اللہ نے
فرمایا ہے " پھر گروہ نے باہم اختلاف
کیا تو جن لوگوں نے کفر اختیار کیا ہے
کہ ان پروائے ہو کہ وہ اس بڑے
دن کو دیکھیں گے ۔ (مریم، ۳۷)

ویظهر السفیانی ومن معه
حتی لا یکون له همة الا
آل محمد صلی الله علیه
وآله وسلم وشیعتهم
فیبعث بعثا الی الکوفه
فیصاب باناس من
شیعة آل محمد بالکوفة
قتلا وصلبا، ویقبل رایة
من خراسان حتی ینزل
ساحل الدجلة یخرج رجل
من الموالی ضعیف ومن تبعه
فیصاب یظهر الکوفه ویبعث
بعثا الی المدینة فیقتل بها
رجلا ویهرب۔
المهدی والمنصور
منها ویؤخذ آل محمد
صغیرهم وکبیرهم لا
یترک منهم احد الا
حبس ویخرج الجیش

سفیانی اور اس کے ساتھی خروج
کریں گے اور ان کا مقصد اولاد رسول
اور شیعیان آل محمدؐ کو قتل کے سوا
کچھ اور نہ ہوگا۔ اور وہ ایک لشکر کوفہ کی
طرف بھیجے گا، جو شیعوں میں سے
کچھ کو قتل کرے گا اور کچھ کو سولی دے
گا۔ اور ایک پرچم خراسان کی طرف
سے آئے گا، اور اس پرچم والے دوسرے
ساحل پر پڑاؤ ڈالیں گے اور شیعوں
میں سے ایک کمزور شخص سفیانی کے مقابلہ
کے لیے اپنے ساتھیوں کے ساتھ خروج
کرے گا اور کوفہ کی پشت پر اس سے
جنگ کر کے مغلوب ہو جائے گا یا
قتل ہو جائے گا)
پھر سفیانی ایک دوسرا لشکر مدینہ
کی طرف بھیجے گا اور مہدیؑ و منصور
نکل جائیں گے اور لشکر سادات
کے ہر چھوٹے بڑے کو قید کر دے
گا۔ اور وقت ایک لشکر دونوں

في طلب الرّجلين ويخرج المهدي منها على سنّة موسىٰ خائفا يترقب حتى يقدم مكّة و يقبل الجيش حتّٰى اذا نزلوا البيداء وهو جيش الهلاك خسف بهم فلا يفلت منهم الا مخبر، فيقوم القائم بين الركن والمقام فيصلي و ينصرف و معه وزيره، فيقول يا ايها الناس انا نستنصر الله على من ظلمنا وسلب حقنا، من يحاجنا في الله فانا اولى بالله ومن يحاجنا

شخصوں (مہدی اور منصور) کی تلاش میں روانہ ہوگا۔

اور مہدیؑ سنت مُوسیٰ کے مطابق مدینہ سے ہراساں ہوکر نکلے گا اور اسی حال میں مکّہ میں وارد ہوگا اور وہ لشکر بھی اُس کے تعاقب میں ہوگا، جب وہ لشکر مکّہ و مدینہ کے درمیان واقع بیابان (مقام بیداء) میں پہنچے گا۔ تو سارے فوجی زمین میں دھنس کر ہلاک ہوجائیں گے، فقط ایک شخص زندہ بچے گا جو ان کی ہلاکت کی خبر دے کر جائے گا۔ پھر قائمؑ رکن ومقام کے درمیان کھڑے ہوکر نماز پڑھے گا اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا۔ پھر وہ پلٹے گا اور لوگوں سے خطاب کرے گا، کہ اے لوگو! ہم اللہ سے مدد چاہتے ہیں کہ جن لوگوں نے ہم آلِ محمدؐ پر ظلم کیا اور ہمارے حق کو چھین لیا اللہ ہمیں ان پر کامیاب کرے جو اللہ کے بارے

فی آدم فانا اولی
الناس بآدم، ومن
حاجنا فی نوح
فانا اولی الناس
بنوح ، ومن حاجنا
فی ابراهیم فانا
اولی الناس بابراهیم
ومن حاجنا بمحمد
فانا اولی الناس
بمحمد، ومن
حاجنا فی النبیین
فنحن اولی الناس
بالنبیین ومن
حاجنا فی کتاب
الله فنحن اولی
الناس بکتاب الله
انا نشهد وکل
مسلم الیوم انا
قد ظلمنا، وطردنا،

میں کوئی بحث کرنا چاہتا ہے وہ آئے
اس لیے کہ میں اللہ کے نزدیک
تر ہوں اور جو آدمؑ کے بارے میں
گفتگو کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس
لیے کہ میں سب کی نسبت آدمؑ سے
نزدیک تر ہوں اور جو نوح کے بارے
میں بحث کرنا چاہتا ہے۔ وہ آئے
اس لیے کہ میں نوح سے نزدیک
ہوں اور جو ابراہیم کے بارے میں بحث
کرنا چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ میں
ابراہیمؑ کے نزدیک تر ہوں اور جو محمدؐ
کے بارے میں بحث کرنا چاہتا ہے
وہ آئے اس لیے کہ میں سب کی نسبت
محمدؐ سے نزدیک تر ہوں اور جو ہم سے
انبیاء کے بارے میں بحث کرنا چاہتا
ہے وہ آئے اس لیے کہ ہم انبیاء کے
نزدیک تر ہیں اور جو کتاب خدا
کے بارے میں ہم سے بحث کرنا
چاہتا ہے وہ آئے اس لیے کہ

و بغی علینا، واخرجنا من
دیارنا واموالنا و
اهالینا وقهرنا الا
انا نستنصر الله
الیوم وکل مسلم
ویجی والله ثلاث
مائة و بضعة عشر رجلا
فیهم خمسون امراة
تیجتمعون بمکة
علی غیر معیاد قزعا
کقزع الخریف، یتبع
بعضهم بعضا. وهی
الایة التی قال الله
اینما تکونوا یات
بکم الله جمیعا ان
الله علی کل شیٔ قدیر فیقول
رجل من آل محمد صلی
الله علیه وآله وسلم و
هی القریة الظالمة

کتاب خدا سے سب سے زیادہ نزدیک ہم
ہیں ہم گواہی دیتے ہیں اور ہر مسلمان گواہی
دے گا کہ ہم پر ظلم کیا گیا ہمیں نکالا گیا اور
ہم پر تعدی کی گئی، ہمیں ہمارے وطن سے
ہمارے مال سے اور ہمارے گھروں سے
بے دخل کر دیا گیا، آج ہم اللہ سے
نصرت کے طلب گار ہیں اور ہر مسلمان
سے مدد چاہتے ہیں۔
(امام محمد باقر فرماتے ہیں) خدا کی قسم
اس وقت تین سو تیرہ اشخاص جن میں
پچاس عورتیں بھی ہوں گی۔ یہ سب فصل
خزاں کے لکہ ہائے ابر کی طرح غیر موسم
حج میں مکے میں جمع ہو جائیں گے۔ یہ سب
ایک دوسرے کے پیچھے آئیں گے اسی
کو پروردگار عالم نے فرمایا ہے۔ تم
جہاں کہیں بھی ہو اللہ تم سب کو ایک
جگہ جمع کر دے گا، یقیناً اللہ ہر شے
پر قادر ہے۔ اس وقت اولاد رسولؐ میں
سے ایک شخص کہے گا کہ اس شہر مکہ کے لوگ

اهلها۔
ثم يخرج من مكة
هو و من معه
الثلاثمائة وبضعة
عشر يبايعونه بين
الركن والمقام معه
عهد نبي الله صلى الله
عليه واله ورايته، و
سلاحه، ووزيره معه
فينادي المنادي بمكة
باسمه وامره من
السماء حتى يسمعه
اهل الارض كلهم اسمه
اسم نبيؐ ۔ ما اشكل عليكم
فلم يشكل عليكم عهد نبي
الله صلى الله عليه والهٖ وسلم
ورايه وسلاحه والنّفس
الذكية من ولد الحسين
فان اشكل عليكم هذا فلا

ظالم ہیں۔
پھر وہ تین سو تیرہ اشخاص رسولؐ
کا عہد نامہ، ان کا پرچم اور ان کا اسلحہ
قائمؑ کے پاس دیکھ کر رکن و مقام کے
درمیان اس کی بیعت کریں گے، پھر
سب شہر مکّہ سے باہر نکل آئیں گے
اور اس کا وزیر اس کے ساتھ ہوگا
اس وقت ایک منادی آسمان سے
اس کا نام لے کر آواز دے گا اور اس
کے ظہور کی اطلاع دے گا۔ اس آواز
کو دُنیا کے سارے لوگ سنیں گے،
اس کا نام نبیؐ کا نام ہے۔ اگر یہ بات
تمہارے لیے مشتبہ ہو جائے تو رسول
اللہؐ کا عہد نامہ، ان کا پرچم، ان کا
اسلحہ اور نفس زکیہ جو اولادِ حسینؑ سے
ہے یہ تمہارے لیے مشتبہ نہیں ہونگے
اور اگر یہ بھی مشتبہ ہو جائے تو وہ آسمانی
آواز تمہارے لیے مشتبہ نہ ہوگی جس میں
اس کا نام لے کر ظہور کی خبر دی جائیگی

بشکل علیکم الصوت من السماء باسمه وامره وایاك وشذاذ من آل محمد علیه السلام فان لآل محمد و علی رایة ولغیرهم رایات فالزم الارض ولا تتبع منهم رجلا ابدا حتی تری رجلا من ولد الحسین معه عهد نبی الله ورایته و سلاحه، فان عهد نبی الله صار عند علی بن الحسین ثم صار عند محمد بن علی و یفعل الله ما یشاء۔

فالزم هولاء ابدا وایاك ومن ذکرت لك فاذا خرج رجل منهم معه ثلاث مائة وبضعة عشر رجلا ومعه رایة رسول

(پھر جابر جعفی) سے ارشاد فرمایا کہ خبردار سادات میں سے معدودے چند لوگ مدعی ہوں گے۔ ان کی طرف اعتنا نہ کرنا۔ اس لیے کہ محمدؐ و علیؑ کی حکومت ایک بار ہے اور ان کے غیروں کی حکومت بار بار ہے۔ لہٰذا گھر بیٹھو اور ان دعویداروں میں سے کسی کی پیروی نہ کرو۔ یہاں تک کہ اولاد حسینؑ میں سے ایک مرد کو دیکھو جس کے پاس رسولؐ کا عہدنامہ پرچم اور اسلحہ ہے اس لیے کہ وہ عہدنامہ علی بن الحسینؑ تک پہنچا اور ان کے بعد محمدؐ بن علی (خود اپنی طرف اشارہ کیا) تک پہنچا اس کے بعد جو خدا چاہے کرے گا۔

تو ہمیشہ ان لوگوں کے ساتھ رہو اور اشخاص مذکورہ (مدعیان) سے بچتے رہو، تو جب خاندان رسولؐ سے ایک شخص تین سو تیرہ اشخاص کے ساتھ خروج کرے اور اس کے

الله صلى الله عليه واله عامدا الى المدينة حتى يمر بالبيدا حتى يقول: هذا مكان القوم الّذين يخسف بهم وهى الاية التى قال الله افامن الّذين مكروا السّئات ان يخسف الله بهم الارض اوياتيهم العذاب من حيث لا يشعرون اوياخذهم فى تقلبهم فما هم بمعجزين۔

پاس رسولؐ کا علم بھی ہو اور مدینہ کا قصد کرے۔ یہاں تک کہ جب مقام بیدا، (مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک مقام) سے گزرے تو کہے کہ یہ اس قوم کی جگہ ہے جو اللہ کے حکم سے دھنسنے والی ہے۔ جیسا کہ اللہ نے کہا ہے۔ کہ "تو کیا وہ لوگ جو مکر سے گناہ کرتے تھے انہیں اطمینان ہو گیا ہے (اور خائف نہیں ہیں) کہ اللہ نے انہیں زمین میں دھنسا دے یا ایسی طرف سے ان پر عذاب آجائے۔ جس کا انہیں گمان بھی نہ ہو یا انہیں مشغولیت کی حالت میں عذاب الٰہی گرفتار کرے تو وہ لوگ اسے زیر نہیں کر سکتے [1]

فاذا قدم المدينة اخرج محمد بن الشجرى

پھر جب وہ مدینہ پہنچے گا، تو محمد بن شجری کو یوسفؑ کی طرح زندان

---

[1] سورۂ نحل آیت ۴۵-۴۶۔

على سنة يوسف ثم ياتى	سے نکالے گا۔ پھر کوفہ آئے گا اور ایک
الكوفه فيطيل بها	طویل مدت تک وہاں قیام کرے گا
المكث ماشاء الله ان	اس کے بعد وہ حکمِ خدا سے کوفہ پر
يمكث حتى يظهر عليها	غالب آئے گا۔ پھر اپنے ساتھیوں
ثمّ يسير حتى ياتى	کے ساتھ عذرا[1] پہنچے گا اور یہاں پر
العذراء هو ومن معه	بہت سے لوگ اس کے ساتھ ہو
وقد الحق به ناس	جائیں گے۔ اس وقت سفیانی وادی
كثير والسفياني يومئذ	رملہ میں ہوگا، پھر دونوں لشکر ایک
بوادى الرملة حتى اذا التقوا	دوسرے سے ملاقات کریں گے۔
وهم يوم الابدال يخرج	اور وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔ اس لیے
اناس كانوا مع السفياني	کہ شیعیانِ آلِ محمدؐ میں سے جو سفیانی
من شيعة آلِ محمد	کے ساتھ ہوں گے وہ قائم کے ساتھیوں
عليهم السلام ويخرج	سے ملحق ہوں گے اور دوستانِ آلِ
ناس كانوا مع آل محمد الى	ابوسفیان جو قائم کے ساتھ ہوں گے
السفياني فهم من شيعته	وہ سفیانی کے لشکر میں چلے جائیں
حتى يلحقوا بهم و	گے، اس وقت ہر شخص اپنے حقیقی
يخرج كل ناس الى رايتهم	پرچم کے زیرِ سایہ چلا جائے گا اور

[1] دمشق کے قریب گاؤں۔

وهو يوم الابدال

وہ تبدیلی کا دن ہوگا۔

قال امير المؤمنين عليه السلام: ويقتل يومئذ السفياني ومن معه حتى لا يدرك منهم مخبر والخائب يومئذ من خاب من غنيمة كلب، ثم يقبل الى الكوفه فيكون منزله بها۔

امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ اس دن سفیانی اپنے تمام ساتھیوں کے ساتھ قتل ہوجائے گا، یہاں تک کہ ایک شخص بھی زندہ نہ بچے گا کہ ان کی خبر لی جا سکے۔ وہ شخص بدنصیب ہے جو اس دن قبیلہ کلب[1] کے مالِ غنیمت کے حصّہ نہ لے سکے۔ پھر قائم کوفہ آئے گا اور وہی سکونت پذیر ہوگا۔

فلا يترك عبدا مسلما الا اشتراه واعتقه ولا غارما الا قضى دينه، ولا مظلمة لاحد من الناس الا ردها،

پھر ہر مسلمان غلام کو خرید کر آزاد کردے گا، ہر مقروض کے قرض کو ادا کرے گا۔ اگر کسی کی گردن پر کوئی مظلمہ ہوگا تو اسے ادا کرے گا۔ ہر

---

[1] اس روایت میں سابقاً کہا جا چکا ہے کہ سفیانی کے ننہالی رشتہ دار قبیلہ کلب سے ہوں گے سفیانی ابوسفیانی، ابوسفیان کی اولاد سے ہوگا۔ معاویہ ابن ابوسفیان کی بیوی میسون ایک عیسائی قبیلہ بنی کلب سے تعلق رکھتی تھی اس لحاظ سے یزید بن معاویہ اور اس کی اولاد احفاد کا ننہالی

ولا يقتل منهم عبد الا ادى ثمنه
دية مسلمة الى اهلها" ولا يقتل
قتيل الا قضى عنه دينه والحق
عياله في العطاء حتى يملأ الارض
قسطاً عدلا كما ملئت ظلما
وجورا وعدوانا ويسكنه هو
واهل بيته الرحبة والرحبة انما
كانت مسكن نوح وهي ارض
طيبة ولا يسكن رجل من
آل محمد عليه السلام ولا يقتل الا
بارض طيبة زاكية، فهم الا
وصيا الطيبون۔

(بحارالانوار ج ۵۲ ص ۲۲۲)

مقتول کی دیت اس کے وارث
تک پہنچائے گا۔ اگر مقتول مقروض
ہوگا تو اس کا قرض ادا کرے
گا۔ اس کے ورثاء کی مدد کرے
گا۔ یہاں تک کہ زمین عدل وداد
سے پُر ہوجائے گی۔ جیساکہ اس
سے قبل ظلم وجور سے پُر تھی، وہ
اور اس کے اہل بیت رحبہ[1]
میں سکونت پذیر ہوں گے وہاں
حضرت نوح کا مسکن تھا اور وہ زمین
ہمیشہ پاک وپاکیزہ رہی آلِ محمدؐ
کی سکونت وشہادت کی جگہیں
ہمیشہ پاک وپاکیزہ رہی ہیں۔

---

[1] رحبہ قادسیہ کے قریب کوفہ سے ایک دن کی مسافت پر واقع تھا۔ بعض علماء کے نزدیک اس سے مراد مسجد سہلہ اور نجف اشرف کے اطراف ومضافات ہیں۔

روایت ابوبصیر

عن ابی بصیر عن الباقر علیہ السلام انہ قال اذا رایتم نارًا من المشرق شبہ الھروی العظیم تطلع ثلثۃ ایام او سبعۃ فتوقعوا فرج آل محمد علیھم السلام انشاء اللہ عز وجل ان اللہ عزیز حکیم۔

غیبت نعمانی میں ابوبصیر نے امام باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا کہ جب تم مشرق میں آگ دیکھو جو عظیم ہراقی سے بہت مشابہ ہو اور وہ تین دن یا سات دن روشن رہے تو اس وقت انشاء اللہ آل محمدؐ کی حکومت کے منتظر رہو، یقیناً اللہ عزیز و حکیم ہے۔

ثم قال الصیحۃ لا تکون الا فی شھر رمضان شھر اللہ وھی صیحۃ جبریل الی ھذا الخلق۔

پھر فرمایا کہ صدائے آسمانی فقط ماہ رمضان یعنی خدا کے مہینہ میں ظاہر ہوگی، اور وہ لوگوں کے لیے جبریل کی صدا ہوگی۔

ثم قال ینادی منادٍ من السماء باسم القائم فیسمع من بالمشرق ومن بالمغرب

پھر فرمایا کہ آسمان پر ایک منادی قائم کے نام سے ندا دے گا، اور اسے مشرق و مغرب کے سارے

لا يبقى راقد الا استيقظ ولا قائم الا قعد ولا قاعد الا قام على رجليه فزعا من ذالك الصوت فرحم الله من اعتبر بذلك الصوت فاجاب فان الصوت الاوّل هو صوت جبريل الروح الامين۔

وقال عليه السلام لا بد من هذين الصوتين قبل خروج القائم عليه السلام صوت من السماء وهو صوت جبريل وصوت من الارض فهو صوت ابليس اللعين ينادي باسم فلان انه قتل مظلوما يريد الفتنة فاتبعوا الصوت الاوّل واياكم والاخيران تفتنوا به

قال عليه السلام لا يقوم القائم عليه السلام الا على خوف شديد من الناس وزلازل

لوگ سُن لیں گے۔ ہر سویا ہوا، بیدار ہو جائے گا، کھڑا ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا کھڑا ہو جائے گا۔ اللہ اس پر رحم کرے جو اس صدا سے عبرت حاصل کرے، اس لیے کہ پہلی صدا جبریل امینؑ کی ہو گی۔

آپ نے فرمایا کہ خروج قائمؑ سے قبل یہ دونوں آوازیں حتمی ہیں۔ ایک آسمان کی آواز جو جبریل کی ہو گی اور دوسری زمین کی آواز ہو گی جو ابلیس لعین کی ہو گی۔ جو فلاں شخص کے نام سے دے گا کہ وہ مظلوم قتل ہوا ہے اس آواز کے ذریعہ فتنہ پھیلانا چاہے گا، تو پہلی آواز کی پیروی کرنا، اور خبردار دوسری آواز کے فتنہ میں نہ پھنسنا۔

آپ نے فرمایا کہ قائم (علیہ السّلام) کا خروج اس وقت ہو گا جب لوگوں پر شدید خوف طاری

و فتنة و بلاء يصب الناس
وطاعون قبل ذلك وسيف
قاطع بين العرب و
اختلاف شديد بين
الناس وتشتيت في دينهم
وتغير في حالهم حتى
يتمنى المتمني صباحًا
ومساء من عظم ما
يرى من كلب الناس و
اكل بعضهم فخروجه
عليه السلام اذا خرج
يكون عند الياس و
القنوط من ان يروا
فرجا فيا طوبى لمن ادركه
وكان من انصاره والويل
كل الويل لمن ناواه
خالفه وخالف امره و
كان من اعدائه ۔

وقال عليه السلام يقوم

ہوگا۔ زلزلے آئیں گے۔ لوگ فتنہ اور بلا
میں گھرے ہوں گے اور اس سے قبل
طاعون ہوگا اور عرب کے درمیان
تلوار چل رہی ہوگی، لوگوں میں شدید
اختلاف ہوگا، وہ امور دین میں مختلف
الرائے ہوں گے اور ان کی حالت متغیّر
ہوگی، یہاں تک کہ لوگوں کی اذیّت
رسانی اور ایک دوسرے کے ساتھ
درندگی کو دیکھ کر تمنا کرنے والے
موت (یا ظہور مہدیؑ) کی تمنّا صبح و
شام کریں گے اور وہ اس وقت خروج
کرے گا۔ جب لوگ مایوس اور نا امید
ہو چکے ہوں گے۔ مبارک ہے۔ وہ
جو اسے دیکھے اور اس کے انصار میں
شامل ہو جائے، اور وائے اس
شخص پر جو اس سے دشمنی اور مخالفت
کرے اور اس امر کی بھی مخالفت کرے
اور اس کے دشمنوں میں ہو۔

اور آپ نے فرمایا کہ قائمؑ امر

بامر جديد وكتاب جديد
وسنه جديدة وقضاء على
العرب شديد وليس
شانه الا القتل لا
يستبقى احدًا ولا يا خذه في
الله لومة لائم ثم قال
اذا اختلفوا بنو فلان فيما
بينهم فعند ذلك الفرج
وليس فرجكم الا في
اختلاف بنى فلان فاذا
اختلفو قد وقعوا الصيحة
في شهر رمضان بخروج
القائم انّ الله يفعل ما
يشاء ولن يخرج القائم
عليه السلام ولا ترون
ما تحبون حتى يختلف
بنو فلان فيما بينهم
فاذا كان ذلك طمع
الناس فيهم واختلف

جدید، کتاب جدید اور سنت جدیدہ کے
ساتھ قیام کرے گا اور اس کا فیصلہ
عربوں پر سخت گراں ہوگا، اور اس کا
کام دشمنوں کا قتل ہے، وہ ایک دشمن
خدا کو بھی زمین پر باقی نہ چھوڑے گا.
ملامت کرنے والوں کی ملامت اسے
باز نہ رکھے گی۔ پھر فرمایا کہ جب بنی
فلاں آپس میں مخالف ہو جائیں تو
اس وقت فرج ہے۔ آسانی اور
سہولت کا وقت بنی فلاں کے اختلاف
میں ہے تو جب ان میں اختلاف ہو
جائے تو ماہِ رمضان میں چیخ کی توقع رکھو
جو خروج قائم (علیہ السّلام) کی بشارت
ہو گی اس لیے کہ اللہ جو چاہتا ہے وہ
کرتا ہے اور ہرگز قائم کا خروج نہیں
ہوگا۔ اور جو چاہتے ہو نہ دیکھ سکو گے
جب تک بنی فلاں کا آپس میں
اختلاف نہ ہو جائے۔ جب ایسا
ہو جائے تو لوگ ان کی حکومت کی

الكلمة وخرج السفياني و قال لابُدَّ لِبَني فلان ان يملكوا فاذا ملكوا ثم اختلفوا تفرق ملكهم وتشتت امرهم حتى يخرج عليهم الخراساني والسفياني هذا من المشرق وهذا من المغرب يستبقان الى الكوفة كفرسي رهان هذا من هنا حتى يكون هلاك بني فلان على ايديهما اما انهما لا يبقون منهم احدًا۔

طمع کریں گے، اور باتوں میں اختلاف ہوگا اور سفیانی کا خروج ہوگا اور پھر فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت حتمی ہے تو جب حکومت کے بعد ان میں اختلاف ہو جائے تو ان کی سلطنت پراگندہ ہو جائے گی اور وہ بٹ جائیں گے، یہاں تک کہ خراسانی و سفیانی ایک مشرق سے اور ایک مغرب سے ان پر خروج کریں گے اور یہ دونوں دوڑ کے گھوڑوں کی طرح ایک ادھر سے ایک ادھر سے تیزی سے کوفہ کی طرف چلیں گے یہاں تک کہ بنی فلاں کی ہلاکت ان دونوں کے ہاتھوں ہو گی اور یہ ان میں سے ایک کو بھی باقی نہ چھوڑیں گے۔

ثم قال عليه السلام خروج السفياني واليماني والخراساني في سنة واحده وفي شهر واحد

پھر فرمایا کہ سفیانی و یمانی، اور خراسانی کا خروج ایک ہی سال، ایک ہی مہینہ اور ایک ہی دن میں ہوگا۔ اس ہار کی طرح جس کے دانے

وفی یوم واحد نظام کنظام	منظم اور ایک دوسرے کے بعد
الخرز یتبع بعضه بعضا	ہوں۔ اس وقت ہر طرف مایوسی
فیکون الیأس من کل	ہوگی۔ وائے ہو اس پر جو ان کی
وجه ویل لمن ناواهم	مخالفت کرے۔ ان پرچموں میں
ولیس فی الرّیات اهدی	یمانی کے علاوہ کوئی پرچم ہدایت
من رایات الیمانی وهی	نہیں ہے، اس لیے کہ وہ لوگوں
رایة هدی لانّه یدعوا	کو تمہارے امام (علیہ السّلام) کی
الی صاحبکم فاذا خرج	طرف دعوت دے گا، تو یمانی خروج
الیمانی حرم بیع السلاح	کرے تو اس کی طرف جاؤ، اس
علی کل مسلم و اذا	لیے کہ اس کا پرچم، پرچم ہدایت
اخرج الیمانی فانهض	ہے اور کسی مسلمان کے لیے جائز
الیه فان رایته رایة هدی	نہیں ہے کہ اس سے کجی اختیار کرے
ولا یحل لمسلم ان یلتوی	اور اگر کسی نے ایسا کیا تو وہ جہنمی
علیه فمن فعل فهو من اهل	ہے اس لیے کہ یمانی لوگوں کو حق
النار لانه یدعوا الی الحق والی	اور صراطِ مستقیم کی دعوت دے
طریق المستقیم [1]	گا۔

---

[1] غیبت نعمانی صفحہ ۱۳۵ تہران ۱۳۱۸ھ اور بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۰ چھاپہ جدید۔

توضیح

مشرق کی سہ روزہ یا ہفت روزہ آگ کے سلسلے میں شبہ الھدوی العظیم استعمال ہوا ہے۔ یہ جملہ علامات ظہور مہدیؑ کے محققین کے لیے ہمیشہ حل طلب رہا ہے۔ اسے مختلف طریقوں سے پڑھا گیا ہے۔

(۱) اگر اسے ہردی (دال کے ساتھ) پڑھا جائے تو یہ ہرد میں یائے نسبتی کا اضافہ کے ساتھ قرار پائے گا۔ ہرد کے معنی زعفران اور سُرخ پھول کے ہیں۔ ہردی یعنی زعفران یا سُرخ پھولوں سے رنگی ہوئی کوئی چیز اور ہردیہ کے معنی سرکنڈوں کا گٹھا جس پر گھاس لپٹی ہوئی ہو، یعنی ایسی آگ جو سُرخ ہو یا ایسے عمود سے مشابہہ ہو جس سے گھاس لپٹی ہوئی ہو۔

(۲) اگر اسے ہروی (واؤ کے ساتھ) پڑھا جائے تو اس کا ترجمہ ہوگا "عظیم ہراتی سے مشابہ۔ ہرات افغانستان کے شمال مغرب میں ایک مشہور شہر ہے۔ کہا جاتا ہے کہ یہ شہر بڑی بڑی قندیلوں اور بڑے طول وعرض کے کپڑوں کی صنعت میں مشہور تھا۔ لہذا اعظیم ہراتی سے کپڑا یا قندیل مراد ہوگی یعنی ایسی آگ جو عظمت میں ھراتی کپڑے یا قندیل کی طرح نظر آئے۔

(۳) اثبات الہداۃ جلد ہفتم صفحہ ۴۱۸ پر محمد ابن مُسلم سے ایک روایت ہے کہ امام محمد باقرؑ یا امام صادق علیہ السلام میں سے کسی ایک نے فرمایا "اذا رائیتم نارا من المشرق کھیئۃ عن المرامی (الھروی) العظیم تطلع ثلاثۃ ایام او سبعۃ

(الشك من الراوی) فتوقعوا فرج آلِ محمد انّ اللہ عزیز کریم۔ جب تم مشرق سے آگ دیکھو جو ایک عظیم تیر انداز (یا عظیم کمان دار) کی صورت میں جو تین دن یا سات دن جاری رہے، (شک راوی کی طرف سے ہے) تو آلِ محمدؐ کی حکومت کی توقع رکھو یقیناً اللہ عزیز و کریم ہے۔

اگرچہ یہ بات بہت واضح ہے کہ یہ مستقل روایت نہیں ہے بلکہ مذکورہ روایت ہی کا جز محسوس ہوتی ہے البتہ کھیستہ عنہ المرامی العظیم بھی بادی النظر میں صحیح محسوس نہیں ہوتا غالباً اس میں کتابت کی غلطی ہے لیکن وہ مفہوم جو استنباط کیا جا سکتا ہے وہ یہ ہے کہ تیر کی شکل کے کسی اسلحہ کے سبب یہ آگ پیدا ہو گی واللہ اعلم البتہ ان سارے احتمالات میں پہلا احتمال زیادہ قرینِ قیاس محسوس ہوتا ہے جس میں کسی مخصوص جنگی اسلحہ کی آگ کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

روایتِ حمران

حمران بیان کرتے ہیں کہ امام جعفر صادق علیہ السلام کی خدمت میں بنی عباس اور ان کے ہاتھوں شیعوں کی پریشانی کا ذکر آیا تو امام علیہ السلام نے فرمایا کہ میں ابُوجعفر (منصور عباسی) کے ساتھ سفر کر رہا تھا۔ وہ اپنے ہمراہیوں کے ساتھ گھوڑے پر سفر کر رہا تھا، اس کے آگے فوجیوں کے دستے چل رہے تھے۔ اور میں اس کے پہلو میں ایک گدھے پر ساتھ ساتھ تھا، اتنے میں ابُوجعفر نے مجھ سے کہا کہ اے ابُوعبداللہ مناسب تو یہ تھا کہ اللہ نے ہمیں جو قوّت و عزّت عطا کی ہے اس پر آپ خوش ہُوں اور لوگوں میں یہ مشہور نہ کریں کہ آپ اور آپ کا خاندان اس امر (خلافت) کا زیادہ مستحق ہے تو ہم بھی آپ اور آپ کے خاندان کے درپے آزاد نہ رہتے۔

امامؑ نے فرمایا کہ میں نے اس کو جواب دیا کہ جس نے یہ بات میری طرف سے تجھ تک پہنچائی ہے وہ جھُوٹا ہے۔ ابوجعفر (منصُور) نے کہا کہ کیا آپ قسم کھا سکتے ہیں کہ آپ نے یہ نہیں کہا؟ میں نے کہا لوگ تو جادُوگر ہیں، یعنی فساد پھیلانا چاہتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھے میری طرف سے آزردہ کریں، تجھے ان باتوں پر کان نہیں دھرنا چاہیئے۔ اس لیے کہ ہماری احتیاج سے زیادہ ہے۔ بہ نسبت تیری احتیاج کے جو ہم سے ہے۔

پھر منصور نے مجھ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد ہے کہ ایک دن میں نے آپ سے پوچھا تھا کہ ہمیں سلطنت ملے گی یا نہیں ؟ تو آپ نے جواب دیا تھا کہ ہاں ! تمہاری سلطنت طویل وعریض اور شدید ہوگی، تمہیں سلطنت کے لیے طویل مہلت ملے گی اور تمہارے دُنیاوی امور میں بڑی وسعت پیدا ہوگی، یہاں تک کہ ایک محترم مہینہ میں ایک محترم شہر میں ہم میں سے ایک محترم شخص کا خون بہا دو گے۔ (معصُوم فرماتے ہیں کہ) میں نے دیکھا کہ اسے وہ حدیث اچھی طرح یاد ہے تو میں نے اس سے کہا کہ شاید اللہ تجھے اس عمل (قتل) سے باز رکھے اس لیے، کہ میں نے اس حدیث میں تجھے مراد نہیں لیا تھا۔ بلکہ میں نے تو فقط حدیث کی روایت کی تھی، اس کے علاوہ بھی ممکن ہے کہ اس قاتل سے مراد تیرے خاندان کا کوئی دوسرا شخص ہو جو اس عمل بد (قتل) کو انجام دے۔ اس کے بعد منصور چپ ہوگیا، اس کے بعد پھر مجھ سے کچھ نہیں کہا۔

جب میں گھر واپس آیا تو ہمارے چاہنے والوں (شیعوں) میں سے ایک شخص میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خدا کی قسم میں نے آپ کو منصُور کے لشکر میں اس طرح دیکھا کہ آپ ایک گدھے پر سوار ہیں اور وہ ایک گھوڑے پر سوار ہے اور آپ کی طرف جھک کر گفتگو میں مصروف ہے، مجھے ایسا محسوس ہوا کہ جیسے آپ، اس کے زیر دست ہوں تو میں نے اپنے دل میں سوچا کہ مخلوقات پر حجّت خدا ہے۔ یہ اس (امر خلافت) کا مالک ہے اور مقتدار ہے اور یہ دوسرا ظلم وجور کرتا ہے اور اولاد رسُولؐ کو قتل کرتا ہے اور زمین میں خون ریزی کرتا ہے اس کے باوجود وہ گھوڑے پر سوار ہے اور آپ گدھے

پر سوار ہیں۔ اس بات سے میرے دل میں ایسا شک پڑ گیا ہے کہ مجھے دین اور زندگی کے تمام ہونے کا خطرہ ہے

امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں نے اس سے کہا کہ اگر تو دیکھتا کتنے فرشتے میرے آگے پیچھے، دائیں یا بائیں اور چاروں طرف ہیں تو تو منصور اور ان کے ہمراہیوں کو حقیر سمجھتا۔ اس نے کہا کہ اب میرے دل کو سکون ہو گیا۔

پھر اس نے سوال کیا کہ یہ لوگ کب تک حکومت کرتے رہیں گے؟ اور ہمیں کب سکون نصیب ہو گا؟ میں نے کہا کیا تجھے معلوم نہیں کہ ہر چیز کے لیے ایک مدت معین ہے۔ اس نے کہا ہاں معلوم ہے، تو میں نے جواب دیا کہ یہ جاننا تیرے لیے فائدہ مند نہیں ہے۔ اس لیے کہ جب ان کی تباہی کا وقت آئے گا تو چشم زدن سے بھی کم وقت میں ان کی حکومت ختم ہو جائے گی۔ اگر تجھے پتہ چل جاتے کہ ان کا حال خدا کی نگاہ میں کیا ہے تو تو ان سے اور زیادہ متنفر ہو جائے گا اگر تو اور سارے اہل دنیا مل کر بھی یہ چاہیں کہ یہ لوگ جتنے گناہگار ہیں اس سے زیادہ گناہگار ہو جائیں تو (یہ اتنے گناہگار ہیں کہ) یہ ممکن نہ ہو گا، تو شیطان تجھ سے یہ وسوسہ نہ کرے، یقیناً عزت اللہ اور اس کے رسول اور مومنین کے لیے ہے لیکن منافقوں کو اس کا علم نہیں ہے، کیا تجھے معلوم نہیں کہ جو ہمارے عہدِ حکومت کا انتظار کرے گا اور خوف و اذیت پر صبر کرے گا۔ وہ کل ہمارے گروہ میں داخل ہو گا۔

(مولف، اس کے بعد امام علیہ السلام نے تفصیل کے ساتھ علامات بیان فرمائیں):

(۱) اذا رایت الحق قد مات وذھب اھلہ۔	(۱) جب تو دیکھے کہ حق مر گیا اور اہلِ حق ختم ہو گئے۔
(۲) ورایت الجور قد شمل البلاد۔	(۲) اور دیکھے کہ ظلم و جور سارے شہروں پر مسلط ہو گیا۔
(۳) ورایت القرآن قد خلق واحدیث فیہ ما لیس فیہ ووجہ علی الاھواء	(۳) اور دیکھے کہ قرآن پرانا ہو گیا اور اس میں وہ چیزیں پیدا کی گئیں جو اس میں نہیں ہیں اور خواہش نفس پر اس کی توجیہہ کی گئی۔
(۴) ورایت الدین قد انکفی کما ینکفی الماء	(۴) اور جب دیکھے کہ دین اس طرح متغیر ہو گیا جس طرح پانی متغیر ہوتا ہے
(۵) ورایت اھل الباطل قد استعلوا علی اھل الحق	(۵) اور جب دیکھے کہ اہلِ باطل اہلِ حق سے بلند و برتر ہو گئے۔
(۶) ورایت الشر ظاھرا لا ینھی عنہ و یعذر اصحابہ	(۶) اور جب دیکھے کہ شر ظاہر ہوا اور آشکار ہو گیا اور کوئی اسے روکنے والا نہ ہو اور خود اصحاب شر معذرت خواہ نہیں ہیں (انہیں پشیمانی نہیں ہے)
(۷) ورایت الفسق قد ظھر واکتفی	(۷) اور جب دیکھے کہ فسق ظاہر و آشکار ہو گیا اور مرد مردوں پر

الرّجال بالرجال والنسآء بالنسآء

اور عورتیں عورتوں پر اکتفا کرنے لگیں۔

(۸) ورایت المؤمن صامتا لا یقبل قوله۔

(۸) اور جب دیکھے کہ مومن خاموش اور لب بستہ ہے اور اس کی بات قبول نہیں کی جاتی۔

(۹) ورایت الفاسق یکذب ولا یرد علیه کذبه۔

(۹) اور جب دیکھے کہ فاسق جھوٹ بول رہا ہے اور اس کے جھوٹ کی تردید نہیں کی جارہی ہے۔

(۱۰) ورایت الصغیر یستحقر بالکبیر

(۱۰) جب تو دیکھے کہ چھوٹا بڑے کی تحقیر کرتا ہے اور اسے حقیر سمجھتا ہے۔

(۱۱) ورایت الارحام قد انقطعت۔

(۱۱) اور جب دیکھے کہ صلہ رحم کے بدلے قطع رحم ہو رہا ہے۔

(۱۲) ورایت من یمتدح بالفسق یضحك منه ولا یرد علیه قوله۔

(۱۲) اور جب دیکھے کہ فسق و فجور کی تعریف کی جارہی ہے اور وہ اس پر ہنس رہا ہے اور کوئی اس کے قول کی تردید کرنے والا نہیں ہے۔

(۱۳) ورایت الغلام یعطی ما تعطی المرأة۔

(۱۳) اور جب دیکھے کہ نوعمر لڑکے عورتوں کی طرح غیر شرعی عمل کر رہے ہیں۔

(۱۴) ورایت النساء یتزوجن النساء۔	(۱۴) اور جب دیکھے کہ عورتیں عورتوں سے ازدواج کر رہی ہیں۔
(۱۵) ورایت الثناء قد کثر۔	(۱۵) اور جب دیکھیں کہ مدح وثنا کی کثرت ہوگئی ہے۔
(۱۶) ورایت الرجل ینفق المال فی غیر طاعة اللہ فلا ینھی و لا یؤخذ علی یدیہ۔	(۱۶) اور جب دیکھے انسان اطاعت خدا کی منافی مال خرچ کر رہا ہے اور نہ اسے منع کیا جاتا ہے اور نہ اس کے ہاتھوں کو روکا جاتا ہے۔
(۱۷) ورایت الناظر یتعوذ مما یری المؤمن فیہ من الاجتہاد۔	(۱۷) اور جب تو دیکھے کہ مومن کی دینی جدّوجہد کو دیکھ کر لوگ پناہ مانگنے لگے
(۱۸) ورأیت الجار یوذی جارہٗ ولیس لہٗ مانع۔	(۱۸) اور جب تو دیکھے کہ ہمسایہ اپنے پڑوسی کو اذیت پہنچا رہا ہے، اور کوئی اسے منع کرنے والا نہیں ہے
(۱۹) ورأیت الکافر فرحا لما یری فی المؤمن مرحا لما یری فی الارض من الفساد۔	(۱۹) اور جب تو دیکھے کہ کافر اس بات سے خوش ہوتا ہے۔ کہ مومن فتنہ وفساد سے غمگین ہے۔
(۲۰) ورأیت الخمور	(۲۰) اور جب تو دیکھے کہ مختلف

تشرب علانیۃ و	قسم کی شرابیں علانیہ پی جارہی ہیں۔
یجتمع علیہا من	اور اسے پینے کے لیے وہ لوگ جمع
لا یخاف اللّٰہ	ہوتے ہیں، جنہیں خوف خدا نہیں
عزّ وجلّ۔	ہے۔
(۲۱) ورایت الامر بالمعروف	(۲۱) اور جب تو دیکھے کہ امر بالمعروف
ذلیلاً۔	کرنے والا ذلیل ہو رہا ہے۔
(۲۲) ورایت الفاسق فیما	(۲۲) اور جب تو دیکھے کہ فاسق خدا
لا یحب اللّٰہ قویا	کے ناپسندیدہ اعمال واشیاء
محمودًا۔	میں طاقت ور اور مقبول ہے۔
(۲۳) ورأیت اصحاب	(۲۳) اور جب تو دیکھے کہ اصحاب
الآیات یحقرون	آیات (شاید علمائے دین مراد
ویحتقر من	ہیں) کی لوگ تحقیر کرتے ہیں، جو
یحبھم۔	اصحاب آیات کو پسند کرتے ہیں
	ان کی بھی تحقیر ہو رہی ہے۔
(۲۴) ورأیت سبیل الخیر	(۲۴) اور جب تو دیکھے خیر کی راہ بند
منقطعًا وسبیل الشّرّ	ہے اور شر کا راستہ کھلا
مسلوکا۔	ہوا ہے۔
(۲۵) ورأیت بیت اللّٰہ	(۲۵) اور جب تو دیکھے کہ خانہ کعبہ
قد عطل ویومر	معطل ہو گیا ہے اور اسے ترک

بالترکة۔

کرنے کا حکم دیا جارہا ہے

(۲۶) ورأیت الرجل یقول
مالا یفعل

(۲۶) اور جب تو دیکھے کہ کہنے والا اپنے
قول پر عمل نہیں کرتا

(۲۷) ورایت الرجال
یتسمون الرجال
والنساء للنساء

(۲۷) اور جب تو دیکھے کہ مرد مردوں
کے ساتھ اور عورتیں عورتوں کے
ساتھ غیر شرعی عمل کے لیے اچھی
اور فربہ کرنے والی غذا میں مشغول
ہیں۔

(۲۸) ورایت الرجل معیشة
من دبره ومعیشة
المراه من
فرجها۔

(۲۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد کی معیشت
اس کی پشت کی طرف سے اور عورت
کی معیشت اس کے سامنے کی
طرف سے حاصل ہوتی ہے۔

(۲۹) ورایت النساء
یتخذن المجالس
کما یتخذ الرّجال۔

(۲۹) اور جب تو دیکھے کہ عورتیں
مردوں کی طرح اجتماعات کرنے
لگی ہیں۔

(۳۰) ورایت التانیث فی
ولد العباس قد
اظهر و الخضاب
وامتشوا کما تمتشط

(۳۰) اور جب تو دیکھے کہ بنی عباس
میں عورتوں کی صفات پیدا ہو
گئی ہیں وہ مہندی لگانے لگے
ہیں اور اس طرح کنگھی کرنے لگے

المراة لزوجها و اعطوا الرجال الاموال على فروجهم و تنوفس فى الرجل وتغاير عليه الرجال و كان صاحب المال اعز من المؤمن وكان الربا ء ظاهرا لا يعير وكان الزنا يتمدح به النساء۔

ہیں۔ جیسے عورت اپنے شوہر کے لیے کرتی ہے۔ اور وہ مردوں کو اس لیے مال دینے لگیں کہ وہ انکی عورتوں کے ساتھ غیر شرعی عمل کریں اور وہ مردوں کی رغبت میں مفاخرت کرنے لگیں اور اس عمل میں ایک دوسرے سے حسد کرنے لگیں۔ صاحب مال مومن سے زیادہ عزت دار ہو، سود عام ہو جائے اور سود خوار قابل مذمت نہ ہو اور زنا کاری پر عورتوں کی تعریف کی جانے لگے۔

(٣١) ورايت المراة تصانع زوجها على نكاح الرّجال

(٣١) اور جب تو دیکھے کہ مردوں کے ساتھ نکاح کرنے میں اپنے شوہر کی مدد کرنے لگے۔

(٣٢) ورايت اكثر النّاس وخير بيت من يساعد النساء على فسقهن۔

(٣٢) اور جب تو دیکھے کہ اکثر انسان اور اچھے خاندان کے لوگ عورتوں کے فسق و فجور میں ان کی مدد کرنے لگیں۔

(۳۳) ورایت المؤمن محزونا محتقرا ذلیلا۔	(۳۳) اور جب تو دیکھے کہ مومن غمگین، حقیر و ذلیل ہے۔
(۳۴) ورایت البدع والزنا قد ظهر	(۳۴) اور جب تو دیکھے کہ بدعتیں اور زناکاریاں عام ہوگئیں ہیں۔
(۳۵) ورایت الناس یعتدون بشاهد الزور۔	(۳۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ جھوٹے گواہ کے ذریعہ ظلم کرنے لگے ہیں۔
(۳۶) ورایت الحرام یحلل۔	(۳۶) اور جب تو دیکھے کہ حرام حلال ہوگیا ہے۔
(۳۷) ورایت الحلال یحرم	(۳۷) اور جب تو دیکھے کہ حلال کو حرام کر دیا گیا ہے۔
(۳۸) ورایت الدّین بالرای وعطل الکتاب واحکامه۔	(۳۸) اور جب تو دیکھے کہ دین شخصی رائے بن گیا ہے اور قرآن و احکام قرآن معطل ہو گئے ہیں۔
(۳۹) ورایت اللیل لا یستخفی به من الجراۃ علی الله۔	(۳۹) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ارتکاب گناہ کے لیے رات کا بھی انتظار نہیں کرتے۔
(۴۰) ورایت المومن لا یستطیع ان ینکر الا	(۴۰) اور جب تو دیکھے کہ مومن اعمال قبیحہ کا انکار کرنے کی استطاعت

بقبله۔

نہیں رکھتا، فقط دل میں نفرت کرتا ہے۔

(۴۱) ورایت العظیم من المال ینفق فی سخط اللہ عز وجلّ۔

(۴۱) اور جب تو دیکھے کہ کثیر دولت ان چیزوں پر خرچ کی جانے لگی ہے۔ جن سے خدا غضب ناک ہوتا ہے۔

(۴۲) ورایت الولاة یقربُون اهل الکفر ویباعدون اهل الخیر۔

(۴۲) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کافروں کو اپنے سے قریب کرتے ہیں اور اہل خیر کو دُور کرتے ہیں۔

(۴۳) و رایت الولاة یرتشون فی الحکم

(۴۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران کسی حکم کو جاری کرنے میں رشوت لینے لگے ہیں۔

(۴۴) ورایت الولاة قباله لمن زاد۔

(۴۴) اور جب تو دیکھے کہ حکومت اس کو ملنے لگی ہے۔ جو زیادہ مال کی پیش کش کرے۔

(۴۵) ورایتَ ذوات الارحام ینکحن ویکتفی بهن۔

(۴۵) اور جب تو دیکھے کہ محرم عورتوں سے نکاح ہونے لگے اور انہیں پر اکتفا ہونے لگے۔

(۴۶) ورایت الرجل یقتل

(۴۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان تہمت

(علی التھمته وعلی) المظنۃ	اور سوءظن پر قتل کیا جا رہا ہے،
ویتغایر علی الرجل الذکر	اور مرد مردوں کے لیے جان و
فیبذل لہ نفسہ ومالہ۔	مال نثار کرنے لگے ہیں۔
(۴۷) ورایت الرّجل	(۴۷) اور جب تو دیکھے کہ لوگ مرد
یعیر علی ایتان	کو عورت سے تعلق کرنے پر
النساء۔	ملامت کرنے لگے ہیں۔
(۴۸) ورایت الرجل	(۴۸) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی عورت
یاکل من کسب	کی اس کمائی پر گذارا کرنے
امراتہ من الفجور	لگے جو فسق و فجور سے حاصل
یعلم ذلک ویقیم	ہوئی ہو اور اس کا علم ہونے کے
علیہ۔	باوجود وہ اس پر قائم و راضی ہو۔
(۴۹) ورایت المرۃ	(۴۹) اور جب تو دیکھے کہ عورت
تقھر زوجھا	اپنے شوہر کو مجبور کرنے لگے اور
وتعمل مالا یشتھی	ایسے کام کرنے لگے جو شوہر کو
وتنفق علی	ناپسند ہوں اور اپنے شوہر کے
زوجھا۔	اخراجات برداشت کرنے لگے۔
(۵۰) ورایت الرجل یکری	(۵۰) اور جب تو دیکھے کہ مرد اپنی
امراتہ وجاریتہ و	بیوی اور ملازمہ کو کرایہ پر دینے
یرضی بالدنی من	لگے اور ذلیل و پست غذا پر

الطعام والشراب۔	راضی ہو جائے۔
(٥١) ورایت الایمان باللہ عج کثیرۃ علی الزّور۔	(٥١) اور جب تو دیکھے کہ لوگ خدا کی جھوٹی قسمیں کثرت سے کھانے لگے ہیں۔
(٥٢) ورایت القمار قد ظھر۔	(٥٢) اور جب تو دیکھے کہ قمار بازی علانیہ اور آشکار ہو گئی ہے۔
(٥٣) ورایت الشراب تباع ظاھر الیس علیہ مانع۔	(٥٣) اور جب تو دیکھے کہ شراب علانیہ فروخت ہونے لگی ہے اور کوئی روک ٹوک نہیں ہے۔
(٥٤) ورایت النساء یبذلن انفسھن لاھل الکفر۔	(٥٤) اور جب تو دیکھے کہ مسلمان عورتیں اپنے آپ کو کافروں کے سامنے پیش کرنے لگی ہیں۔
(٥٥) ورایت الملاھی قد ظھرت یمر بھا مصحھا احدا احدا ولا یجتری احد علی منعھا۔	(٥٥) اور جب تو دیکھے کہ لہو ولعب کی جگہیں کثرت سے ظاہر ہو گئی ہیں اور لوگ وہاں آنے جانے لگے ہیں۔ کوئی کسی کو منع نہیں کرتا۔ بلکہ کوئی منع کرنے کی جرأت نہیں کرتا۔
(٥٦) ورایت الشریف یستذلہ، الّذی	٥٦ اور جب تو دیکھے کہ شریف انسان اپنے اُس دشمن کے

يخاف سلطانه۔

ہاتھوں ذلیل ہو رہا ہے جس کی طاقت اور اقتدار سے خائف ہو۔

(۵۷) ورايت اقرب النّاس من لولاة من يمتدح بشتمنا اهل البيت۔

(۵۷) اور جب تو دیکھے کہ حکمرانوں کے مقرب وہ لوگ ہیں جو ہم اہلِ بیت پر سب و شتم کرتے ہیں اور اس پر ان کی تعریف کی جاتی ہے۔

(۵۸) ورايت يجنا يذور ولا يقبل شهادته۔

(۵۸) اور جب تو دیکھے ہمارے دوستوں کی گواہی جھٹلائی جا رہی ہے اور قبول نہیں ہوتی۔

(۵۹) ورايت الزور من القول يتنافس فيه

(۵۹) اور جب تو دیکھے کہ جھوٹی باتیں بیان کر کے ان پر فخر کیا جا رہا ہے

(۶۰) ورايت القرآن قد ثقل على النّاس استماعه وخف على الناس استماع الباطل

(۶۰) اور جب تو دیکھے کہ قرآن کا سُننا لوگوں پر گراں گزرتا ہے، اور باطل کی سماعت اچھی معلوم ہوتی ہے۔

(۶۱) ورايت الجار يكرم الجار خوفاً من لسانه

(۶۱) اور جب تو دیکھے کہ پڑوسی اپنے پڑوسی کا اس لیے احترام کرتا ہے کہ اس کی زبان سے ڈرتا ہے۔

(۶۲) ورايت الحدود قد

(۶۲) اور جب تو دیکھے کہ حدودِ الٰہی

عطلت وعمل فيها بالاهواء۔

معطل ہوگئے اور ان کی جگہ خواہش نفس پر عمل کیا جارہا ہے۔

(٦٣) ورايت المساجد قد زخرفت۔

(٦٣) اور جب تو دیکھے کہ مسجدوں میں نقش ونگار اور طلا کاری ہورہی ہے۔

(٦٤) ورايت اصدق الناس عند الناس المفترى الكذب۔

(٦٤) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کے نزدیک سب سے بڑا سچا وہ ہے جو سب سے بڑا افترا پرداز اور جھوٹا ہے۔

(٦٥) ورايت الشر قد ظهر والسعى بالنميمة۔

(٦٥) اور جب تو دیکھے کہ شر وفساد ظاہر و آشکار ہوگیا ہے اور چغل خوری کی باقاعدہ کوشش کی جارہی ہے

(٦٦) ورايت البغى قد فشا۔

(٦٦) اور جب تو دیکھے کہ ظلم وتعدّی عام ہے۔

(٦٧) ورايت الغيبة تستملح ويبشر بها الناس بعضهم بعضا۔

(٦٧) اور جب تو دیکھے کہ غیبت کے ذریعہ باتوں میں نمک اور مزہ پیدا کیا جارہا ہے اور لوگ اس کے ذریعہ ایک دوسرے کو خوشخبری سنارہے ہیں

(٦٨) ورايت طلب الحج والجهاد لغير الله۔

(٦٨) اور جب تو دیکھے کہ حج اور جہاد کا مطالبہ غیر خدا کے لیے ہورہا ہے۔

(۶۹) ورایت السُّلطان یـذل

(۶۹) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ مومن کو کافر کے لیے ذلیل کر رہا ہے۔

(۷۰) ورایت الخـراب قـد ادیل من العـمران

(۷۰) اور جب تو دیکھے کہ خرابے آبادیوں سے زیادہ ہو گئے ہیں۔

(۷۱) ورایت الرجل معیشة من بخس المیکال والمـیزان۔

(۷۱) اور جب تو دیکھے کہ انسان کی گزر اوقات کم ناپنے اور کم تولنے سے ہو رہی ہے۔

(۷۲) ورایت سفـك الـدمـاء یستخف بها۔

(۷۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانی خون کی کوئی اہمیت نہیں رہی اور بے دریغ بہایا جا رہا ہے۔

(۷۳) ورایت الرجـل یطلب الرّیاسـة لغـرض الـدنیا و یشهر نفسه بخبث اللسان لیتقی ویسند الامور الیه۔

(۷۳) اور جب تو دیکھے کہ انسان ریاست اور حکومت کو دنیا کے لیے حاصل کر رہا ہے اور اپنے آپ کو اس لیے بدزبان مشہور کر رہا ہے کہ لوگ اس سے ڈریں اور امور کو اسی پر چھوڑ دیں۔

(۷۴) ورایت الصلٰوۃ قد استخف بها۔

(۷۴) اور جب تو دیکھے کہ نماز کا استخفاف کیا جا رہا ہے۔

(٧٥) ورایت الرجل عنده المال الکثیر لم یزکه منذ ملکه۔

(٧٥) اور جب تو دیکھے کہ انسان کے پاس کثیر دولت ہے، لیکن جب سے اس کا مالک ہوا ہے اس نے حقوق شرعیہ ادا نہیں کیے۔

(٧٦) ورایت المیت ینشر من قبره ویوذی وتباع اکفانه۔

(٧٦) اور جب تو دیکھے کہ مُردے کو قبر سے نکالا جا رہا ہے اور اسے اذیت دی جا رہی ہے اور اس کا کفن بیچا جا رہا ہے۔

(٧٧) ورایت الهرج قد کثر۔

(٧٧) اور جب تو دیکھے کہ انتشار اور غوغا زیادہ ہو گیا ہے۔

(٧٨) ورایت الرجل یمشی نشوان ویصبح سکران لا یهتم بها النّاس فیه

(٧٨) اور جب تو دیکھے کہ انسان شب کو نشہ میں ہے اور صبح کو بھی مست ہے اور لوگ اس کی طرف توجہ نہیں کر رہے ہیں۔

(٧٩) ورایت البهائم تنکح

(٧٩) اور جب تو دیکھے کہ لوگ حیوانات کے ساتھ بدکاری کر رہے ہیں۔

(٨٠) ورایت البهائم تفرس بعضها بعضًا۔

(٨٠) اور جب تو دیکھے کہ درندے ایک دوسرے کو پھاڑ کھا رہے ہیں

(٨١) ورایت الرجل یخرج

(٨١) اور جب تو دیکھے کہ انسان نماز

الی مصلاه ویرجع و لیس علیه شی من ثیابه۔

کے لیے باہر نکلے اور جب واپس آئے تو اس کے جسم پر کپڑا نہ ہو۔

(۸۲) ورایت قلوب الناس قد قسمت وجمدت اعینهم وثقل الذکر علیهم۔

(۸۲) اور جب تو دیکھے کہ انسانوں کے دل سخت ہو گئے ہیں اور ان کی آنکھیں خشک ہیں اور ذکرِ خدا ان کے لیے گراں ہے۔

(۸۳) ورایت المصلی انّما یصلی لیراه النّاس۔

(۸۳) اور جب تو دیکھے کہ نمازی اس لیے نماز پڑھ رہا ہے کہ لوگ اسے دیکھیں۔

(۸۴) ورایت الفقیه یتفقه لغیر الدین یطلب الدنیا والریاسة۔

(۸۴) اور جب تو دیکھے کہ فقیہ دنیا داری حبِ ریاست اور طلبِ دنیا کے لیے تفقہ کر رہا ہے۔

(۸۵) ورایت الناس مع من غلب۔

(۸۵) اور جب تو دیکھے کہ لوگ اس کے ساتھ ہیں جس کے پاس غلبہ اقتدار ہے۔

(۸۶) ورایت طالب الحلال یذم و یعیر وطالب الحرام

(۸۶) اور جب تو دیکھے کہ طلبِ حلال رکھنے والا قابلِ سرزنش اور لائقِ مذمت ہے، اور طلب

يمدح ويعظم۔

حرام رکھنے والا قابل تعظیم ہے

(٨٧) ورايت الحرمين يعمل فيهما بما لا يحب الله يمنعهم مانع ولا يحول بينهم وبين العمل القبيح احد۔

(٨٧) اور جب تو دیکھے کہ حرم مکہ اور مدینہ میں ایسے کام ہو رہے ہیں جو خدا کو پسند نہیں ہیں اور کوئی انہیں منع کرنے والا نہیں ہے اور نہ کوئی انہیں عمل قبیح سے باز رکھنے والا ہے۔

(٨٨) ورايت المعازف ظاهرة في الحرمين۔

(٨٨) اور جب تو دیکھے کہ آلاتِ موسیقی مکہ و مدینہ میں علانیہ و آشکار ہیں۔

(٨٩) ورايت الرجل يتكلم بشي من الحق ويامر بالمعروف وينهى عن المُنكر ويقوم اليه من ينصحه في نفسه فيقول هذا عنك موضوع۔

(٨٩) اور جب تو دیکھے کہ انسان کوئی حق بات بیان کر رہا ہے اور امر بالمعروف ونہی عن المنکر کر رہا ہے اور اس وقت کوئی اس کے پاس جائے اور نصیحت کرے کہ یہ تمہاری تکلیف شرعی نہیں ہے۔

(٩٠) ورايت الناس ينظر بعضهم الى

(٩) اور جب تو دیکھے کہ لوگ ایک دوسرے کی طرف نگاہ کر رہے

بعض و يقتدون باهل الشر۔

ہیں اور اہلِ شر کی پیروی کر رہے ہیں۔

(۹۱) ورايت مسلك الخير وطريقة خيالا يسلكه احد۔

(۹۱) اور جب تو دیکھے کہ مسلک حق اور راہِ حق خالی ہے اور کوئی اس پر چلنے والا نہیں ہے۔

(۹۲) ورايت الميت يهزيه فلا يفزع له احد۔

(۹۲) اور جب تو دیکھے کہ میّت کا استہزاء کیا جا رہا ہے اور کسی کو اس سے وحشت نہیں ہو رہی ہے۔

(۹۳) ورايت كل عام يحدث فيه من البدعة والشر اكثر مما كان۔

(۹۳) اور جب تو دیکھے کہ گزشتہ سال کی نسبت ہر آنے والے سال میں بدعت اور شر کار کا اضافہ ہونے لگے

(۹۴) ورايت الخلق و المجالس لايتابعون الا الاغنياء۔

(۹۴) اور جب تو دیکھے کہ اخلاق اور اجتماعات میں سرمایہ داروں کی مطابقت ہونے لگے۔

(۹۵) ورايت المحتاج يعطى على الضحك به و يرحم لغير وجه الله۔

(۹۵) اور جب تو دیکھے کہ فقیر کی مدد اس لیے کی جائے کہ اس پر ہنسا جا سکے اور غیر خدا کے لیے اس پر رحم کھایا جائے۔

(۹۶) ورايت الايات في السماء لا يفزع لها احد۔	(۹۶) اور جب تو دیکھے کہ علامتیں آسمان پر ظاہر ہو رہی ہیں اور کوئی خوف زدہ نہیں ہے۔
(۹۷) ورايت الناس يتسافدون كما تسافد البهائم لا ينكر احد منكرا تخوفا من الناس۔	(۹۷) اور جب تو دیکھے کہ علانیہ لوگ ایک دوسرے پر (عمل بد کے لیے) سوار ہو رہے ہیں۔ جیسے کہ جانور ہوتے ہیں اور ان کے خوف سے کوئی انہیں منع نہیں کرتا۔
(۹۸) ورايت الرجل ينفق الكثير في غير طاعة الله ويمنع اليسير في طاعة الله۔	(۹۸) اور جب تو دیکھے کہ انسان مال کثیر غیر شرعی کاموں میں صرف کر رہا ہے اور مال قلیل بھی اطاعت خدا میں صرف کرنے کے لیے تیار نہیں ہے۔
(۹۹) ورايت العقوق قد ظهر واستخف بالوالدين وكان من اسوء الناس حالا عند الولد و يفرح بان يفترى	(۹۹) اور جب تو دیکھے کہ عاق کی کثرت ہو گئی ہے۔ والدین کی بے حرمتی کی جا رہی ہے وہ اپنی اولاد کے پاس بدترین انسان کی حالت میں زندگی گزار رہے ہیں اور اولاد اپنے والدین پر افترا پردازی کر

علیهما۔	کے خوش ہو رہی ہے۔
(۱۰۰) ورایت النساء قد غلبن علی الملک وغلبن علی کل امر لا یوتی الی مالهن فیه هوی۔	(۱۰۰) اور جب تو دیکھے کہ حکومت و سلطنت اور ہر وہ چیز جس کی انہیں خواہش ہے۔ اس پر غالب آگئی ہے۔
(۱۰۱) ورایت ابن الرجل یفتری علی ابیه ویدعو علی والدیه ویفرح بموتها	(۱۰۱) اور جب تو دیکھے کہ بیٹا اپنے باپ پر افترا کرتا ہے اور ماں باپ کے مرنے کی دعا مانگ رہا ہے اور ان کی موت سے خوش ہو رہا ہے۔
(۱۰۲) ورایت الرجل اذ مر به یوم لم یکسب فیه الذنب العظیم من فجور او بخس مکیال او میزان او غشیان حرام او شرب مسکر اکتیبا حزینا یحسب ان ذلک الیوم علیه وضیعة من عمره۔	(۱۰۲) اور جب تو دیکھے کہ انسان نے ایک دن گزار لیا اور اس میں کوئی گناہِ عظیم مثلاً زنا کاری یا کم فروشی یا دھوکہ یا شراب نوشی جیسا عمل سرزد نہیں ہوا اور وہ اس پر غمگین ہے کہ وہ دن بیکار اور اس کی عمر سے ضائع ہوا۔
(۱۰۳) ورایت السلطان یحتکر الطعام	(۱۰۳) اور جب تو دیکھے کہ بادشاہ کھانے کی اشیاء اور غلوں کا احتکار کر رہا ہے

(۱۰۴) ورایت اموال ذی القربیٰ تقسیم فی الزور ویتغامر بھا ویشرب بھا الخمور۔

(۱۰۴) اور جب تو دیکھے کہ اولادِ رسولؐ کا مال جھوٹ کے ذریعہ تقسیم ہو رہا ہے، اور قمار بازی اور شراب خوری میں صرف ہو رہا ہے۔

(۱۰۵) ورایت الخمر یتداوی بھا و توصف للمرض ویستشفی بھا۔

(۱۰۵) اور جب تو دیکھے کہ شراب کے ذریعہ علاج کیا جا رہا ہے اور مریض سے اس کے فوائد بیان کیے جا رہے ہیں اور اس کے ذریعہ شفا چاہی جا رہی ہے۔

(۱۰۶) ورایت النّاس قد استووا فی ترک الامر بالمعروف والنھی عن المنکر وترک التدین صعه

(۱۰۶) اور جب تو دیکھے کہ انسان امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور دین کے ترک کرنے میں برابر ہیں۔

(۱۰۷) ورایت الرّیاح المنافقین واھل النفاق دائمة ورياح اهل الحق لا تحرك۔

(۱۰۷) اور جب تو دیکھے کہ منافقین اور اہلِ نفاق کی ہوا مسلسل بندھی ہوئی ہے اور اہلِ حق کی ہوا ساکن ہے۔

(۱۰۸) ورایت الاذان بالاجر والصّلٰوة

(۱۰۸) اور جب تو دیکھے کہ اذان کہنے اور نماز پڑھنے کی اجرت لی جاتی

بالاجر۔

جاتی ہے

(١٠٩) ورایت المساجد محتشبۃ ممّن لایخاف اللہ مجتمعون فیھا للغیبۃ واکل لحوم اھل الحق و یتواصفون فیھا شراب المسکر۔

(١٠٩) اور جب تو دیکھے کہ مسجد ایسے لوگوں سے بھری ہوئی ہے جو خوفِ خدا نہیں رکھتے وہ وہاں غیبت کرنے اور اہلِ حق کا گوشت کھانے جمع ہوتے ہیں اور وہاں شراب کی تعریف و توصیف کرتے ہیں۔

(١١٠) ورایت السّکران یصلی بالناس فھو لا یعقل ولا یشان بالسکر واذا سکر اکرم واتقی وخیف وترک لا یعقب ویعذر لسکرہ۔

(١١٠) اور جب تو دیکھے کہ بدمست انسان لوگوں کی پیش نمازی کر رہا ہے۔ اور کسی چیز کا ہوش نہیں ہے اور لوگ بھی اس کی بدمستی کو عیب نہیں سمجھ رہے ہیں اگر کوئی مست ہو تو لوگ اس کا احترام کریں، اس سے تقیہ کریں اور خوف کھائیں اسے چھوڑ دیں اور سزا نہ دیں، بلکہ نشہ کے سبب اسے معذور سمجھیں

(١١١) ورایت من اکل اموال الیتامی یحدث

(١١١) اور جب تو دیکھے کہ یتیموں کا مال کھانے والا اپنے صالح ہونے کا

بصلاحه	ذکر کرتا ہے۔
(۱۱۲) ورایت القضاة یقضون بخلاف ما امر اللہ۔	(۱۱۲) اور جب تو دیکھے کہ قاضی حکم الٰہی کے خلاف فیصلے کرے۔
(۱۱۳) ورایت ولاة یاتمنون الخونة للطمع۔	(۱۱۳) اور جب تو دیکھے کہ حکمران خیانت کرنے والوں کو حرص و طمع کے سبب امین بنا رہے ہیں۔
(۱۱۴) ورایت المیراث قد وضعة الولاة لاھل الفسوق والجرة علی اللہ یاخذون منھم و یخلونھم وما یشتھون۔	(۱۱۴) اور جب تو دیکھے کہ حکمران میراث کو گناہ میں جری فاسقوں کو دے رہے ہیں اور یہ فاسق حکمرانوں سے میراث لے کر جو چاہتے ہیں وہ کر رہے ہیں۔ اور حکمرانوں نے انہیں ان کے حال پر چھوڑ دیا ہے۔
(۱۱۵) ورایت المنابر یؤمر علیھا بالتقوی ولا یعمل القائل بما یامر۔	(۱۱۵) اور جب تو دیکھے کہ فراز منبر سے تقویٰ کا حکم دیا جائے اور حکم دینے والا خود اس پر عامل نہ ہو۔
(۱۱۶) ورایت الصلوٰة قد استخف باوقاتھا۔	(۱۱۶) اور جب تو دیکھے کہ اوقاتِ نماز کا استخفاف کیا جائے۔
(۱۱۷) ورایت الصدقة	(۱۱۷) اور جب تو دیکھے کہ صدقہ اور

بالشفاعة لايراد بها وجه الله وتعطى لطلب الناس۔

اور خیرات بھی سفارش پر دیئے جائیں۔ یہ عمل خدا کے لیے نہیں بلکہ لوگوں کی مرضی سے کیا جائے۔

(۱۱۸) ورایت الناس همهم بطونهم وفروجهم لا یبالون بما اکلوا وبما نکحوا۔

(۱۱۸) اور جب تو دیکھے کہ لوگوں کا مقصد زندگی ان کا پیٹ اور ان کی شرمگاہ ہے اور انہیں پرواہ نہیں کہ حرام کھا رہے ہیں۔

(۱۱۹) ورایت الدّنیا مقبلة علیهم۔

(۱۱۹) اور جب دیکھے کہ دنیا ان کے پاس آ گئی۔

(۱۲۰) ورایت اعلام الحق قد درست

(۱۲۰) اور جب تو دیکھے حق کے پرچم بوسیدہ ہو گئے۔

فکن علی حذر واطلب من الله عزوجل النجاة واعلم ان النّاس فی سخط الله عزّ وجلّ انّما یمهلهم لامر یراد بهم فکن مترقبا واجهد لیراك الله فی خلاف ماهم علیه فان نزل بهم العذاب و

تو ایسے مواقع سے حذر کر اور خداوند عالم سے نجات طلب کر اور جان لے کہ اس وقت انسان خدا کے غضب کی زد میں ہیں، اور خدا انہیں اس امر کے سبب مہلت دے رہا ہے جو اس کے ارادہ میں ہے تو ہمیشہ متوجہ رہ، اور کوشش کر کہ لوگ جن چیزوں میں مبتلا ہیں تو ان کے

جمہوریّت

عن ھشام بن سالم	ہشام بن سالم نے امام جعفر صادق
عن الصادق علیہ السّلام	علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ
اِنَّہٗ قال مایکون	آپ نے فرمایا کہ یہ امر ظہور اس
ھذا الامر حتی لا یبقٰی	وقت تک واقع نہیں ہوگا جب
صنف من النّاس الا	تک کہ ہر صنف وجنس کے لوگ
ولوا علی النّاس حتی	انسانوں پر حکومت نہ کرلیں، تاکہ
لا یقولوا انا لو	بعد میں یہ نہ کہہ سکیں کہ اگر ہم حکومت
ولینا العدل لنا ثُمَّ	کرتے تو عدل سے کام لیتے اور اس
یقوم القائم بالحق	کے بعد حق اور عدل کے ساتھ قیام
والعدل [1]	کرنے والا قیام کرے گا۔

جابر حکمران

فی (کتاب البیان) للکنجی فی	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
باب ۲۱ ص ۲۲ بسند طویل عن الاوزاعی	نے فرمایا کہ میرے بعد
عن قیس بن جابر الصدفی عن	خلفاء ہوں گے، خلفاء کے

---

[1] ظہور الحجۃ ص ۲۰۰

ابیه عن جدّه ان رسول الله قال سیکون بعدی خلفاء ومن بعد الخلفاء امراء ومن بعد الامراء ملوك جبابرة ثم یخرج المهدی عج من اهلبیتی یملاء الارض عدلا[1]

بعد امراء ہوں گے اور بادشاہوں کے بعد جابر اشخاص حکمران ہوں گے اور جابر اشخاص کے بعد میرے اہلبیتؑ سے مہدی خروج کرے گا جو زمین کو عدل وداد سے بھر دے گا۔

مدعی نبوّت

عبد الله ابن عمر قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم لا تقوم الساعة حتی یخرج المهدی علیه السلام من ولدی ولا یخرج المهدی حتی یخرج ستون کذابا کلهم یقولون انا نبی[2]

کتاب ارشاد میں عبداللہ ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ قیامت خروجِ مہدیؑ سے قبل نہیں آئے گی۔ وہ میری اولاد سے ہوگا اور مہدی اس وقت خروج نہیں کرے گا جب تک ساٹھ کذاب خروج نہ کرلیں اور سب کا دعوٰی یہ ہوگا میں نبی ہوں۔

---

[1] الشیعۃ الرجعۃ جلد اوّل صفحہ ۱۸۰۔

[2] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۶

ہو۔ یہ بنی ہاشم کہاں خروج کریں گے؟ یہ وضاحت نہیں ہے اور اس کی بھی وضاحت نہیں ہے کہ یہ ادعا امامت کا ہوگا۔ یا کسی اور منصب کا البتہ روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ لوگ فقط دعویٰ نہیں کریں گے۔ بلکہ خروج کریں گے۔

شیخ مفید نے اپنی کتاب ارشاد میں یہ تحریر فرمایا ہے کہ بارہ افراد نسل ابوطالب سے خروج کریں گے اور ہر ایک امامت کا مدعی ہوگا۔ واللہ اعلم بالصواب۔

دین اور علمِ دین

عن الصادق علیه السلام عن رسُول الله صلّی الله علیه و الیه سیأتی علی اُمتی زمان لا یبقی من القرآن الا رسمه ولا من الاسلام الا اسمه یسمون به وهم ابعد النّاس منه مساجدهم عامره من البناء وهی خراب من الهدی فقهاء ذالك الزمان شر فقهاء تحت

امام جعفر صادق علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ میری اُمّت پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے کہ قرآن کے فقط نقوش باقی رہ جائیں گے اور اسلام کا فقط نام باقی رہ جائے گا۔ وہ اپنے آپ کو مسلمان کہیں گے۔ لیکن اسلام سے بہت دور ہوں گے ان کی مسجدیں عمارت کے اعتبار سے صحیح ہوں گی لیکن ہدایت کے اعتبار سے خراب ہوں گی۔ اس زمانے کے فقہا بدترین اور شریر ترین فقہا ہوں گے جو آسمان

ظل السماء منهم خرجت الفتنة واليهم تعود[1]

کے نیچے ہوں گے انہیں سے فتنہ باہر آئے گا اور انہیں کی طرف واپس جائے گا۔

—— ۲ ——

قال یاتی علی الناس زمان یقتل فیه العلماء کما یقتل فیه اللصوص یا لیت العلماء تحامقوا فی ذالک الزمان[2]

ارشاد فرمایا کہ انسانوں پر ایک زمانہ ایسا آنے والا ہے کہ اس زمانے میں جس طرح چور قتل کیے جائیں گے اسی طرح علماء بھی قتل کیے جائیں گے، کاش علماء اس وقت اپنے آپ کو بے وقوف اور احمق بنالیں

—— ۳ ——

قال رسول الله اذا ابغض المسلمون علماء هم واظهروا عمارة اسواقهم وتناكحوا على

امیر المومنین علیہ السلام نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا کہ جب مسلمان اپنے علماء سے نفرت کرنے لگیں اور اپنے بازاروں کی

---

[1] ظہور الحجت صفحہ ۱۲۴۔

[2] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

جمع الذراهم رماهم الله باربع خصال بالقحط من الزمان وجود السلطان الجائر والخيانة من ولاة الاحكام والصولة من العدو[1]

کی تعمیر کو ظاہر کرنے لگیں اور دولت کے لیے شادی کریں تو اللہ انہیں چار بلاؤں میں مبتلا کرے گا۔ اس زمانے میں قحط پڑے گا بادشاہ (صاحب سلطنت) ظالم ہوگا، حکمران خیانت کار ہوں گے، اور مسلمانوں کے دلوں میں دشمنوں کا شدید خوف ہوگا۔

معاشرتی انقلاب

قال سمعت ابا عبد الله علیه السلام یقول ویل لطغاة العرب من امر قد اقترب قلت جعلت فداك كم مع القائم من العرب قال نفر یسیر قلت والله

ابن یعفور نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ عرب کے سرکشوں پر افسوس ہے اس شر کے سبب جو قریب ہے میں نے پوچھا آپ پر فدا ہو جاؤں عربوں میں سے کتنے قائم کے ساتھ ہوں گے؟ فرمایا کم ہوں گے۔ میں نے عرض کی خدا کی قسم میں عربوں میں بہت

---

[1] علائم الظہور، زنجانی صفحہ ۲۱۷۔

ان من یصف ھذا	سے لوگوں کو دیکھتا ہوں جو قائم کی
لامر منھم لکثیر	تعریف و توصیف بیان کرتے ہیں
قال لا بد للناس	(تو پھر کم کیوں ہوں گے؟) فرمایا کہ
من ان یمحصوا	حتماً لوگوں کا امتحان لیا جائے گا،
و یمیز و یغربلوا	انہیں ایک دوسرے سے الگ
و یستخرجوا فی	کیا جائے گا اور انہیں چھلنی میں چھانا
الغربال خلق	جائے گا۔ یہاں تک کہ کثیر افراد اس
کثیر[1]	چھلنی سے باہر آجائیں گے۔

۲

قال امیر المؤمنین	امیر المومنین علیہ السلام نے نہج
علیہ السلام والذی	البلاغہ میں ارشاد فرمایا ہے۔ اس
بعث بالحق نبینا	ذات کی قسم جس نے رسولؐ کو حق
لتبلبلن بلبلۃ و	کے ساتھ مبعوث کیا تم بُری طرح
لتغربلن غربلۃ	تہ و بالا کیے جاؤ گے اور تمہیں اس
لتساطن سوط القدر	طرح چھانا جائے گا۔ جیسے کسی چیز
حتی یعود اسفلکم	کو چھلنی میں چھانا جاتا ہے اور تمہیں
اعلاکم و اعلاکم اسفلکم	ابلتی ہوئی دیگ کی طرح نیچے اوپر

---

[1] ظہور الحجۃ صفحہ ۴۵۔

ولیبلقن سباقون	کیا جائے گا، یہاں تک کہ تمہارے
کانُوا قصروا و	پست بلند اور تمہارے بلند پست
لیقصرون سباقون	ہو جائیں گے اور جو لوگ پیچھے رہ گئے
کانوا سبقوا و	تھے آگے بڑھ جائیں گے ۔ خدا کی
اللّٰه ما کتمت	قسم میں نے کوئی بات پردے میں
وشمة ولا کذبت	نہیں رکھی اور کبھی خلافِ حقیقت
کذبة ۔[1]	گفتگو نہیں کی۔

معاشرتی مزاج

(بیان الحق) قال عسی	رسول اللہؐ نے ارشاد فرمایا، کہ
ان تدرکوا زمانا یغدی	تم ایک ایسا زمانہ بھی دیکھو گے
علی احدکم بعضه	کہ صبح اپنے شہر میں گزارو گے،
ویراح باخری و	اور شام تک کسی دوسرے شہر میں
تلبسوا مثال استار	پہنچ جاؤ گے تم اس زمانے میں
الکعبة قالوا	غلافِ کعبہ جیسے لباس استعمال
یارسُول اللّٰه انحن	کرو گے۔ لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول
الیوم خیر ام ذالك	اللہؐ! ہم اس زمانے میں بہتر ہیں

---

[1] نہج البلاغہ خطبہ، ۱۸۔

فقال بل انتم اليوم متحابون و انتم يومئذ متباغضون يضرب بعضكم رقاب بعض۔

یا اس زمانے میں بہتر ہوں گے؟ فرمایا آج تمہارے دلوں میں ایک دوسرے سے محبت ہے اور اس زمانے میں ایک دوسرے سے دشمنی کروگے اور ایک دوسرے کی گردنیں کاٹو گے۔

فریبی معاشرہ

۱

عن علی علیہ السلام ان بین یدی القائم سنین خداعہ یکذب فیہا الصادق و یصدق فیہا الکاذب ویقرب فیہا الماحل و یتعلق فیہا الرویبضہ

اصبغ بن نباتہ نے امیرالمومنینؑ سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور قائمؑ سے چند سال قبل بہت دھوکہ دینے والے ہوں گے، جن میں راست گو انسان کی تکذیب کی جائے گی اور جھوٹے انسان کی تصدیق کی جائے گی۔ اور افراد ناحل، مقرب ہوں گے اور "رویبضہ"

۱؎ ظہور الحجۃ ص ۳۰۔

قلت وما الزّوبيضة	ان چند برسوں سے بہت متعلق
وما الماحل قال	ہوں گے۔ میں نے پوچھا کہ روبضہ
اما تقرؤن قوله	کیا ہے؟ اور ماحل کیا ہے؟ فرمایا
وهو شديد المحال	تم نے قرآن میں نہیں پڑھا وھو
قال قلت وما	شدید المحال میں نے پھر
المحال قال يريد	پوچھا کہ محال کیا ہے؟ فرمایا مقصود
المكار[1]	مکار ہے۔

۲

قال امير المؤمنين	امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
عليه السّلام ياتى على	کہ انسانوں پر ایک ایسا زمانہ آنے
النّاس زمان لا	والا ہے کہ مقرب نہ ہوگا مگر
يقرب فيه الا الماحل	چغل خور اور باتیں بنانے والا ظریف
ولا يظرف فيه	نہیں سمجھا جائے گا مگر وہ جو فاجر
الا الفاجر ولا يضعف	ہو، جو انصاف کرنے والا ہوگا۔ وہ
فيه الا المنصف	ضعیف ہوگا، لوگ صدقہ کو جرمانہ
يعدون الصدقة غرما	شمار کریں گے، اور صلہ رحم کو احسان
وصلة الرحم منا	سمجھیں گے، اور عبادت کے ذریعہ

---

[1] الزام الناصب، جلد ۲، صفحہ ۱۱۶۔

والعبادة استطالة على	لوگوں پر اپنی بزرگی اور عظمت جتائیں
الناس فعند ذالك يكون	گے، تو ایسے زمانے میں حکومت
السلطان بمشورة النساء	عورتوں کے مشورہ سے ہوگی لڑکوں
وامارت الصبيان و	کی حکمرانی ہوگی اور خواجہ سراؤں کی
تدبير الخصيان [۱]	تدبیر و حکمت پر عمل ہوگا۔

— ۳ —

كافی قال رسول الله صلى	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
الله عليه واله وسلم يأتی	وسلم نے فرمایا کہ انسانوں پر ایک
على الناس زمان يكون	ایسا زمانہ آنے والا ہے جب انسان
الناس فيه ذءابا فمن	بھیڑیئے بن جائیں گے تو جو شخص بھیڑیا نہیں
لم يكن فيه ذءابا	بنے گا تو اسے دوسرے بھیڑیئے
اكلتہ الذءاب [۲]	مل کر کھا جائیں گے۔

— ۴ —

قال رسول الله صلى الله	رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ
عليه واله امتی	وسلم نے فرمایا کہ آخر زمانہ میں میری
ليظهر النفاق و	امت کے درمیان نفاق ظاہر ہو

---

[۱] ظہور الحجت صفحہ ۱۱۸۔

[۲] علائم الظہور، صفحہ ۳۰۶۔

ترفع الامانة و تقبض الرحمة ينغض الامين و يومن الخائن اتتكم الفتن كامثال الليل المظلم[1]

گا۔ امانت اٹھالی جائے گی اور رحمت روک لی جائے گی۔ امانت دار پست سمجھا جائے گا اور خیانت کرنے والا امین سمجھا جائے گا۔ جب ایسا ہوگا توتم پر سیاہ راتوں کی طرح فتنے نازل ہوں گے۔

٥

عن الحسين بن علی علیهم السلام قال جاء رجل الى امير المومنين نبئنا بمهديكم هذا فقال اذا درج الدارجون وقل المومنون و ذهب المجلبون فهناك[2]

امام حسین علیہ السلام سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المومنینؑ کی خدمت میں آیا اور اس نے سوال کیا کہ اپنے مہدی کے بارے میں بتائیں کہ کب ظہور ہوگا؟ فرمایا کہ جب کفّار و اشرار کے صلب میں مومنین ومتقین ختم ہو جائیں گے اور جب دین کی نصرت کرنے والے اُٹھ جائیں اس وقت ظہور ہوگا۔

[1] ظہور الحجۃ، صفحہ ١٦٥۔

[2] علائم الظہور، صفحہ ٣٠٦۔

۶

سئل الصادق عن ظهوره فقال اذا حکمت فی دولة خضبان و النسوان و احذت الامارة الشبان و الصبیان وخرب جامع الکوفة من العمران وانعقدت الجیران فذلک الوقت زوال ملک بنی عمی العباس و ظهور قائمنا اهل البیت۔[1]

امام جعفر صادق علیہ السلام سے ظہور مہدیؑ کے سلسلہ میں پوچھا گیا، تو آپ نے فرمایا کہ جب خواجہ سرا اور عورتیں حکومت کریں اور مسجد کوفہ ویران ہو جائے، اور نوجوان افراد اور لڑکے حاکم بن جائیں اور پڑوسی معاہدے کرنے لگیں تو اس وقت بنی عباس کی حکومت کا زوال ہوگا اور ہم اہلِ بیت میں سے قائم کا ظہور ہوگا۔

توضیح

اس روایت میں مندرجہ ذیل باتوں کی وضاحت ہوتی ہے۔

(۱) اگرچہ یہ ذکر نہیں ہے کہ خواجہ سرا (مردانگی نہ رکھنے والے مرد) اور عورتوں کی حکمرانی کن علاقوں میں ہوگی، لیکن مسجد کوفہ اور حکومت بنی عباس کے سیاق سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ یہ علامت بالعموم مسلم حکومتوں اور

---

[1] الزام الناصب جلد۲ صفحہ ۱۲۵

۲

قال رسول الله يكون في اخر هذه الامة رجال يركبون على المياثة حتى ياتوا ابواب المساجد نساءهم كاسيات عاريات على رؤسهن كاسنمة البخت العجاف ۔[۱]

ابن عمر سے روایت ہے کہ رسول اللہؐ نے فرمایا کہ اس وقت کے آخری زمانے کے مرد تیز گردش کرنے والی سواریوں پر سوار ہوں گے اور مسجد کے دروازوں پر آئیں گے، ان کی عورتیں لباس میں ہوں گی، لیکن برہنہ ہوں گی اور ان کے سروں پر اونٹ کی کوہان کی طرح بال ہونگے

ازدواج

عن النبیؐ قال اذا اتٰی علی اُمّتی مأة وثمانون سنة بعد الالف فقد حلّت العزوبة والعزلة والترهب على رؤس الجبال وذالك لان

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جب میری اُمّت پر ۱۱۸۰ھ آجائے تو اس وقت کنوارا رہنا، گوشہ نشینی اور پہاڑوں پر جا کر رہبانیت اختیار کرنا حلال ہو جائے گا اور وہ اس لیے کہ ۱۲۰۰ھ میں

---

[۱] علائم ظہور، ۳۶۳

الخلق فی لماتین	جو لوگ ہوں گے وہ جنگ جو اور قتل
اهل الحرب والقتل	وغارت والے ہوں گے، تو اس
فتربیة جرو خیر	زمانے میں ایک کُتے کے بچے کی
من تربیة الولد وان	پرورش ایک لڑکے کی پرورش
تلد المراه حیة	سے بہتر ہو گی، اور اس زمانے میں
خیر من ان تلد	اگر عورت سانپ جنے تو وہ بچہ
الولد۔ [1]	پیدا کرنے سے بہتر ہو گا۔

مُسلمان

قال رسول الله	رسُول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
(صلی الله علیه واله	نے ارشاد فرمایا کہ انسانوں
وسلم) علی الناس	پر ایک ایسا زمانہ آنے والا ہے
زمان اذا سمعت	کہ کسی انسان کا نام سنو تو یہ اس
باسم الرجل	کی ملاقات سے بہتر ہے اور اگر
خیر من تلقاه	تم نے اس سے ملاقات کر لی تو
اذا لقیتة خیر من	اسے آزمانے اور تجربہ کرنے سے
تجربة ولو	بہتر ہے اور اگر تم نے اسے آزمایا

---

[1] علائم ظہور صفحہ ۲۲۴۔

جربته اظهر لك	تو وہ اپنے حالات تم پر ظاہر کردے
احوالا دینهم دنا	گا۔ اس زمانے کے لوگوں کا دین ان
فیرهم همتهم	کی دولت ہوگی۔ ان کی ہمت ان کے
بطونهم قبلتهم	پیٹ ہوں گے۔ ان کا قبلہ ان کی عورتیں
نساؤهم یرکعون	ہوں گی۔ ایک روٹی کے لیے رکوع
للرغیف یسجدون	کریں گے اور ایک درہم کے لیے
للدرهم حیاری	سجدہ کریں گے۔ وہ حیران ہوں گے
سکاری لا مسلمین ولا	بدمست ہونگے، نہ مسلمان ہوں گے
نصاری۔ [1]	نہ عیسائی ہونگے۔

عورتوں کو قبلہ کہہ کر شاید اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ راستہ چلتے وقت مرد اپنے کو پیچھے رکھیں گے اور عورتوں کو آگے کر دیں گے۔ جیسا کہ آج کے معاشرہ میں یہ طریقہ رائج ہے۔ (LADIES FIRST)

حدیث کے آخر میں کہا گیا ہے کہ یہ لوگ نہ مسلمان ہوں گے نہ عیسائی یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ مسلمان ہوں گے اور نہ یہودی، یا مسلمان ہوں گے، نہ ہندو، لیکن کہا گیا ہے کہ "نہ مسلمان ہونگے نہ عیسائی" لفظ "عیسائی" سے اس بات کی طرف اشارہ کیا گیا ہے کہ اس دور کی تہذیب پر عیسائیوں کے گہرے اثرات ہوں گے۔ مثلاً گردن میں ٹائی کا استعمال عیسائیوں

---

[1] علائم ظہور، ص ۳۰۵۔

کی علامت ہے اور یہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی صلیب کی شبیہ ہے۔ آج کے مسلمانوں میں عام طور پر اس کا رواج ہے۔ اگر کسی ایسے مسلمان سے سوال کیا جائے کہ تم عیسائی ہو؟ تو جواب نفی میں دے گا اور اگر پوچھا جائے کہ مسلمان ہو تو اس کا لباس اور اس کی تہذیب مسلمان ہونے کا بھی انکار کرے گی۔ غالباً اسی بات کو کہا گیا ہے۔ لا مسلمین ولا نصاریٰ۔

شیعوں کی حالت

مسندا عن عمیرہ	عمیرہ بنت نفیل بیان کرتی ہیں
بنت نفیل قال سمعت	کہ میں نے امام حسن علیہ السلام سے
الحسن بن علی علیہما السلام	سنا کہ یہ امر اس وقت تک نہیں ہوگا
یقول لا یکون الامر	تم جس کا انتظار کر رہے ہو۔ جب تک
الذی ینتظرون حتی	کہ تم میں سے ایک شخص دوسرے سے
لیبراء بعضکم من	اظہار بیزاری و نفرت نہ کرے
بعض حتی بعضکم بعضاً	اور بعض بعض پر لعن و طعن نہ کریں
وحتی یسمی بعضکم بعضا	یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ
کذابین [1]	بعض کو کذاب کہیں گے۔

○

[1] ظہور الحجۃ ص ۱۱۵۔

بعضكم من بعض و يلعن بعضكم بعضا و يتفل بعضكم في وجه بعض وحتى يشهد بعضكم بالكفر على بعض قلت ما في ذالك خير قال الخير كله في ذالك عند ذالك يقوم قائمنا فيرفع ذالك كله[1]

کہ تم میں سے بعض لوگ بعض سے اظہار برارت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض پر لعنت نہ کریں اور تم میں سے بعض لوگ بعض کے چہرے پر نہ تھوک دیں یہاں تک کہ تم میں سے بعض لوگ بعض کی کفر کی گواہی دیں گے راوی نے کہا کہ اس وقت تو پھر خیر نہیں ہے؟ فرمایا کہ سارا خیر اسی وقت ہے، اس لیے کہ اسی وقت تمہارا قائم قیام کرے گا۔ اور یہ ساری باتیں ختم ہو جائیں گی۔

انتظار کرنے والے

مسندا عن الصقر الف قال سمعت ابا جعفر محمد بن على الرضا عليه السلام يقول

صقر سے روایت ہے کہ میں نے امام محمد تقی علیہ السلام سے سنا کہ انہوں نے فرمایا کہ میرے بعد میرا بیٹا علی امام ہے اس کا حکم میرا حکم

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۵۔

ان الامام بعدی ابنی	ہے اور اس کا قول میرا قول ہے اور اس
علی امره امری و	کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور
قوله قولی وطاعته	اس کے بعد یہ امر امامت اس
طاعتی والامامة بعدهٗ	کے بیٹے حسن (عسکری) میں ہے۔
فی ابنه الحسن علیه	اس کا امر اس کے باپ کا امر ہے
السلام اَمرُه امر ابیه	اور اس کی اطاعت اس کے باپ
وطاعة طاعة ابیه ثم	کی اطاعت ہے۔ پھر فرمایا حسنؑ کے
قال ان من بعد الحسن	کے بعد اس کا بیٹا قائم بالحق اور امام
علیه السلام ابنه القائم	منتظر امام ہوگا، میں نے پوچھا، فرزندِ
بالحق المنتظر فقلت	رسولؐ! کیا یہ قائم کے نام سے کیوں
له یا ابن رسول اللّٰه	یاد کیا جاتا ہے؟ یہ اس وقت قیام
ولم سمی القائم	کرے گا۔ جب اس کا ذکر مر جائے
قال لانه یقوم	گا اور ختم ہو جائے گا۔ میں نے پھر
بعد موت ذکره	پوچھا منتظر کے نام سے کیوں یاد کیا
وارتداد کثیر القائلین	جاتا ہے؟ فرمایا کہ اس کی غیبت
بامامة فقلت له ولم	کے ایام بہت ہوں گے اور مدت
سمّی المنتظر قال لان له	طویل ہوگی تو مخلصین اس کے خروج
غیبة تکثر ایامها و	کا انتظار کریں گے اور صاحبانِ
یطول امدها فینتظر خروجهٗ	شک و ریب اس کا انتظار

امر الله عز وجل	اس امر ظہور کی توقع رکھو۔ راوی کہتا
فقلت جعلت	ہے کہ میں نے عرض کی کہ میرے ماں
فداك هذه الفاقة	باپ آپ پر فدا ہو جائیں یہ حاجت
والحاجة قد عرفتها	اور فاقہ تو سمجھ میں آ گیا، لیکن لوگوں کا
فما انكار الناس	ایک دوسرے سے انکار کرنے کا
بعضهم بعض	مطلب کیا ہے؟ فرمایا مطلب یہ
قال ياتي الرجل	ہے کہ کوئی شخص اپنے برادر دینی کے
منكم اخاه	پاس کوئی حاجت لے کر جائے گا۔
لحاجة فينظر	تو وہ اس حاجت مند سے اس
اليه بغير الوجه	رویہ کے خلاف ملے گا جو حاجت سے
الذى كان ينظر	پہلے تھا اور اس طریقہ گفتگو کے خلاف
اليه۔ [1]	گفتگو کرے گا۔ جو حاجت سے پہلے کا
	طریقہ تھا۔

فاقہ اور احتیاج

عن محمد بن بشر	محمد ابن بشر ہمدانی نے امام صادق
الهمدانى عن الصادق	علیہ السلام سے ایک طویل حدیث

---

[1] علائم الظہور زنجانی، صفحہ ۳۱۲۔

عليه السلام فی حديث طويل قد اخذنا موضع الحاجة انّه قال لنبی فلان ملكا موجلا حتی اذا امنوا واطمانوا وظنوا ان ملكهم لا يزول صيح فيهم صيحة فلم يبق لهم راع يجمعهم ولا راع يسمعهم وذلك قول الله عزّ وجل حتی اذا اخذت الارض زخرفها وازينت وظن اهلها انهم قادرون عليها اتاها امرنا ليلا او نهارا فجعلناها حصيدا كان لم تغن بالامس

نقل کی ہے، جس کا ایک حصّہ یہاں نقل کیا جاتا ہے: آپ نے ارشاد فرمایا کہ بنی فلاں کی حکومت طویل ہو گی، یہاں تک کہ جب وہ اپنے آپ کو مامون و مطمئن محسوس کریں گے اور یہ خیال کرنے لگیں گے کہ ان کی حکومت کو زوال نہیں ہوگا۔ ان کے درمیان ایک چیخ بلند ہو گی جس کے سبب ان کا نگہبان کوئی باقی نہ بچے گا۔ جو ان کو جمع کر سکے اور ان کا کوئی نمائندہ نہ رہے گا جو ان کی بات سُن سکے یہی خداوندِ عالم کے اس قول کا مطلب ہے۔ یہاں تک کہ زمین نے اپنے کو آراستہ کر لیا اور مزین ہو گئی اور مالکانِ زمین نے یہ سمجھ لیا اب وہ اس پر قابو پا چکے ہیں تو ہمارا حکم رات یا دن میں آپ تک پہنچا تو ہم نے اس کھیت کو ایسا کٹا ہوا بنا دیا، گویا کل اس میں کچھ بھی نہ تھا۔

كذالك نفصل الايات
لقوم يتفكرون قلت
جعلت فداك هل
لذالك وقت قال
لا لان علم الاغلب
علم المؤقتين ان
الله وعد موسى
ثلاثين ليلة واتمها
بعشر لم يعلمها موسى
ولم يعلمها بنى
اسرائيل فلما جاز
الوقت قالوا غرنا
موسى فعبدوا العجل
ولكن اذا كثر الاحاجة و
الفاقة فى الناس وانكر بعضهم
بعضا فعند ذالك تو
قعوا عند الله صباحًا

ہم اس طرح فکر کرنے والوں کے لیے
اپنی آیات کو تفصیل سے بیان کرتے
ہیں[1] راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ
کہ کیا اس کا کوئی وقت معین ہے؟
فرمایا نہیں! اس لیے کہ خدا کا علم وقت
معین کرنے والوں کے علم پر غالب ہے
اللہ نے موسیٰؑ سے تیس راتوں کا وعدہ
کیا تھا اور اسے دس راتوں کے ذریعہ
مکمل کیا جس کا علم نہ موسیٰ کو تھا اور نہ
بنی اسرائیل کو تو جب وقتِ موعود گزر
گیا تو انہوں نے کہا کہ موسیٰؑ نے ہمیں
دھوکہ دیا اور وہ گوسالہ کی پرستش
کرنے لگے، لیکن جب حاجتوں اور
فاقوں کی انسانوں میں کثرت ہو جائے
اور لوگ ایک دوسرے سے اظہارِ
نفرت اور انکار کرنے لگیں تو اس
زمانے میں صبح و شام امرِ الٰہی کے

---

[1] سورۂ یونس آیت ۲۴۔

ومساء۔ [1] | ظہور کی توقع رکھو۔

قتل اور موت

عن البرنطی عن الرضا علیہ السلام قال قد امر ھذا الامر قتل بیوح قلت وما البیوح قال دائم لا یفتر [2]

بزنطی نے امام رضا علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہورِ مہدیؑ سے قبل قتل بیوح ہوگا۔ میں نے پوچھا "بیوح" کیا ہے تسلسل بغیر کسی انقطاع کے۔

۲

مسنداعن سلیمان بن خالد عن الصادق علیہ السلام قدام القائم موتان موت احمر وموت ابیض حتی یذھب من کل سبعة خمسة الموت الاحمر السیف الموت

سلمان ابن خالد نے امام صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا کہ ظہور سے قبل دو قسم کی موتیں ہوں گی۔ سرخ موت اور سفید موت یہاں تک کہ ہر سات میں سے پانچ افراد ختم ہو جائیں گے۔ سرخ موت تلوار ہے اور سفید موت

---

[1] ظہور الحجہ چاپ قدیم

[2] بحارالانوار، جلد ۵۲ چاپ جدید ۵۲۔

الابیض الطاعون۔ [1]

طاعون ہے

۳

مسندا عن ابی بصیر ومحمد بن مسلم عن الصادق علیہ السلام لا یکون ھذا الامر حتی یذھب ثلثا الناس فما یبقی فقال علیہ السلام اما ترضون ان تکونوا الثلث الباقی۔ [2]

ابوبصیر اور محمد بن مسلم نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے نقل کیا ہے کہ ظہور اس وقت تک نہیں ہوگا جب تک انسانوں کی دو تہائی آبادی ختم نہ ہو جائے۔ اس پر آپ سے پوچھا گیا کہ جب دو تہائی انسان ختم ہو جائیں گے تو پھر باقی کیا رہے گا؟ فرمایا کہ کیا تم اس بات پر راضی نہیں ہو کہ باقی ماندہ ایک تہائی تمہاری ہو۔

امراض

عن رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم ظھور البواسیر وموت

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ بواسیر (ریاحی امراض) اور ناگہانی موت اور

---

[1] بحارالانوار جلد ۱۳ صفحہ ۱۹۰ چھاپ قدیم

[2] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۳۶

الفجاۃ والجذام ومت	جذام (جلدی بیماریاں) وقت
اقترب الساعۃ۔ [1]	نزدیک آجانے پر ظاہر ہوں گی

---

[1] الزام الناصب جلد ۲، صفحہ ۱۳۶۔

جغرافیائی علامات

یورپ

مستفتح بعدی جزیرۃ تسمی بالاندلس فیغلب علیھما اھل الفکر فیاخذون اموالھم واکثر بلادھم ولیسبون نسائھم واولادھم ویھتکون الاستار ویخربون الدّیار وترجع اکثر البلاد فیافی وقفار او یتخلس اکثر الناس من دیارھم واموالھم فیاخذون اکثر الجزیرۃ

فاضل معاصر سید ابراہیم موسوی زنجانی نے اثبات الحجۃ کے صفحہ ۲۸۰ پر اندلس کی دوبارہ تباہی کو بھی علائم میں شمار کیا ہے۔ علائم ظہور میں عماد زادہ اصفہانی نے رسول اکرمؐ سے نقل کیا ہے کہ میرے بعد جزیرہ اندلس فتح کیا جائے گا۔ ان پر اہل کفر غالب آ جائیں گے اور وہ اہل اندلس کے مال و دولت اور اکثر علاقوں کو چھین لیں گے، ان کی عورتوں اور بچوں کو اسیر کریں گے۔ پردے چاک کر دیں گے اور شہروں کو تباہ کر دیں گے، اکثر بستیاں ویرانوں اور صحراؤں میں تبدیل ہو جائیں گی۔ اکثر لوگوں کو ان کی زمینوں اور دولت سے بے دخل

ولا يبقى الا اقلها	کر دیں گے تو وہ جزیرہ کے بیشتر
ويكون في	حصّہ کو لے لیں گے اور کم تر باقی
الغرب الهرج	رہ جائے گا اور غرب میں شور و شر
والخوف وليستولى عليهم	ہوگا۔ خوف کا عالم ہوگا، ان پر بھوک
الجوع والغلاء وتكثر الفتنة	اور مہنگائی مسلط ہوگی اور فتنوں کی کثرت
ويأكل الناس بعضهم بعضًا	ہو جائے گی اور لوگ ایک دوسرے
فعند ذلك يخرج رجل	کو کھانے لگیں گے اس وقت
من المغرب الاقصى من	مغرب اقصیٰ سے نسل فاطمہ زہرا
ولد فاطمة بنت رسول الله	بنت رسول اللہ سے ایک شخص خروج
وهو المهدي القائم	کرے گا اور وہی مہدیؑ قائم ہوگا۔ یہ
في آخر الزمان وهو اوّل	آخری زمانے میں ہوگا اور اشراط ساعت
اشراط الساعة [1]	کی حد اوّل ہے۔

اس روایت میں غرب اور مغرب اقصیٰ دو الگ الگ علاقوں کے لیے استعمال ہوتے ہیں، ممکن ہے کہ غرب سے مراد یورپی ممالک اور امریکہ ہوں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی خواہش یہی ہے کہ تیسری عالمگیر جنگ مشرق میں ہو، لیکن اس روایت سے یہ اندازہ ہوتا ہے کہ غرب اس سے محفوظ نہیں رہے گا۔ جہاں تک مغرب اقصیٰ سے خروج مہدیؑ کا تعلق ہے تو یہ

---

[1] علائم الظہور زنجانی صفحہ ۳۸۰۔

تواتر روایت کے خلاف ہے۔ جیساکہ اس کتاب کے مطالعہ سے معلوم ہوگا ممکن ہے کہ اس روایت میں تصحیف و تحریف ہوئی ہو۔ اصل کتاب اور سلسلہ سند سامنے نہ ہونے کے سبب تبصرہ ممکن نہیں ہے۔

○

افریقہ

وفی العرف الوردی ج ۲ ص ۶۸۔۔ اخرج بسند عن نعیم ابن حماد عن ابی قبیل کان یکون بافریقیه امیر اثنی عشر سنة ویکون بعده فتنة ثم یملك وجل اسمر یملاها عدلا ثم لیسر الی المهدی فیودی الیه الطاعته۔

العرف الوردی جلد ۲ صفحہ ۶۸ پر مذکور ہے کہ نعیم ابنِ حماد نے ابوقبیل سے نقل کیا ہے کہ افریقیہ میں ایک شخص بارہ سال تک حکومت کرے گا۔ پھر اس کے بعد فتنہ ہوگا اور ایک سیاہی مائل شخص حکومت لے گا اور عدل و داد سے پُر کردے گا۔ پھر وہ مہدیؑ کی طرف روانہ ہوگا اور پہنچ کر اطاعت قبول کرے گا اور اس کی طرف سے جنگ کرے گا۔

○

چین

في اربعين الميراللوحي
عن فضل بن شاذان عن
ابي جعفر عليه السلام
يقول كاني بقوم قد
خرجوا من اقصى البلاد
المشرق من بلدة يقال
لها شيلا يطالبون حقهم من
اهل الصين فلا يعطون
فاذاراوا ذلك وضعوا
سيوفهم على عواتقهم
فرضوا باعطاء ما
سالوه فما يقبلوا
وقتلوا منهم خلق
كثيرا ثم يسخرون
بلاد الترك والهند
كلها و يتوجهون

اربعین میرلوحی میں فضل ابن شاذان
نے امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت
کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ گویا میں
دیکھ رہا ہوں کہ مشرق بعید کی ایک بستی
"شیلا" سے ایک قوم خروج کرے گی،
اور اہلِ چین سے اپنے حق کا مطالبہ
کرے گی، لیکن ان کا حق نہیں ملے گا۔
وہ لوگ پھر اپنا حق طلب کریں گے
انہیں پھر منع کیا جائے گا۔ جب وہ
دیکھیں گے تو اپنی گردنوں پر اپنی تلواریں
رکھ لیں گے تو اہلِ چین ان کا مطالبہ
پورا کرنے پر آمادہ ہو جائیں گے لیکن
وہ لوگ اسے قبول نہیں کریں گے۔
اور خلقِ کثیر کو قتل کر دیں گے۔ پھر وہ
ترک اور ہندوستان کے سارے
علاقوں پر مسلط ہو جائیں گے، اور

الیٰ خراسان و یطلبونها من اهلها فلا یعطون فیا خذونها قهرا و یریدون ان لا ید فعوا الملك الا الیٰ صاحبکم مع الذین قتلوهم فانتقموا منهم و تعیشو فی سلطانه الیٰ اخر الدنیا[1]

اس کے بعد خراسان کی طرف متوجہ ہوں گے اور اہلِ خراسان سے ان کا علاقہ طلب کریں گے اور نہ دینے پر جبراً قابض ہو جائیں گے اور ان کا ارادہ یہ ہوگا کہ حکومت کو صاحب الامر کے ہاتھوں تک پہنچا دیں پھر ظہور کے بعد یہ ان لوگوں سے انتقام لیں گے جنہوں نے انہیں قتل کیا تھا اور مہدی کی حکومت میں دنیا کے ختم ہونے تک زندگی بسر کریں گے۔

○

چین، خروج عمانی

فی مناقب ابن شهر علائم الظهور اذا فقد الصین و

مناقب ابن شہر آشوب میں علائم ظہور کے سلسلہ میں تحریر ہے کہ جب چین فنا ہو جائے گا اور

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۰۔

تحرك المغربي	مغربی حرکت کرے گا اور عباسی یا
وسار العباسي او	عمانی سفر اختیار کرے گا اور سفیانی
العماني و بويع	کی بیعت کی جائیگی تو اس وقت
السفياني اذن لولي	ولی اللہ (مہدی) کو اذن خروج دیا
الله ۔ ۱	جائے گا۔

○

رُوس

واما الروس فطا	رسالۃ الرزیہ تالیف محی الدین
لعها منحوس و	عربی ۱۱۳۲ھ میں مدایر دعلی الملوک
عسكرها منكوس	(جو بادشاہوں پر گزرنے والی ہے)
وملكها مايوس	کے ذیل میں تحریر ہے:
يصيبها الندم	روس کا طالع منحوس ہے اس
بعد استيلاء على	کا لشکر سرنگوں ہوگا، اُس کا بادشاہ
العجم ويصير	مایوس ہوگا، وہ عجم پر غلبہ پانے کے
له وداهيتان	بعد ندامت کا شکار ہوگا اور اس
(الاولى) الاختلاف	کے دو عظیم واقع ہوں گے (۱) ملک

---

۱ اثبات الحجۃ صفحہ ۲۱۲۔

بنواحی ملکه بحیث
یعجز عن تسکینه
وتامینه روالشانته
امراض تتابعة تخسره
مالا ونفوسا و
یطمع فی دولت
الجرمن (المان) و
انمشه (نمسه) ونصره
ترکی و قفقازیه و
لکل طائران یقح
ولکل صعود نزول
الی ان قال دارالظالم
خراب ولو بعد حین
واما البلغار فبشری
له بانصرار والبعد
عن الدیار واما الایران فیدوم
اختلافها بستین وساقطها
یعود ولا یسرع بالعقود
تتحد ارکانها فیکون

کے مختلف علاقوں میں اختلاف ہوگا
یہاں تک کہ حکمران انہیں ختم کرنے
سے عاجز آجائے گا (۲) پے در
پے مختلف امراض پھیل جائیں گے
اور جان ومال کا خسارہ ہوگا اور اس
کا اقتدار حاصل کرنے کی تمنا
جرمن، نمسار، بصرہ، ترکیہ اور
قفقاز کے لوگ کریں گے۔ ہر پرندہ
نیچے اور بلندی کے لیے پستی ہے
پھر فرمایا کہ ظلم کا گھر خراب ہوگا اگرچہ
تاخیر ہی کیوں نہ ہو۔ انگریز اس
سے نجات پالے گا، بلغاریہ کی طرف
پہنچے گا اور اہلِ بلغاریہ کو وطن سے
دوری اختیار کرنا پڑے گی۔ ایران میں
دوسال تک متواتر اختلافات
رہیں گے، جو ساقط ہوا ہے۔
وہ واپس ہوگا اور بیٹھنے میں جلدی
نہیں کرے گا۔ ایران کے ارکان
متحد ہو جائیں گے اور انشاء اللہ

مستقلاً انشاء الله الی	وہ استقلال حاصل کرے گا۔ پھر
ان قال قم یاسین	کہا کہ اے سین قیام کر، اے
واخطب یالام و احکم	لام خطاب کر، اے میم حکم کر۔
یامیم واجمع المسلمین	اور مسلمانوں کو مجتمع کر، جابر بادشاہ
قد مضت الملوك	گزر گئے، حق آگیا اور باطل
الجبابرة جاء الحق و	بھاگ گیا، جیسا کہ امام جعفر بن محمد
زهق الباطل قال	الصادق علیہما السلام نے فرمایا
الامام جعفر بن محمد	کہ ہر شخص کی ایک حکومت ہے
الصادق لکل اناس دولة	جس کا وہ انتظار کرتا ہے اور ہماری
یرقبونها و دولتنا فی آخر	حکومت آخری زمانے میں
الدّهر تظهر ـ ؎	ظاہر ہوگی۔

○

آذربائیجان

وفی غیبة النعمانی	غیبت نعمانی میں امام محمد باقر
عن ابی بصیر عن ابی	علیہ السلام سے روایت ہے کہ فرمایا
عبد الله علیه السلام قال لی	کہ ہمارے لیے آذربائیجان سے ایک

؎

ابی یعنی الباقر لابد لنا من
آذربائیجان لا یقوم لها شیٔ
واذا کان کذالک فکونوا
احلاس بیوتکم والبدوا ما
لبدنا والنداء بالبیداء فاذا
تحرک متحرک فاسعُوا
الیه ولو حبوا واللہ لکانی
انظر الیه بین الرکن و
المقام یبایع النّاس علیٰ
کتاب جدید علی العرب
شدید قال وویل للعرب من شرقد
اقترب۔ ؎۱

مدد آئے گی جس کا مقابلہ کوئی شے
نہیں کر سکے گی۔ جب وہ وقت
آجائے تو گھر میں جم کر بیٹھ جاؤ
پھر صحرا سے ندا ہو گی تو حرکت
کرنے والا حرکت کرے تو
اُس کی طرف جاؤ اگرچہ
گھسٹ کے جانا ہو، میں دیکھ
رہا ہوں کہ رکن و مقام کے درمیان
وہ نئی ترتیب کے ساتھ کتاب
پر بیعت لے رہا ہے۔ جو عرب
کے لیے ہے۔

○

مشرق

۱

اخرج جلال الدّین السیوطی
فی العرف الوردی

جلال الدین سیوطی نے العرف
الوردی صفحہ ۰، جلد دوم میں اپنے

المهدی فیسمع من المشرق — کی ندا دے گا جسے مشرق و مغرب
والمغرب حتی لا یبقی — کا ہر انسان سنے گا، یہاں تک
راقد الا استیقظ ولا نائم — کہ سویا ہوا جاگ اُٹھے گا۔ لیٹا
الا قعد وقاعد الا قام — ہوا بیٹھ جائے گا اور بیٹھا ہوا
علی رجلیه فزعا ورحم — خوف سے کھڑا ہو جائے گا۔ خدا
الله من سمع ذالک — اس پر رحم کرے گا جو اس آواز
الصوت فاجاب فانه — کو سن کر لبیک کہے گا۔ اس
صوت جبریل الروح — لیے کہ یہ آواز جبرئیل امینؑ کی
الامین [1] — ہو گی [1]

۲

وعن خالد ابن سعد ان — خالد ابن سعد نے کہا کہ عمود
قال ستبدو ایة عمود من — کی صورت میں مشرق سے ایک
نار تطلع من قبل المشرق — نشانی ظاہر ہو گی، جسے دُنیا کے
یراها اهل الارض کلهم فمن — سارے لوگ دیکھیں گے تو جو اس
ادرك ذلك فلیعد لاهله — کیفیت کو دیکھے، وہ اپنے لیے
طعام سنة۔ [2] — ایک سال کا غلہ ذخیرہ کر لے [2]

---

[1]

[2]

۳

وقال علیه السلام اذا رأیتم علامة فی السماء نارا عظیمة من قبل المشرق یراها اهل الارض کلهم فمن ادرک ذلک فلیعد لاهله طعام سنة۔ لہ

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا جب تم آسمان میں ایک علامت دیکھو جوکہ ایک عظیم آگ ہے جو مشرق سے ظاہر ہوگی اور کئی راتوں تک رہے گی اس وقت لوگوں کی پریشانی کے دُور ہونے کا وقت ہے اور یہ ظہور قائم سے کچھ قبل ہوگا۔

۴

عن الصادق علیه السلام یزجر النّاس قبل قیام القائم علیه السلام عن معاصیهم بنار تظهر فی السماء و حمرة تجلل السماء وخسف ببغداد وخسف ببلدة البصرة و دماء

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قیام قائم سے قبل لوگوں کے گناہوں کے زجر و توبیخ کی جائے گی (۱) آگ کے ذریعہ جو آسمان میں ظاہر ہوگی (۲) سرخی کے ذریعہ جو آسمان میں پھیل جائے گی (۳) بغداد میں زمین دھنسنے کے ذریعے (۴) بصرہ میں زمین دھنسنے کے ذریعے

لہ

تسفك بها وخراب دورها	(۵) وہاں ہونے والی خون ریزی کے
وفناء يقع في اهلها و	ذریعے (۶) گھروں کی تباہی کے ذریعے
شمول اهل العراق	(۷) وہاں کے باشندوں کی ہلاکت کے ذریعے
خوفا لا يكون لهم	(۸) اہلِ عراق پر ایسے خوف کے ذریعے کہ ان کے
معه قرار۔ ؎	لیے آرام و قرار مفقود ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت سے ملتی جلتی ایک روایت امام باقر علیہ السلام سے بھی ہے جس میں آگ کا رنگ بھی بتلا دیا گیا ہے (شبه الهروي العظيم) بظاہر ان دونوں روایتوں میں ایک ہی آگ مراد لی گئی ہے اور یہ قریبی علامت ہے۔

۲۔ دوسری روایت کا سلسلۂ سند واضح نہیں ہے، لیکن یہ روایت خود اس بات کی دلیل ہے کہ یہ آگ ظہور سے کافی عرصہ قبل ظاہر ہو گی، کم از کم ایک سال قبل۔ اس سلسلہ کی چوتھی روایت دوسری سے مشابہ ہے۔ جب کہ تیسری روایت پہلی سے مشابہت رکھتی ہے۔

۳۔ غیبت نعمانی صفحہ ۲۷۲ پر امام صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ کہ ثویّہ کوفہ میں ایک آگ ظاہر ہو گی جو کناسہ بنی اسد تک جائے گی

؎

یہاں تک کہ محلہ ثقیف کو عبور کر جائے گی اور آلِ محمدؐ کے گھروں کے کسی ستون کو نہ چھوڑے گی جس کی گردن پر آلِ محمدؐ کا خون ہوگا۔ کوفہ کے یہ علاقے ہمارے لیے نامعلوم ہیں۔ اب ان کا نام ونشان بھی نہیں ہے۔ شاید ثویہ سے مراد پشت کوفہ بر نجف کا وہ علاقہ ہے جہاں آج حضرت کمیل ابنِ زیاد کی قبر ہے۔ بہر صورت کوفہ کی یہ آگ اہم اور قریبی علامت ہے۔

○

مختلف ممالک

قال امیرالمومنین یا	امیرالمومنین نے فرمایا، اے جابرؓ
جابر اذا صاح الناقوس	جب ناقوس ۲؎ چیخنے لگے، جب
وكبس الكابوس وتكلم	کابوس ۳؎ عارض ہو جائے اور
الجاموس فعند ذلك	جب بھینسیں ۴؎ بولنے لگیں تو اس
عجائب وای عجائب	وقت عجائب ظاہر ہوں گے، اور
اذا انار النار بنصيبين و	کیسے عجائب؟ جب نصیبین ۵؎ میں
ظهرت الرايات العثمانية	آگ روشن ہو جائے اور سیاہ ۶؎
بوادی سود واضطربت	وادی میں عثمانی پرچم ظاہر ہو جائیں
البصرة وغلب بعضهم	اور شہر بصرہ مضطرب ہو جائے اور
بعضا وصبا كل	ان میں سے بعض لوگ بعض پر غالب
قوم الى قوم واختلف	آجائیں، اور ہر قوم دوسری قوم کی

المقالات وحركت
عساكرخراسان ر و
يويع لشعيب) و تبع شعيب
بن صالح تميمی من
بطن طالقان وبويع
لسعيد السوسی ـه
لخوزستان وعقدت
الراية لعماليق كردان
وتغليب العرب علی بلاد
الارمن والسقلاب واذا
عن هرقل الرومی و
السقلاب واذاعن هرقل
الرّومی بقسطنطنيه لطارقه
سفيانی فتوقعوا ظهورمكلم
مُوسی بن عمران من
الشجرة علی الطورفيظهرهذا
ظاهرمكشوف ومعاين

طرف جست کرے اور خراسان
کی فوجیں حرکت میں آ جائیں،
اور بیعت یا پیروی کی جائے
ارضِ طالقان سے شعیب ابن
صالح تمیمی کی اور سعید کی بیعت
خوزستان ؎ میں کی جائے؟ اور
مردان کرد پر پرچم نصب ہو جاتے
اور عرب ارمن ؎ و سقلاب کے
علاقوں پر غالب اور ہرقل رومی
؎ قسطنطنیہ میں سفیانی کے سرداروں
کی اطاعت کرے تو اس وقت
توقع رکھو کہ وہ ظاہر ہو جس نے
مُوسٰی سے بذریعہ درخت کوہ طور
پر بات کی تھی تو وہ علانیہ آشکارا
ظاہر ہو جائے گا۔ آگاہ رہو کہ
میں نے بہت سے عجائب چھوڑ
دیئے اور بہت سی باتیں ترک کر

ـه

موصوف الاوکمہ عجائب توکتھا و   دیں اسس یلیے کہ ان کا برداشت
دلائل کتمتھا لاجد الھا حملۃ [1]   کرنے والا نہیں پاتا۔

توضیح

الف۔ آفات بلیات کے نزول اور شدید خونریزی کے سبب لوگوں کے اعصاب جواب دے جائیں گے اور ان کی حالت کابوس زدہ مریض کی حالت ہوگی۔

(ب) بھینس کے بولنے سے یہ بھی مراد ہو سکتا ہے۔ کہ بین الاقوامی شہرت کا کوئی سیاستدان یا حکمران ایسے حلیہ کا ہو کہ اسے دیکھ کر لوگ بے اختیار کہہ اُٹھیں کہ بھینس بول رہی ہے۔

(ج) نصیبین میں آگ کا لگنا حقیقی معنی بھی ہو سکتا ہے اور فتنہ و فساد کے مفہوم میں بھی۔

(د) بعض نسخوں میں وادی سُودکو وادی سوا تحریر کیا گیا ہے۔ یہ وادی دادیٔ دہنا کے نام سے معروف ہے، ریگستان بصرہ اور تمیم کی بستیوں کے نزدیک کا علاقہ ہے۔ صاحب عبقری الحسان کی رائے میں وادی سود سے سوڈان اور عثمانی پرچم سے مہدیؑ سوڈانی کا خروج مراد ہو سکتا ہے لیکن زیادہ قرین قیاس یہ ہے کہ یہ شام کا ایک علاقہ ہے۔

---

[1]

(ھ) سفیانی کا نام عثمانی ابن عتبہ ہے اس لیے عثمانی پرچم سے مراد سفیانی کے پرچم ہیں۔ صاحب نور الانوار کے خیال میں اس سے آل عثمان کی حکومت کا پرچم مراد ہے لیکن پہلا قول زیادہ قرین قیاس ہے۔

(و) اضطراب کا مطلب یہ ہے کہ بصرہ میں شدید ترین فتنے اور فسادات ہوں گے، جن کے سبب قتل وغارت کا بازار گرم ہو جائے۔ روایات سے پتہ چلتا ہے کہ بصرہ متعدد بار برباد اور آباد ہوگا اور ظہور سے قبل آخری بار پانی میں غرق ہو جائے گا۔

(ز) صبا کل قوم الے قوم کا ایک مطلب یہ بھی ہو سکتا ہے کہ ہر گروہ دشمن کو دوسرے گروہ کا پتہ تبلا دے۔

(ح) شعیب ابن صالح سے مراد غالباً وہ شخص ہے جو سمرقند سے قیام کرے گا اور طالقان کی طرف جائے گا اور سادات حسنی میں سے کچھ لوگ اس کے ساتھ ہو جائیں گے اور چھوٹے سیاہ پرچموں کے ساتھ (خراسانی کے سیاہ پرچموں کے علاوہ) کوفہ پہنچیں گے جنہیں دیکھ کر سفیانی کا لشکر فرار کر جائے گا یہ لوگ حق پر ہوں گے اور ان میں سے کچھ لوگ مہدیؑ کے لشکر سے ملحق ہوں گے اور ان کا علمبردار یہی شعیب ابن صالح ہوگا۔

(ط) خراسان کی فوجوں سے مراد غالباً مروزی کا لشکر ہے یا پھر خراسان کے سیاہ پرچم مراد ہیں جو عراق کی طرف آئیں گے اور بصرہ کے قریب جزیرہ بنی کاوان پر قبضہ کر لیں گے۔

(ی) طالقان دو شہروں کا نام ہے ایک خراسان کے علاقے ہیں بلخ اور مرورود

کے درمیان ہے اور دوسرا قزوین اور ابہر کے درمیان ہے۔

(ک) کردان کو کردار اور کردور بھی پڑھا گیا ہے۔ یہ ترکستان کا علاقہ ہے، جو خوارزم کے قریب ہے۔ چھوٹی چھوٹی آبادیوں پر مشتمل ہے، ان میں بسنے والوں کی زبان نہ ترکی ہے نہ خوارزمی۔

تہران و بغداد

في غيبة النعماني يظهر بعد
غيبت مع طلوع النجم الآخر
وخراب الزوراء وهي الري
وخسف المزورة وهي بغداد
وخروج السفياني وحرب
ولد العباس مع فتيان
آرمينية وآذربايجان تلك
حرب يقتل فيها الوف
كل يقبض على سيف مخلى
تخفق عليه رايات
سود تلك حرب
يستبشر بها الموت الموت

غیبت نعمانی میں ہے کہ قائم
غیبت کے بعد اس وقت ظاہر
ہوگا۔ جب ایک دوسرا ستارہ طلوع
کرے گا اور اس پر سیاہ جھنڈے
لہراتے ہوں گے اور تہران تباہ ہوگا
بغداد زمین میں دھنس جائے گا سفیانی
کا خروج ہوگا اور آرمینیہ اور
آذربائیجان کے جوانوں سے بنی عباس
کی جنگ ہوگی جس میں ہزاروں قتل
ہوں گے۔ ہر شخص کے ہاتھ میں مزین
تلوار ہوگی۔ یہ ایسی جنگ ہوگی جس
میں ہر طرف موت کی پکار ہوگی

الاحمر والطاعون الاکبر۔

سرخ موت اور عظیم طاعون۔

تہران

الویل الویل لامتی من الشوری الکبری و الشوری الصغری سئل من بعینها۔ قال الشوری الکبری تنعقد فی بلدی بعد وفاتی و الصغری تنعقد فی الغیبۃ الکبری فی الزوراء لتغیر سنتی وتبدیل احکامی۔

حذیفہ یمانیؓ اور جابر ابن عبداللہ انصاریؓ نے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ وائے ہو میری اُمت پر شورٰی کبرٰی اور شورٰی صغرٰی کے سلسلے میں۔ کسی نے بڑے اور چھوٹے شورٰی کے سلسلہ میں سوال کیا تو فرمایا شورٰی کبرٰی میں میری وفات کے بعد منعقد ہوگا۔ اور چھوٹا شورٰی غیبت کبرٰی میں شہر زوراء[۲۲] میں میری سنت اور میرے احکام کو تبدیل کرنے کے لیے منعقد ہوگا۔

عجم

فی مجمع النورین عن	مجمع النورین میں غیبت ابن عقدہ
غیبۃ ابن عقدۃ عن	سے نقل کیا گیا ہے کہ امام صادق
الصادق علیہ السلام	علیہ السلام نے فرمایا کہ عجم کے
اختلاف الصنفین	دو گروہوں میں کلمہ عدل کے لفظ
من العجم فی فی لفظ	پر اختلاف ہوگا۔ جس میں ہزاروں
کلمۃ العدل یقتل فیہ	ہزاروں اور ہزاروں افراد قتل ہوں
الوف الوف یخالفھم	گے۔ ایک شخص شیخ طبرسی ان کی مخالفت
الشیخ الطبرسی فیصلب	مخالفت کرے گا تو اسے سولی دے
و یقتل۔	کر قتل کر دیا جائے گا۔ ؎

○

قبور ائمہ

یاتی علی الناس	رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ لوگوں
زمان یخربون	پر ایسا زمانہ آنے والا ہے۔ جب وہ
قباب الائمۃ	ائمہ کے قبروں کو بندوقوں سے خراب

؎

بالبنادیق۔ | کریں گے ۔[1]

○

خراسان و سیستان

عن معروف بن خربوذ قال ما دخلنا علی ابی جعفر قط الا قال خراسان خراسان سجستان سجستان کانه یبشرنا بذلک۔

معروف ابن خربوذ بیان کرتے ہیں کہ ہم جب بھی امام باقر علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے ارشاد فرمایا کہ خراسان، خراسان سیستان، سیستان گویا کہ وہ ہمیں بشارت دیتے تھے کہ ان علاقوں سے ہماری پریشانی دور ہونے کی امید ہے ۔[2]

○

قم

عن الصادق علیه السّلام

امام صادق علیہ السلام نے کوفہ

---

[1]

[2]

في ذكر الكوفه الى
ان قال يظهر العلم
ببلدة يقال لها قم فتصير معدنا
للعلم والفضل حتى لا يبقى في
الارض مستضعف في الدين
وذلك عند ظهور قائمنا
فيجعل الله قم واهل قائمين
مقام الحجّة لولا ذالك
لساخت الارض باهلها۔

کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ علم ایک
شہر میں ظاہر ہوگا، جس کا نام "قم" ہے۔
وہ شہر علم و فضل کا معدن بن جائے گا
یہاں تک کہ اس زمین پر کوئی کمزور
ایمان رکھنے والا باقی نہ رہے گا۔ اور
یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب
ہوگا تو اللہ قم اور اہلِ قم کو حجت کا قائم
مقام قرار دے گا۔ اس لیے ایسا نہ ہو
تو زمین اہل سمیت تباہ ہو جائے گی۔[1]

— ۲ —

عن ابي الحسن الاوّل
قال رجل من اهل قم
يدعو الناس الى الحق
يجتمع معه قوم كزبر
الحديد لا تذلهم
الرياح العواصف ولا
يملون من الحرب

امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے
فرمایا کہ اہلِ قم سے ایک شخص لوگوں
کو حق کی طرف دعوت دے گا۔ اس
کے پاس ایسے لوگ جمع ہو جائیں
گے جو لوہے کی طرح سخت ہوں گے
انہیں آندھیوں کے جھکڑ ہلا نہیں
سکیں گے اور نہ وہ جنگ سے

۱

ولا یتجنبون وعلی	عاجز و خستہ ہوں گے اور نہ بزدلی
اللہ یتوکلون و	دکھائیں گے اور وہ لوگ اللہ پر توکل
العاقبة للمتقین۔	کریں گے اور عاقبت متقین کے
○	لیے ہے۔ ؎

○

قم رتہران

عبداللہ ابن سنان سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ بلادِ جبل کہاں ہیں؟ اس لیے کہ ہم تک روایت پہنچی ہے کہ جب امر حکومت آپ کی طرف واپس آئے گا تو اس بلا د جبل کا کچھ علاقہ زمین میں دھنس جائے گا۔ اس کے جواب میں آپ نے فرمایا۔

ان فیھا موضعا یقال لہٗ	اس میں ایک علاقہ ہے، جسے
بحر ویسمی بقم وھو	بحر کہا جاتا ہے اور جس کا نام قم ہے
معدن شیعتنا فاما الری	وہ ہمارے پیرد کاروں کا معدن ہے،
فویل لہ من جناحیہ	اب رہ گیا رَے تو وہ دونوں طرف
وان الامن فیہ	سے برباد ہوگا اور اس کے لیے امن

؎

من جهة قم واهله قيل	فقط قم اور اہل قم کی طرف سے ہوگا،
ما جناحاه قال عليه السلام	پوچھا گیا کہ اس کے دونوں اطراف
احدهما بغداد والآخر	کیا ہے؟ فرمایا ایک بغداد اور دوسرا
خراسان فانه تلتقي فيه	خراسان ہے اور ان دونوں کی تلواریں
سيوف الخراسانين وسيوف	رے میں مجتمع ہوں گی تو اللہ ان پر عذاب
البغداديين فيعجل الله	میں عجلت کرے گا اور ہلاک کرے
عقوبتهم ويهلكهم فياوي	گا تو اہل رے قم میں پناہ لیں گے۔
اهل الري الى قم فيؤويهم	اور اہل قم انہیں پناہ دیں گے۔ پھر اہل
اهله ثم ينتقلون منه الى	رے وہاں سے اردستان کی طرف
موضع يقال له اردستان۔	منتقل ہو جائیں گے۔

○

قزوین

عن غيبة الطوسي عن	شیخ طوسیؒ نے کتاب غیبت
النبيؐ يخرج بقزوين	میں رسول اللہ سے روایت کی ہے
رجل اسمه اسم	کہ ایک شخص قزوین سے خروج
النبي يسرع الناس	کرے گا، اس کا نام ایک نبی کا
الى طاعة المشرك	نام ہوگا، بہت جلد لوگ اس کی
والمؤمن يملاء	اطاعت کریں گے، وہ مشرک ہوں

الجبال خوفا۔ ؎

○

○

عن محمد بن بشر
قال قلت لمحمد
بن الحنفيه قد طال
هذا الامر حتى متى
قال فحرك راسه
ثم قال انى يكون
ذلك ولم يعض الزمان
انى يكون ذلك ولم
يجف الاخوان انى يكون
ذلك ولم يظلم السلطان
انى يكون ذلك
ولم يقم الزنديق
من قزوين يهتك
ستورها ويكفر

یا مومن اور وہ شخص پہاڑوں کو خوف و
ہراس سے پُر کرے گا۔

محمد ابن بشر روایت کرتے ہیں
کہ میں نے محمد بن حنفیہ سے کہا کہ یہ
امر کب وقوع پذیر ہوگا اور کب
تک اس کا انتظار رہوگا؟ آپ
نے اپنے سر کو جنبش دی اور فرمایا کہ
ابھی کیسے وقوع پذیر ہوگا۔ ابھی تو
زمانے نے اپنی سختی اور تنگی نہیں دکھائی
اور ابھی تو بھائیوں نے ایک دوسرے
پر ظلم نہیں توڑے۔ ابھی وہ امر کیسے
وقوع پذیر ہو سکتا ہے ابھی اس
بادشاہ نے ظلم و ستم بھی نہیں کیا ہے
ابھی یہ امر کیسے واقع ہو سکتا،
ابھی تو قزوین سے زندیق نے خروج
نہیں کیا ہے، جو وہاں کے پردے

؎

صدورها و یغیر	پھاڑ دے گا، اہم شخصیتوں کی تخفیہ کرے
سورها و یذهب	گا، اس کی فصیلوں کو تبدیل کر دے گا۔
ببهجتها من فرمنه	اور اس کی خوشحالی کو ختم کر دیگا۔ جو بھی
ادرکه ومن حاربه	اس سے جنگ کرے گا وہ قتل ہو گا۔
قتله ومن اعتزله	اور جو اس سے دُور رہے گا وہ فقیر ہو
افتقر ومن تابعه	جائے گا اور جو اس کی پیروی کرے گا
کفر حتی یقوم	وہ کافر ہو جائے گا۔ یہاں تک کہ لوگوں
باکیان باك یبکی	کے دو گروہ ہو جائیں گے۔ ایک
علی دینه باك	گروہ اپنے دین کی تباہی پر گریہ کرے
یبکی علی	اور دوسرا گروہ اپنی دنیا کی بربادی پر
دنیاه [1]	گریہ کرے گا۔

توضیح

قزوین کے اس زندیق کے مزید تفصیلات نہیں ملتے۔

○

کوفہ، ملتان، خراسان

عن ابراهیم بن عبدالله	امام صادق علیہ السلام سے

---

[1]

بن العلا عن ابی عبد الله علیه السّلام عن امیر المومنین علیه السلام حدّث عن اشیاء تکون بعده الی قیام القائم علیه السلام فقال الحسین علیه السّلام یا امیر المؤمنین متی یطهر الله الارض من الظالمین؟ قال لا یطهر الله الارض من الظالمین حتی یسفك الدم الحرام ثم ذکر امر بنی امیه و بنی العباس فی حدیث الطول وقال اذا قام القائم بخراسان وغلب علی ارض کوفان والملتان وجاز جزیره بنی کاوان وقام منا قائم بجیلان واجابته

روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد سے سنا اور اپنے جد امیر المومنینؑ نے کچھ ایسی باتیں بیان کیں کہ جو ان کے بعد سے لے کر قیام قائمؑ تک وقوع پذیر ہونے والی تھیں اس پر امام حسین علیہ السلام نے دریافت کیا کہ، یا امیر المومنینؑ! اللہ کب اس زمین کو ظالموں سے پاک کرے گا؟ آپ نے فرمایا کہ اس وقت تک یہ زمین پاک نہیں ہوگی۔ جب تک محترم خون نہ بہا دیا جائے۔ پھر آپ نے بنی امیہ اور بنی عباس کا تفصیل سے ذکر فرمایا اور اس کے بعد فرمایا، کہ جب ایک قیام کرنے والا خراسان سے قیام کرے اور کوفہ و ملتان پر غلبہ حاصل کرے اور جزیرہ کاوان سے گزر جائے اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا جیلان میں قیام کرے اور ابر و دیلم کے لوگ اس

الابروالديلم وظهرت	کا ساتھ دیں اور ترک کے پرچم
لولدی رایات الترك	میرے بیٹے کے لیے ظاہر ہوں جو
متفرقات فی الاقطار	مختلف اطراف وجوانب میں پراگندہ
والحرامات وكانو	رہے ہوں اور اس سے قبل بری حالت
بين هنات وهنات واذا	دیکھ چکے ہوں اور جب بصرہ تباہ
يترل فی الارض الاذنين	ہوجائے اور مصر میں امیروں کا امیر
طوبی لمن ادرك زمانه	قیام کرے۔ پھر آپ نے ایک
ولحق اوانه وشهد ايامه	طویل گفتگو فرمائی اور ارشاد فرمایا
خربت البصرة فقام امير	کہ جب ہزاروں افراد جنگ کے لیے
الامراء فحكی عليه السلام	آمادہ ہوجائیں اور صفیں تیار ہوجائیں
حكاية طويلة ثم قال	اور مینڈھا اپنے بچہ کو قتل کردے
اذا ظهرت الالوف و	اس وقت ایک دوسرا شخص قیام
صفت الصفوف وقتل	کرے گا اور خون کا انتقام لے گا اور
الكبش المخروف هنالك	کافر ہلاک ہوگا۔ اس وقت وہ قائم
يقوم الآخر ويثور الثاير	جس کی تمنا کی جارہی ہے اور وہ
ويهلك الكافر ثم يقوم القائم	غائب امام جو صاحب شرف
المامول والامام المجهول	فضیلت ہے، خروج کرے گا۔
له الشرف والفضل و	اور اے حسین وہ تمہاری نسل سے
هو من ولدك يا حسين لا ابن	ہوگا۔ ایسا بیٹا جو بے مثل وبے نظیر

مثله بين الركنين في	ہوگا۔ مسجد حرام کے دو ارکان کے
دريسين بالتين يظهر	درمیان مختصر گروہ اور دو آلات جنگ
على الثقلين ولا في	کے ساتھ ظاہر ہوگا اور جن و انس
الارض الا ذنين طوبى	پہ غالب ہو جائے گا اور زمین پر پست
لمن ادرك زمانه و	لوگوں کا خاتمہ کر دے گا، بشارت
الحق اوانه و	ہے وہ جو اس کا زمانہ پائے گا۔
شهد ايامه۔ [1]	اور اس دور میں موجود اور اس
	کے عہد میں زندگی گزارے۔

توضیح

۱۔ اس قیام سے غالباً خراسانی کا خروج مراد ہے، جو سیاہ پرچموں اور سیاہ لباس کے ساتھ ہوگا۔ خراسان کا علاقہ موجودہ خراسان سے بہت بڑا تھا جس کے بعض حصے اب افغانستان اور روس (سمرقند وغیرہ) میں شامل ہیں۔ خراسانی کا خروج کہاں سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے۔ البتہ اس بات کا امکان ہے کہ یہ خروج موجودہ خراسان کی بجائے مذکورہ دو ملکوں سے ہو۔

روایات سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ شورش اس وقت ہوگی جب

---

[1] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۳۵۔

سفیانی اپنا لشکر کوفہ کی طرف بھیجے گا۔ اس وقت خراسانی خروج کرکے ایک طرف ملتان اور دوسری طرف کوفہ تک اپنے اقتدار پھیلائے گا۔

۲۔ بعض نسخوں میں کوفان (کوفہ)، کی جگہ کرمان ہے۔ اس اعتبار سے اُسے کرمان سے ملتان تک غلبہ حاصل ہوگا، لیکن بعد کے فقرہ میں یہ ارشاد ہوا ہے کہ یہ خراسانی جزیرۂ بنی کاوان سے بھی گزرے گا۔ یہ جزیرہ بصرہ اور خرم شہر کے درمیان ہے۔ لہذا یہ زیادہ قرین قیاس ہے، کہ اس شخص کا غلبہ کوفہ سے ملتان تک ہوگا۔

۳۔ کوفہ سے ملتان تک کا سفر کس راستے سے ہوگا؟ اس کی وضاحت نہیں ہے، لیکن جزیرۂ بنی کاوان کا تذکرہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اس حملہ میں بحری بیڑہ بھی استعمال ہوگا۔

۴۔ اور ہم میں سے ایک قیام کرنے والا" یہ نسبت بتلاتی ہے کہ یہ سید گیلانی دعوت حق دینے والا شخص ہوگا۔ بعض محققین کے نزدیک بعید نہیں ہے کہ اس سے مراد سید حسنی ہوں۔

۵۔ ابرستان کا ایک علاقہ ہے اور دیلم گیلان کا پہاڑی سلسلہ ہے، جو قزوین کے شمال میں واقع ہے۔ ان دونوں علاقوں کے لوگ سید گیلانی کا ساتھ دیں گے۔

۶۔ خروج خراسانی اور قیام سید گیلانی ایک ساتھ ہوں گے یا قبل و بعد ہوں گے اس کی وضاحت نہیں ہے۔ لیکن جملوں کی ترتیب سے قبل و بعد کا اشارہ ملتا ہے۔

۷۔ ترک سے مراد وہ لوگ ہیں جو ترک ابن یافث ابن نوحؑ کی نسل سے ہیں۔ اور ترکمانی سلجوکی اور عثمانی اسی نسل سے ہیں۔ ان کی آبادی وسطی ایشیا (منگولیا، افغانستان) میں ہے۔ چینی بھی اس سے مراد لیے گئے ہیں۔ ترکوں کے پرچم اس وقت بلند ہوں گے جب بصرہ تباہ ہو جائے گا مصر میں ایک حاکم اعلیٰ کا قیام ہوگا اور یہی وہ وقت ہوگا جب ہر طرف جنگ کے شعلے بھڑک اُٹھیں گے اور ہزارہا افراد لڑ پڑیں گے ایسے میں کوئی بہت اہم آدمی ہلاک ہوگا جس کی ہلاکت کو بہت اہمیت دی جائے گی اور بین الاقوامی طور پر اس کا چرچا ہوگا۔

○

عراق

قال السید علی ھمدانی الاصل نجف المسکن ناقلا عن کتاب روضۃ العلویہ قال علیہ السلام اذا قتل فی العراق صبی من سلالۃ النبیؐ وتحکم الجندی انقلب الناس رأسا علی عقب وکثر الھرج والمرج واحتقر المؤمن وتکثر العصابات

سید علی ہمدانی نجفی نے کتاب روضۃ العلویہ سے نقل کیا ہے کہ امامؑ نے فرمایا کہ جب نسل نبیؐ سے ایک بچہ عراق میں قتل کر دیا جائے اور فوجی حکومت کرنے لگے تو لوگ سرتاپا منقلب ہو جائیں گے اور شور و شر بڑھ جائے گا، مومن کی توہین کی جائے گی۔ انجمن سازی بڑھ جائے گی اور

ویقل الایمان ویکون من خطب علی المنابر عندهم کالجیفة و بخاطر علی نفسه ویقتل بعضهم فی سبیل الدّین والایمان ثم تحصل الاضطراب بین النّاس ویبقی و عندها تدمر اماکن کثیرة من جهة الشمال ویقتل فیها خلق کثیرة من الابریاء ثم تحرث قصر و الدیار فی البصرة ثم یاتی عصابة من الشام یطالبون الدّین وفی صحة هذا الحبز تامل ـله

ایمان کم ہو جائے گا۔ ان لوگوں کے نزدیک منبروں سے خطاب کرنے والے مردار کی طرح ہوں گے، ہر شخص اپنے نفس کے لیے سوچے گا، بعض لوگوں میں اضطراب پیدا ہوگا اور کچھ مدت تک رہے گا۔ اس وقت شمالی عراق میں بہت سے علاقے منہدم ہو جائیں گے اور بے گناہ لوگ کثرت سے قتل ہونگے، پھر عالی شان محل اور دوسرے علاقے بصرہ میں تعمیر ہوں گے، اس کے بعد ایک گروہ شام سے آئے گا جو قرض کا مطالبہ کرے گا۔ اس حدیث کی صحت میں تامل ہے۔

ـله

ذات الفلاة الحمرا وفی
عقبها قائم الحق یسفر
عن وجهه بین الاقالیم
والقمر لمضی بین
الکواکب الدریة الاوان
لخروجه علامات عشرة
اولها طلوع الکواکب
ذی الذنب ویقارب من
الحاوی ویقع فیه هرج
ومرج وشغب وتلك
علامات الخصب ومن
العلامة الی العلامة
عجب فاذ انقضت
العلامات العشرة
اذا ذاك یظهر
القمر الازهر و
تمت الاخلاص علی

میدان میں بنایا جائے گا اور اس
کے عقب میں قائم برحق ممالک
کے درمیان اپنے چہرے سے
اس طرح نقاب اُٹھایا جاتے
گا کہ گویا چمکتے ہوئے ستاروں کے
درمیان روشن چاند ہے۔ آگاہ ہو
جاؤ کہ اس کے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ اس کی پہلی علامت دمدار
ستارے کا طلوع ہے جو ستارہ حاوی[1]
کے قریب ہوگا، اس وقت فتنہ
وفساد اور شور وشر رونما ہوگا اور
یہی کشادگی کی علامتیں ہیں اور ایک
علامت سے دوسری علامت تک
درمیانی عہد تعجب کا ہے۔ جب دس
علامتیں پوری ہو جائیں گی تو اس
وقت ماہ تاباں ظاہر ہوگا، اور کلمہ
اخلاص جو توحید خدا کا شعار ہے کامل

---

[1] حاوی کا مفہوم واضح نہیں ہے بظاہر یہ جدی ہے جو ایک ستارہ بھی ہے اور ایک برج کا نام بھی ہے

التوحید۔ ؎ ہو جائے گا۔

توضیح

۱۔ ارشاد فرمایا گیا ہے کہ فتنوں کے عہد میں اپنی عبادت گاہوں کو اپنا گھر قرار دے لو، یعنی بے مصرف اور بے مقصد ادھر اُدھر نہ جاؤ دوسرے مفہوم کے اعتبار سے عبادت گاہوں اور گھروں تک محدود ہو جاؤ اور عبادت خدا میں مشغول رہو تاکہ اس عہد کے فتنوں سے بچ سکو۔

۲۔ وہ فتنے ایسے شدید ہوں گے جیسے دانتوں میں آگ دبی ہوئی ہو۔

۳۔ بنی شیصبان سے مراد بنی عباس ہیں۔

۴۔ خاکی رنگ کا قبہ سُرخ میدان میں بنایا جائے گا۔ اس علامت کے متعلق یہ کہا جاتا ہے کہ پوری ہو گئی۔ بغداد میں فیصل اوّل کا تبصرہ سرخ زمین پر تعمیر ہوا تھا اور اس کا رنگ خاکی تھا لیکن اس عبارت کو بعض روایات میں اس طرح نقل کیا گیا ہے۔ وثمة الفتنة الغبرا والقلادة الحمرا یعنی پھر غبار سے بھرا ہوا فتنہ ہوگا اور سُرخ رنگ کا گلو بند ہوگا (ملاحم وفتن سید ابن طاؤس) اگر یہ عبارت تسلیم کی جائے تو بغداد کے قتل وغارت کی طرف اشارہ ہے۔ بلکہ شاید ایسی بڑی جنگوں کی طرف اشارہ ہے، جن میں ایٹمی اسلحے استعمال ہوں گے۔

؎ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۶۲۔

۵۔ دم دار ستارے کا طلوع ماضی میں بکثرت ہوتا رہا ہے اور اب بھی وقتاً فوقتاً ایسے ستارے طلوع ہوتے رہتے ہیں۔ لہٰذا یہ معلوم کرنا کہ امیر المومنین کا بیان کردہ ستارہ کون سا ہے مشکل امر ہے اسے شناخت کرنے کے لیے ستارۂ جدی کو نگاہ میں رکھا جائے جو دُمدار ستارہ اس کے قریب طلوع کرے وہی مذکورہ ستارہ ہوگا۔

۶۔ وہ ستارہ فتنہ و فساد اور شور و شر سے متصل زمانے میں ہوگا۔ اس کے ظہور کے فوراً بعد یہ حالات رونما ہوں گے۔

۷۔ علامات بلا فاصلہ واقع نہیں ہونگی بلکہ ان کے درمیان مدتیں ہوں گی اس کی طرف اشارہ فرمایا گیا ہے کہ ایک علامت سے دوسری علامت تک درمیانی عہد تعجب کا ہے۔

۞

مسجد براثا

عن جابر بن عبد الله الانصاری حدثنی انس بن مالك وكان خادم رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم قال: لما رجع امیر المومنین علی بن ابی طالب علیه السلام من قتال اهل

جابر ابن عبداللہ انصاری نے کہا کہ مجھ سے انس بن مالک خادم رسولؐ نے بیان کیا کہ جب علی جنگ نہروان سے پلٹے تو "براثا" پر پڑاؤ ڈالا، وہاں ایک غار میں حباب نامی ایک راہب قیام پذیر تھا

النهروان نزل "براثا" وكان بها راهب في قلايته وكان اسمه الحباب، فلما سمع الراهب الصيحة والعسكر اشرف من قلايته الى الارض فنظر الى عسكر امير المؤمنين فاستفظع ذالك و نزل مبادرا فقال من هذا؟ ومن رئيس هذا العسكر؟ فقيل له هذا امير المومنين وقد رجع من قتال اهل النهروان فجاء الحباب مبادرا يتخطى الناس حتى وقف على امير المومنين فقال السلام عليك يا امير المومنين حقا حقا فقال له: وما علمك باني امير المومنين حقا حقا؟ قال له: اخبرنا علماؤنا واحبارنا، فقال له الراهب: وما علمك باسمي؟ فقال: اعلمني بذالك حبيبي رسول الله صلى الله عليه وآله

راہب نے لشکر کا غوغا سنتے ہی غار سے نکل کر امیر المومنین کی فوج کو دیکھا۔ اسے کچھ اضطراب ہوا اور وہ بے اختیار فوج کے قریب آکر پوچھنے لگا کہ یہ کون ہے؟ اور اس فوج کا سالار کون ہے؟ لوگوں نے کہا یہ امیر المومنین سالار ہیں اور جنگ نہروان سے واپس آرہے ہیں۔ حباب تیزی کے ساتھ فوج کے درمیان سے گزرتا ہوا علی کے قریب آکر کھڑا ہوگیا۔ اور کہا السلام علیک یا امیر المومنین حقا حقا۔ آپ نے فرمایا کہ تجھے کیسے علم ہوا کہ میں حقیقت میں امیر المومنین ہوں اس نے کہا اس کی خبر ہمارے علماء اور پیشواؤں نے دی ہے۔ آپ نے فرمایا اے حباب! ابھی یہی کہا تھا کہ راہب نے پوچھا، کہ آپ کو میرے نام کا کیسے علم ہوا؟ آپ نے فرمایا مجھے میرے حبیب

وسلم فقال له الحباب: مد يدك فانا اشهد ان لا اله الا الله وانّ محمد رسول الله وانّك علي ابن ابي طالب وصيه. فقال له يا امير المومنين عليه السّلام و اين تاوي ؟ فقال له اكون في قلاية لي هٰهنا فقال له امير المومنين عليه السلام بعد يومك هذا لا تسكن فيها ولكن ابن هٰهنا مسجداً وسمه باسم بانيه فبناه رجل اسمه براثا فسمي المسجد براثا باسم الباني له، ثم قال: ومن اين تشرب يا حباب: فقال يا امير المومنين من دجلة هٰهنا قال: فلم لا تحفر هٰهنا عينا اوبئرا. فقال له يا امير المومنين

رسولؐ نے بتلایا تھا۔ حباب نے کہا کہ آپ بیعت کے لیے ہاتھ بڑھائیں میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے، اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں اور آپ علیؑ ابن ابی طالب رسولؐ کے وصی و جانشین ہیں۔ آپؑ نے پوچھا تیرا مسکن کہاں ہے؟ کہا کہ یہاں ایک غار میں رہتا ہوں۔ فرمایا کہ آج کے بعد غار میں نہ رہ بلکہ یہاں پر ایک مسجد تعمیر کر اور اس کا نام اس کے بانی کے نام پر رکھ دے۔ براثا نامی ایک شخص نے مسجد کی بنا کی اور اسی کے نام سے مسجد مشہور ہوئی۔ پھر علیؑ نے پوچھا کہ حباب! تو پانی کہاں سے پیتا ہے؟ کہا دجلہ سے لاتا ہوں۔ کہا اپنے لیے کوئی چشمہ یا کنواں کیوں نہیں کھود لیا؟ عرض کی کہ جب بھی کنواں کھودا گیا تو شور پانی نکلا۔ فرمایا کہ اسی مقام پر کنواں

كلما حفرنا بئرا وجدناها مالحة غير عذبة فقال له امير المومنين احفر هٰهنا بئرا فحفر فخرجت عليهم صخرة لم يستطيعوا قلعها. فقلعها امير المومنين عليه السلام فانقلعت عن عين احلى من الشهد والذ من الذبد فقال له يا حباب يكون شربك من هذه العين اما انه يا حباب! ستبنى الى جنب مسجدك هذا مدينة وتكثر الجبابرة فيها وتعظم البلاء حتى انه ليركب فيها كل ليلة جمعة سبعون الف فرج حرام، فاذا عظم بلاؤهم شدوا على مسجدك ليفطوه ثم وابنه بنان ثم وابنه لايهدمه الا كافر ثم بيتا. فاذا فعلوا ذلك منعوا الحج ثلاث سنين واحترقت خضر هم سلط الله عليهم رجلا من اهل

کھود۔ جب کنواں کھودا گیا تو ایک چٹان برآمد ہوئی جسے اکھاڑنا ممکن نہ ہوا۔ خود علی علیہ السلام نے وہ چٹان اکھاڑی تو اس کے نیچے سے انتہائی میٹھا اور ٹھنڈا پانی برآمد ہوا۔ اس وقت آپؑ نے فرمایا کہ اے حباب! جلد ہی تیری مسجد کے پہلو میں ایک شہر بسایا جائے گا، جس میں جابر افراد کی کثرت ہوگی وہاں بلاے عظیم ہوگی۔ یہاں تک کہ ہر شب جمعہ میں ستر ہزار زناکاریاں ہونگی اور اس مسجد کا راستہ بند کر دیں گے۔ جو شخص بھی اس مسجد کو منہدم کرے گا وہ کافر ہوگا۔ پھر اس مسجد کی دوبارہ تعمیر ہوگی۔ جب وہ مسجد کو منہدم کریں گے تو تین سال تک حج سے روکیں گے، اس وقت ان کی کھیتیاں جل جائیں گی اور اللہ ان پہ اہل سفح[1] میں سے ایک

[1] عراق کے ایک علاقے کا نام ہے۔

السفح لا يدخل بلدا الا اهلكه
واهلك اهله ثم ليحد عليهم
مرة اخرى ثم ياخذهم
القحط والغلا ثلاث سنين
حتى يبلغ بهم الجهد ثم
يحود عليهم. ثم يدخل
البصرة فلا يدع فيها قائمة الا
سخطها واهلكها، واسخط
اهلها وذلك اذا عمرت الخربة
وبنى فيها مسجد جامع فعند
ذلك يكون هلاك البصرة
ثم يدخل مدينه بناها
الحجاج يقال لها واسط،
فيفعل مثل ذلك ثم
يتوجه نحو بغداد، فيدخلها
عنوةً ثم يلتجي الناس الى
الكوفه ولا يكون بلد
من الكوفة تشوش. الامر

شخص کو مسلط کرے گا۔ وہ جس شہر میں
داخل ہوگا اسے تباہ کرے گا۔ اور شہر لوں
کو ہلاک کرے گا اور وہ دوبارہ بھی ان
لوگوں کی طرف واپس آئے گا۔
اس وقت یہ لوگ تین سال تک
قحط اور مہنگائی میں مبتلا رہیں گے اور
مزید سختیاں جھیلیں گے اور وہ شخص پھر
ان لوگوں کی طرف آئے گا، اس کے
بعد وہ بصرہ میں داخل ہوگا اور جس گھر کو
دیکھے گا اسے تباہ کر دے گا اور اس کے
ساکنوں کو ہلاک کرے گا اور یہ اس وقت
ہوگا جب کھنڈر تعمیر ہو جائے اور وہاں
جامع مسجد تعمیر ہو جائے اس وقت
بصرہ تباہ ہوگا۔ پھر وہ حجاج[1] کے بنا
کردہ شہر واسط میں داخل ہوگا اور بصرہ
جیسا سلوک کرے گا۔ اہل بغداد بھاگ
کر کوفہ میں پناہ لیں گے اس وقت
اہل کوفہ اس سے ہراساں نہیں ہونگے

---

[1] غالباً یہ جملہ راوی کی طرف سے اضافہ ہے۔

ثم يخرج هو الّذی ادخله
بغداد نحو قبری لینبشه
فیتلقاهما السفیانی فیهزمها
ثم یقتلهما ویوجه جیشا
نحو الکوفة فیستعبد
بعض اهلها ویجی رجل
من اهل الکوفة
فیلجهم الی سور فمن
لجاء الیها امن و
یدخل جیش السفیانی
الی الکوفة فلا یدعون
احدًا الا قتلوه وان
الرجل منهم لیمر بالدره
المطروحة العظیمة
فلا یتعرض لها ویری
الصبی الصغیر
فیلحقه فیقتله
فعند ذلک یا
حباب یتوقع

پھر وہ خود اور وہ لوگ جنہیں بغداد
لایا ہوگا یہ مل کر میری قبر کی طرف
روانہ ہوں گے تاکہ اسے کھود ڈالیں
اس وقت سفیانی ان کے مقابل آ
جائے گا اور جنگ کے بعد انہیں
شکست دے کر قتل کر دے گا۔ پھر
کوفہ کی طرف ایک فوج بھیجے گا تو
وہاں کے کچھ لوگ اس کی اطاعت
کرلیں گے۔ پھر اہلِ کوفہ سے ایک
شخص سفیانی کے مقابلہ کے لیے اٹھے
گا۔ سفیانی اسے گرفتار کر کے فصیل
شہر کے اندر قید کر دے گا۔ جو اس
پناہ گاہ میں جائے گا اسے امان مل جائے
گی۔ پھر سفیانی کا لشکر کوفہ میں داخل
ہوگا اور قتل عام کرے گا۔ کسی کو باقی
نہیں چھوڑے گا۔ اگر ان میں سے
کوئی شخص بڑے درے کے ساتھ بھی
گزرے گا تو وہ اسے چھوڑ دے گا۔
اور اگر ایک چھوٹے بچے کو دیکھے گا

بعدها هیهات هیهات	تو قتل کر دے گا۔ اے حباب!
وامور عظام فتن کقطع	آگاہ رہو کہ اس وقت عظیم امور ظاہر
المظلم فاحفظ عنی	ہوں گے اور رات کی طرح تاریک
ما اقول لك یا جباب[۱]	فتنے پیدا ہوں گے۔ اے حباب!
	جو میں کہہ رہا ہوں اسے یاد رکھو[۲]

توضیح

۱۔ کتاب الفتن میں سلیل ابن احمد بن عیسیٰ بن شیخ الحائی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کی ہے کہ ایک رات منافقین نے مدینہ کی ایک مسجد منہدم کر دی۔ جب اصحاب رسولؐ کو اطلاع ملی تو انہیں یہ عمل بہت ناگوار گزرا۔ اس موقع پر رسول اکرمؐ نے ارشاد فرمایا۔

لا تنکروا ذلک فان ھذا المسجد یعمرو
لکن اذا ھدم مسجد براثا بطل الحج قیل لہ
واین مسجد براثا ھذا قال فی غربی الزوراء
من ارض العراق صلی فیہ سبعون نبیا و

---

[۱] بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۲۱۸۔

[۲] مجلسی نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ جس نسخہ سے اسے نقل کیا ہے وہ ناقص اور سقیم تھا۔ جیسا اس میں تحریر تھا ویسا ہی نقل کیا گیا ہے۔

ووصیا وآخر من یصلی فیہ ھذا واشار بیدہ
الی مولانا علی ابن ابو طالب علیہ السلام۔
اس کام کو اتنا بڑا نہ سمجھو اس لیے کہ یہ مسجد تعمیر ہو جائے گی
لیکن جب مسجد براثا منہدم ہوگی تو حج ممنوع ہو جائے گا۔ آپ سے
پوچھا گیا کہ مسجد براثا کہاں ہے تو آپ نے جواب دیا کہ عراق کے
شہر بغداد کے مغربی علاقے میں ہے۔ اس میں ستر (۷۰) انبیاء اور
اوصیاء نے نماز پڑھی ہے اور آخری شخص جو نماز پڑھے گا وہ یہ ہے
آپ نے ہاتھ سے حضرت مولا علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی طرف
اشارہ کیا۔

سیلی نے تحریر کیا ہے کہ میں نے خود دیکھا کہ حنبلیوں نے اس مسجد کو تباہ و برباد کر دیا اس کی چھت کی لکڑیاں جلا ڈالیں اور خرمے کے درخت کو کاٹ ڈالا یہ سانحہ ۳۱۲ ہجری میں پیش آیا اور اسی سال سلیمان بن حسن قرملی نے خروج کیا اور حاجیوں کو حج کرنے سے روک دیا۔

۲۔ روایت جناب کے بنائر مطالعہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسجد دوبارہ تعمیر ہوگی اور اس کے بعد دوبارہ منہدم بھی ہوگی۔ اس دوسرے انہدام کے بعد تین سال تک حج کی ممانعت ہوگی۔

۳۔ اس کے نتیجے میں اہل سنج کا ایک شخص ان پر مسلط ہو جائے گا

۴۔ پھر سفیانی کا خروج ہوگا۔

○

کے سبب ہوگا جس میں چار ہزار افراد مارے جائیں گے۔ اس سلسلہ میں امام صادق علیہ السلام ہی کی ایک روایت قابل غور ہے آپ نے فرمایا کہ ان لوگوں کی حکومت اس وقت تک نہیں جائے گی۔ جب تک کہ یہ کوفہ میں جمعہ کے دن لوگوں کو کسی پرسش کے بغیر قتل نہ کر دیں۔ گویا میں ان سروں کو دیکھ رہا ہوں جو مسجد کوفہ اور صابون والوں کے درمیان گر رہے ہیں۔

(غیبت طوسی صفحہ ۲۸۷)

۴۔ دونوں روایتوں میں "یعنی فلاں" اور "ان لوگوں" کے الفاظ تقیہ کے سبب ہیں، ان سے مراد بنی امیہ یا بنی عباس کی نسل کے وہ حکمران ہیں۔ جو اُس زمانے میں ہوں گے۔

۵۔ غیبت طوسی کی روایت اگر یوم عروبہ کی روایت سے جدا نہ ہو بلکہ ایک ہو تو پھر یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عوام کے کسی اجتماعی جلسہ یا جلوس پر حکومتِ وقت کی طرف سے حملہ ہوگا۔

۶۔ باب الفیل مسجد کوفہ کا مشہور دروازہ ہے۔ یہ امیرالمومنین کے زمانے سے ہے۔ لیکن محلہ الضارا اور صابون والوں کی جگہ دونوں علاقے اب غیر معروف ہیں۔

۷۔ کوفہ کے سلسلہ میں بکثرت روایات ہیں جن کی گنجائش اس مختصر رسالے میں نہیں ہے۔ بحار الانوار کتاب السماء والعالم صفحہ ۳۰۸ کی یہ روایت قابل توجہ ہے، کوفہ عنقریب مومنین سے خالی ہو جائے گا اور علم اس طرح اس شہر سے غائب ہوگا۔ جیسے سانپ اپنے سوراخ میں غائب

ہو جاتا ہے۔ پھر علم اُس شہر میں ظاہر ہوگا جس کا نام قم ہے۔ یہ شہر علم و فضل کا معدن قرار پائے گا۔ یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی بھی دین سے ناواقف نہیں رہے گا۔ یہاں تک کہ وہ خواتین بھی جو حجلہ نشین ہیں۔ اور یہ ہمارے قائم کے ظہور کے قریب ہوگا۔

○

کوفہ اور دس علامتیں

عن امیر المومنین عن للخروج علامات عشرہ اولها تحریق الرایات فی ازقة الکوفه وتعطیل المساجد، انقطاع الحاج وخسف وقذف بخراسان وطلوع الکواکب المذنبه واقتران النجوم وهرج ومرج وقتل نهب فتلك علامات عشره من العلامة

ایک دوسرے خطبہ میں امیر المومنین علیہ السلام نے ارشاد فرمایا ہے کہ میرے خروج کی دس علامتیں ہیں (۱) کوفہ کی گلیوں میں پرچموں کا جلایا جانا۔ (۲) مسجدوں کی تعطیل (۳) حاجیوں کا رک جانا (۴) خراسان میں زمین کا دھنسنا (۵) خراسان میں سنگباری (۶) دم دار ستاروں کا طلوع (۷) ستاروں کا قریب آنا (۸) شور و شر (۹) قتل (۱۰) غارت گری۔ یہ دس علامتیں ہیں اور ایک علامت سے دوسری

العلامة الی عجب فاذا	کے درمیان جانے تعجب ہے، توجب
تمت العلامات قائم	یہ علامتیں مکمل ہو جائیں تو ہمارا
قائمنا۔[1]	قائم قیام کرے گا۔

○

الا وان للباطل جولة و	آگاہ ہو جاؤ کہ باطل گزشتنی ہے
للحق دولة الا وانی ظاعن	اور حق کے لیے دوام ہے۔ آگاہ
عن قریب فارتقبوا	رہو کہ میں عنقریب جانے والا ہوں
الفتنة الامویه و	پس اموی فتنہ اور کسروی حکومت
الدولة الکسروية	کے منتظر رہو۔ پس بنی عباس کی حکومت
ثم تقبل دولة بنی	آئے گی خوف و دہشت اور سختی
العباس بالفزع والباس	و عذاب اور ایک شہر بنایا جائے
و تبنی مدینة یقال لها	گا۔ دجلہ اور دجیل اور فرات
الزوراء بین دجلة و دجیل	کے درمیان جس کا نام زوراء ہوگا
و الفرات ملعون من	اس میں سکونت اختیار کرنے
سکنها منها تخرج طینة	والا ملعون ہوگا۔ متکبروں کی طینت
الجبارین تعلی فیها	یہاں سے برآمد ہوگی۔ یہاں
القصور و تسبل الستور	محلات ظاہر ہوں گے اور ان

---

[1] نوائب الدهور جلد اوّل صفحہ ۲۷۰۔

وتيعاملون بالمكر و
الفجور فيستدا ولها بنو
العباس اثنين واربعين
ملكًا عدد سني الملك
ثم الفتنة الغبراء و
القلادة الحمراة في
عنقها قائم الحق ثم
اسفر عن وجهي بين
اجنحة الاقاليم كالقمر
المضي بين الكواكب
وان لخروجي
علامات عشرة اولها
تحريق الرايات رتخريق
السّزوايا في ازقة
الكوفة وتعطيل المساجد
وانقطاع الحاج وخسف
وقذف بخراسان و
طلوع الكوكب المذنب
واقتران النجوم و

میں پردے آویزاں ہوں گے اور
یہاں کے لوگ مکر و فریب اور فسق و
فجور کا معاملہ کریں گے۔ پس بنی عباس
کے بیالیس بادشاہ ملک کے عدد
کے مطابق پے درپے اس میں حکومت
کریں گے۔ پھر اندھیر کرنے والا فتنہ
اور غرق کر دینے والی خون ریزی ظاہر
ہو گی۔ پھر اس کے عقب میں حق
کا قیام کرنے والا ظاہر ہوگا۔ پھر میں
اپنے چہرے سے پردہ ہٹا کر ظاہر
ہوں گا۔ زمین کے مختلف اقالیم میں
جیسے کہ چاند ستاروں کے درمیان
چمکے اور میرے خروج کی دس علامتیں
ہیں۔ ان کی پہلی علامت کوفہ کی گلیوں
میں پرچموں کا جلایا جانا اور مسجدوں
کی تعطیل، اور حاجیوں کا منقطع ہو
جانا اور خراسان میں زمین کا دھسنا
اور خراسان میں سنگباری اور دمدار
ستارے کا طلوع اور ستاروں کا

(د) خراسان میں زمین کا دھنسنا زلزلے کے سبب سے متوقع ہے یا ممکن ہے اور کوئی صورت ہو۔

(ھ) خراسان کی سنگ باری بمباری بھی ہو سکتی ہے اور اولوں کی بارش بھی۔

(و) کوئی مخصوص دم دار ستارہ طلوع کرے گا (غالباً اسی کا ذکر خطبہ لولوۃ میں ہے)

(ز) بعض اہم ستاروں کا اقتران ہوگا۔

(ح) شور و شر

(ط) قتل

(ی) غارت گری

○

حجاز۔ نجف

عن علی قال اذا	علی علیہ السلام نے فرمایا کہ جب
وقعت النار فی	تمہارے حجاز میں آگ پیدا ہو جائے
حجازکم وجدی	اور تمہارے نجف میں پانی جاری ہو
الماء بنجفکم	جائے تو اس وقت اس کے
فتوقعوا ظھورہ۔ ؎	ظہور کی توقع رکھو

؎ الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵

نجف، بغداد، حجاز

عن زین العابدین علیہ السلام اذا ملا نجفکم هذا السیل والمطر والمدر وملکت بغداد التتر فتوقعوا ظهور القائم المنتظر۔[1]

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب تمہارا نجف سیلاب و بارش سے بھر جاتے اور جب حجاز اور مدر میں آگ ظاہر ہو جائے اور بغداد پر تاتاری حکومت کرنے لگیں تو اس وقت قائم منتظر کے ظہور کی توقع رکھو۔

توضیح

۱۔ کہا جاتا ہے کہ ۶۵۴ ھجری میں مدینہ میں بہت ہولناک آگ لگی تھی اور نجف میں پانی جاری ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس خشک و بے آب شہر میں اب پائپ لائنوں کے ذریعہ پانی جاری ہو چکا ہے۔ لہذا یہ علامات پوری ہو گئیں۔

۲۔ امیر المومنین کے قول میں حجاز میں آگ لگنا اور نجف میں پانی کا جاری

---

[1] الزام الناصب جلد دوم صفحہ ۱۲۵۔

ہونا ذکر کیا گیا ہے۔ امام زین العابدین کی روایت میں نجف میں سیلاب کا آنا حجاز و مَدَر میں آگ کا لگنا اور بغداد پر تاتاریوں کا غلبہ بیان کیا گیا ہے۔ ان دونوں روایتوں کا ظاہر یہ ہے کہ یہ واقعات ایک ہی زمانے کے عرصے میں ہوں گے۔ لہٰذا بظاہر ابھی یہ علامات پوری نہیں ہوئیں۔

۳۔ نجف کا سیلاب و بارش کی زد میں آنا بعض دوسری روایات میں بھی ملتا ہے اور غالباً یہ علامت سالِ ظہور کی ہے۔

۴۔ حجاز سعودی عرب کا مشہور علاقہ ہے اور مَدَر یمن کا ایک دیہات ہے جو شہرِ صنعا سے بیس میل کے فاصلے پر ہے۔

۵۔ ترکوں کا بغداد پر غالب آجانا غالباً ظہور سے ایک سال قبل ہوگا اس لیے کہ پیغمبر اکرم کے ایک فرمان کے مطابق ترک تین مرتبہ خروج کریں گے اور ان کا آخری خروج سفیانی کے خروج سے متصل ہوگا۔ ان کا پہلا خروج ہلاکو کے عہد کا ہے، دوسرا خروج عثمانیوں اور سلجوقیوں کا غالب آنا ہے، اور تیسرا خروج ابھی باقی ہے۔

○

قبر کمیلؒ

حضرت امیرالمومنین علیہ السلام قال کمیل بن زیاد یا سیدی ان لی سوال

کمیل ابن زیاد نے امیرالمومنینؑ سے کہا کہ مولا! میں آپ سے ایک خواہش کرنا چاہتا ہوں، لیکن حیا اس

معك والحياء يمنعني
عن ذلك فقال قل يا كميل
ما تريد قال محاورتي
قبري بقربك وتوجه
اليه فقال يا كميل ان
قبرك هنا فقال يا سيدي
انه بعيدة عنك قال
كلا سيكون قريبًا
واعلم انه في آخر
الزمان تحيط بقربك قصور
والحدايق وفي كل
قصر مصباح يحرسك
ومراه ينظر بها
البعيد والقريب و
هي علامات قائمنا آل
بيت رسول الله۔

سے مانع ہے۔ آپ نے فرمایا کہ اے
کمیل اپنی خواہش بیان کرو کہا، مولا!
میں چاہتا ہوں کہ میری قبر آپ کے
جوار میں بنے، آپ کمیل کی طرف متوجہ
ہوئے اور فرمایا یا کمیل! تمہاری قبر یہاں
بنے گی، کمیل نے عرض کی مولا! یہ تو
آپ سے بہت دُور ہے، فرمایا
ہرگز نہیں۔ یہ مستقبل میں قریب ہو جائے
گی اور یہ بھی جان لو کہ آخری زمانے
میں تمہاری قبر کے چاروں طرف اعلیٰ
مکانات اور باغات ہوں گے اور
ہر قصر میں ایک ایسا چراغ ہوگا، جو تمہاری
نگرانی کرے گا اور ایک ایسا آئینہ
ہوگا جس میں دور اور نزدیک کی چیزیں
نظر آئیں گی اور یہ سب باتیں ہمارے
قائم آلِ محمدؐ کے ظہور کی علامات ہیں[لہ]

میری طالب علمی کے زمانہ میں قبر کمیل شہر نجف کے باہر تھی، جس کے

لہ روضۃ العلویہ، بحوالہ علائم ظہور زنجانی صفحہ ۲۶۲

چاروں طرف ریگستان تھا۔ پھر غالباً ۱۹۶۰ء کے بعد وہ علاقہ آباد ہونا شروع ہوا اور عالی شان مکانات تعمیر ہونا شروع ہوئے۔ پانچ سال میں وہ میدان ایک اچھے محلے کی صورت اختیار کر گیا۔ چونکہ اسی علاقہ میں مسجد حنانہ بھی واقع ہے اس لیے اس علاقے کا نام بھی حنانہ ہو گیا ہے۔

○

مصر و شام

— ۱ —

ابی الحسن علیہ السلام کانی برایات من مصر مقبلات خضر مصبغات حتی تاتی الشامات فتھدی الی ابن صاحب العصبات[۱]	امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ گویا میں دیکھ رہا ہوں کہ کچھ پرچم جو سبز رنگ میں رنگے ہوئے ہیں مصر میں حرکت کریں گے اور شام اور اطراف شام میں داخل ہوں گے اور صاحب عصا کے لڑکے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

— ۲ —

عنہ علیہ السلام سئل	امام علیہ السلام سے کسی نے

---

[۱] الزام الناصب۔ جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۷۔

عن الفرج فقال ترید الاکثار ام اجمل لك قبل بل تجمل لی قال اذا رکزت رایات قیس بمصر ورایات کندہ بخراسان [1]	فرج (ظہور) کے بارے میں سوال کیا تو آپ نے پوچھا کہ تفصیل سے بیان کروں یا اختصار سے؟ عرض کی کہ اختصار سے بیان فرمائیے فرمایا کہ جب قیس کے پرچم مصر میں اور کندہ کے پرچم خراسان میں مرتکز ہو جائیں[2] تو فرج ہوگی۔

توضیح

۱۔ پہلی روایت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ مصر سے کچھ پرچم چلیں گے، جن کا رنگ سبز ہوگا، پھر وہ شامات میں داخل ہوں گے۔ شامات سے مراد شام، لبنان اردن اور فلسطین کے سارے علاقے ہیں۔

العصیات کی جگہ بعض نسخوں میں الوصیات ہے، جس کا ترجمہ یہ ہوگا کہ صاحبِ وصیت کے بیٹے کو ہدیہ کیے جائیں گے۔

یہ عصا کون سے ہیں؟ یا وصیتیں کیا ہیں؟ ان کا صاحب کون ہے اور

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ ص ۱۴۷۔

[2] الخرائج والجرائح کی بیسویں فصل میں اس روایت کو ایک لفظ کے فرق کے ساتھ نقل کیا گیا ہے۔ یعنی جب پرچم حرکت میں آجائیں۔

شام

۱

عن علی علیہ السلام قال	حضرت علی علیہ السلام نے فرمایا
اذا اختلف اصحاب الرایات	کہ جب سیاہ جھنڈوں والے اختلاف
السود خسف بقریۃ	کریں تو ارم[1] کی بستیوں میں سے ایک
من قری ارم وسقط جانب	بستی دھنس جائے گی اور اس کی مسجد
مسجدھا الغربی، ثم	کا مغربی حصّہ منہدم ہو جائے گا۔ اس
یخرج بالشام ثلاث	وقت شام میں تین جھنڈے خروج
رایات الاصحب والابقع	کریں گے اصحب، ابقع اور سفیانی
والسفیانی فیخرج السفیانی من	سفیانی شام سے خروج کرے گا اور
الشام والابقع من مصر فیظھر	ابقع مصر سے، لیکن سفیانی ان لوگوں
السفیانی علیھم۔	پر غالب آجائے گا۔

---

[1] ارم کے سلسلہ میں بڑے اختلافات ہیں، بعض کا خیال ہے کہ یہ اسکندریہ ہے۔ بعض دمشق کو کہتے ہیں۔ ارم ضم الف اور سکون را کے ساتھ آذربائجان کا ایک علاقہ ہے اور ارم ضم الف اور فتح را کے ساتھ کردستان کے علاقے کا ایک شہر ہے۔ تفصیل معجم جلد ا، صفحہ ۱۰ پر دیکھی جا سکتی ہے۔

— ٢ —

مسنداً عن عبد الله ابن منصور عن الصادق عليه السلام سئل عن اسم السفياني فقال وما لصنع باسمة اذا ملك كنوز الشام الخمس دمشق وحمص وفلسطين والاردن وقنسرين فتوقعوا عند ذالك الفرج قلت يملك تسعة اشهر قال لا ولكن يملك ثمانية اشهر لا يزيد يوما۔

عبداللہ ابن منصور نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے سفیانی کا نام دریافت کیا، آپ نے فرمایا کہ تمہیں اس کے نام سے کیا کرنا ہے، جب وہ شام کے پانچ خزانوں دمشق، حمص، فلسطین، اردن اور قنسرین کا مالک ہو جائے تو اس وقت ظہور کے متوقع رہنا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ وہ نو ماہ حکومت کرے گا؟ فرمایا نہیں بلکہ پورے آٹھ ماہ حکومت کرے گا، جس میں ایک دن بھی زیادہ نہیں ہوگا۔

○

شام

عن ابی جعفر علیه السلام قال للراوی الزم الارض ولا تحرك يدا ولا رجلا حتى

امام محمد باقر علیہ السلام نے راوی سے فرمایا کہ زمین پر جم جاؤ اور اپنے ہاتھ پاؤں کو حرکت نہ دو یہاں تک

سیحون وجیحون والفراتین
والنیل ینصر اللہ
اھل بیتہ علی
الضلال فلا ترفع
لھم رایۃ الی یوم
القیامۃ۔ لہ

سیحوں، جیہوں، دجلہ، فرات، نیل
پر قابض نہ ہو جائیں تو اس وقت
اللہ گمراہی کے مقابلے میں اہل بیت
رسولؐ کی نصرت کرے گا اور پھر
قیامت تک گمراہی کا پرچم بلند
نہیں ہوگا۔

یہ روایت تفصیلی ہے صاحب صراط مستقیم نے غالباً اسے تلخیص کرکے نقل کیا ہے اور بعینہ اسی طرح صاحب الزام الناصب نے اسے نقل کر دیا ہے۔ جو حضرات تفصیل دیکھنا چاہیں وہ کتاب ثواب الاعمال میں ملاحظہ کر سکتے ہیں۔

○

گرہن

مسندا عن الباقر
علیہ السلام آیتان تکونان
قبل قیام القائم علیہ
السلام لم یکونا منذ ھبط

امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا کہ دو نشانیاں قائم آل محمدؐ
کے قیام سے قبل ظاہر ہونگی
اور یہ ہبوط آدم سے لے کر اب

لہ الزام الناصب جلد ۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

آدم الی الارض تنکسف الشمس فی النصف من شهر رمضان والقمر فی اخره فقال الرجل یا بن رسول اللہ تنکسف الشمس فی آخر الشهر و القمر فی النصف فقال علیه السلام انی لاعلم بما تقول ولکنهما آیتان لم یکونا منذ هبط آدمؑ۔

تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں رمضان کے وسط میں سورج گرہن اور آخر میں چاند گرہن ہوگا۔ کسی شخص نے کہا کہ فرزند رسولؐ! سورج گرہن آخر ماہ میں چاند گرہن اوسط ماہ میں ہوا کرتا ہے آپ نے فرمایا کہ تم جو کہہ رہے ہو۔ وہ میں بھی جانتا ہوں، لیکن یہ دو نشانیاں ایسی ہیں جو ہبوط آدمؑ سے اب تک نہیں ہوئی ہیں۔

○

مسندا عن ورد عن ابی جعفر علیه السلام آیتان بین یدی هذا الامر خسوف القمر لخمس وعشرین وکسوف الشمس لخمس عشرة ولم یکن ذالك منذ هبط آدم الی الارض و عند ذالك سقط حساب المنجمین۔

ورد سے روایت ہے کہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ اس امر (ظہور) سے قبل دو نشانیاں ہیں ۲۵ تاریخ کو چاند گرہن ہوگا اور ۱۵ تاریخ کو سورج گرہن ہوگا۔ اور یہ دونوں نشانیاں ہبوط آدم سے اب تک ظاہر نہیں ہوئی ہیں اس وقت اہل نجوم کا حساب ساقط ہو جائے گا۔

جمادی الثانیہ و رجب

و فی العوالم منه علیه السلام اذا ان قیامه مطر الناس جمادی الاخره وعشرة ایام من رجب مطر الم تر الخلائق مثله فینبت لحوم المؤمنین وابدانهم فی قبورهم وکانی انظر الیهم مقبلین من قبل جهینة ینفضون شعورهم من التراب۔ [1]

عوالم میں امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ جب قیام قائم کا وقت آجائے گا تو پورے جمادی الثانیہ اور رجب کے دس دنوں میں ایسی بارش ہوگی جو لوگوں نے پہلے نہ دیکھی ہو گی اس سے مومنین کے گوشت اور جسم ان کی قبروں سے نمو پائیں گے اور گویا کہ میں انہیں دیکھ رہا ہوں کہ وہ جہینہ کی طرف سے آرہے ہیں اور اپنے سروں سے مٹی کو صاف کر رہے ہیں

---

[1] الزام الناصب جلد ۲ صفحہ ۱۲۵۔

صفر

عن کتاب عبد اللّٰه
بن بشار رضیع الحسین
علیہ السلام اذا اراد اللّٰہ
ان یظھر قائم آل
محمدؐ بدأ الحرب
من صفر الی صفر و ذلك
اوان خروج المھدیؑ [1]

عبداللہ ابن بشار کی کتاب
میں امام حسین علیہ السلام سے منقول
ہے کہ جب اللہ تبارک وتعالیٰ
قائم کے ظہور کا ارادہ فرمائے گا تو
اس زمانے میں ماہ صفر سے ماہ صفر
تک جنگ ہوگی اور وہی خروج مہدی
کا زمانہ ہوگا۔

---

[1] الزام الناصب جلد۲۔ صفحہ ۱۲۵۔

خروج

روایت ابوذرؓ

رویناعن ابی ذر انه کان
یوشك ان یاتی علی الناس
زمان یغبط فی خفیف الحاذ
یعنی الذی لا اهل له ولا ولد
کما یغبط الیوم ابو عشر من
الا ولاد وتمر الجنازة فی
السوق فیهز الناس روسهم
و یقولون لیت احدنا کان
مکانه فقال عبادة الصامت
یا ابا ذر ان هذا امر
عظیم فقال لهم الامر اعظم
مما یطؤن رسول الله
قایکون فی آخر الزمان
دیدان القراء فمن ادرك
ذلك الزمان فلیعوذ
بالله من شرورهم ثم

ابوذرؓ نے بیان کیا کہ ایک زمانہ
آئے گا۔ جب لوگ اس پر رشک کریں
گے، جس کے عیال و اولاد نہ ہوگی۔
جیسا کہ آج اس پر رشک کرتے
ہیں، جس کے دس لڑکے ہوں۔ اور
اور جب بازار سے جنازہ گزرے گا
تو لوگ اپنے سروں کو ہلائیں گے اور کہیں
گے کہ کاش کہ اس مردہ کی جگہ ہم
مرجاتے۔ عبادہ بن صامت نے
کہا کہ ابوذرؓ! یہ عجوبہ ہے، کہا کہ ہاں
جتنا تم خیال کرتے ہو اس سے بھی بڑا
عجوبہ ظاہر ہوگا۔ رسول اللہ نے
فرمایا کہ آخری زمانے میں لوگ قرآن
گائیں گے اور استخفاف کریں گے
جو اس زمانے میں ہو وہ ان سب
لوگوں کے شر سے پناہ چاہے۔ پھر

يظهر قلانص البرد فلا يستحي يومئذ من الرّباء المتمسك بدينه اجره كاجر خمسين وفي رواية ابن مسعود وان تغلو مهور النساء عن الخيل ثم يرخص فلا يغلو الى يوم القيامة ۔ ؎

فرمایا اس زمانے میں جاڑے کی ٹوپیاں ظاہر ہوں گی اور لوگ سُود کے استعمال سے نہیں شرمائیں گے، اس وقت دین پر قائم رہنے والا پچاس انسانوں کے برابر اجر کا مستحق ہوگا اور ابنِ مسعود کی روایت میں ہے کہ اس وقت عورتوں کے مہر اور گھوڑوں کی قیمت میں بہت اضافہ ہو جائے گا، اور قیامت تک کمی نہ ہو گی۔

○

خُطبہ عجماء

بعد كلام طويل له عليه السلام فيما يخبر من الملاحم العظام يقول وينكر الاخ اخاه ويعق الولد اباه وتذم

امیر المومنین علیہ السلام نے ایک خطبہ دیتے ہوئے مختلف جنگوں اور فتنوں کا تذکرہ فرمایا۔ پھر اس طویل بیان کے بعد ارشاد فرمایا کہ بھائی اپنے بھائی کا انکار کرے گا۔ بیٹا اپنے

؎

النساء بحبولتهن وتسخر النساء والامهات بناتهن و ينغمس الفقهاء بالكذب و يميل العلماء للريب و ينكشف الحظاء عن الحجب وطلع الشمس من المغرب وينادي مناد من السماء يا ولي الله الى الاحياء يظهر قائمنا المغيب فيقدمه الروح الامين ويليه الكتاب المبين ثم مواريث الانبياء ويديه الشهداء هم عيسى بن مريم فيبايعونه في البيت الحرام فيتم الله له اصحاب مشوره فيتقو على بيعة ثاني بهم الملائكة۔

باپ کو عاق کردے گا، اور عورتیں اپنے شوہروں کی مذمت کریں گی، اور مائیں اپنی لڑکیوں کا مذاق اڑائیں گی فقہا جھوٹ اور دروغ بیانی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے، علماء رشک دشبہ کی طرف مائل ہوں گے پوشیدہ چیزوں سے پردے اٹھ جائیں گے اور سورج مغرب سے طلوع کرے گا اور ایک ندا دینے والا آسمان سے ندا دے گا۔ اے ولی اللہ! زندوں کی طرف توجہ دیجئے۔ اس وقت ہمارا قائم جو پردۂ غیب میں ہوگا وہ ظہور کرے گا تو روح اس کے پاس آئے گی۔ اور اسے کتاب مبین اور انبیاء کی میراث دیں گے۔ اس وقت اس کے پاس گواہی دینے والے موجود ہوں گے اور ان کی سربراہی عیسیٰ بن مریم کے پاس ہوگی پھر یہ لوگ خانہ خدا میں بیعت کریں گے۔

یہ خطبہ شیخ محمد رضا لبی نے الشیعۃ و الرجعۃ جلد اصفحہ ۱۴۵ - ۱۴۶ پر، دوحۃ الانوار تالیف شیخ محمد یزدی صفحہ ۱۴۳ سے نقل کیا ہے۔ اور پورا خطبہ نقل کرنے کی بجائے اپنے موضوع سے متعلق جز نقل کیا ہے۔ دوحۃ الانوار میرے پاس نہیں ہے۔ ورنہ مذکورہ جنگوں اور فتنوں سے علامات پر مزید روشنی پڑ سکتی تھی، میں نے منقولہ خطبہ سے فقط وہ جز تحریر کیا ہے جو علامات سے متعلق ہے۔

○

خروج سفیانی

عن علی علیہ السلام قال	امیر المومنینؑ نے ایک حدیث
فی حدیث آخر ثم یقع	کے آخر میں ارشاد فرمایا کہ پھر عرب
التدبر والاختلاف بین	وعجم رایوں میں اختلاف وافتراق ہوگا
آراء العرب والعجم فلا	وہ بھی اختلافات میں الجھے ہوتے
یزالون یختلفون الی ان	ہوں گے کہ اقتدار نسل ابوسفیان کے
یصیر الامر الی رجل من	ایک شخص تک پہنچ جائے گا جو دمشق
ولد ابی سفیان یخرج من	کی وادی یابس سے خروج کرے
وادی الیابس من دمشق	گا۔ تو دمشق کا حاکم وہاں سے فرار
فیھرب حاکمھا منہ	کر جائے گا اور اس کے گرد قبائلی
یجتمع الیہ قبائل العرب ویخرج	عرب جمع ہو جائیں گے اور ربیعی،
الربیعی والجرھمی والاصھب وغیرھم	جرہمی اور اصہب وغیرہ خروج کریں

من اهل الفتن والشغب
فيغلب السفياني على كل
من يحاربه منهم
فاذا قائم القائم (عج)
بخراسان الذى اتى من
الصين وملتان وجه السفياني
فى الجنود اليه فلم
يغلبوا عليه ثم يقوم
منا قائم بجيلان بعينه
المشرقى فى دفع شيعة
عثمان ويجيبه الابر والديلم
ويجدون منه النوال
والنعم وترفع لولدى
البنود والرايات ويفرقها
فى الاقطار والحرمات و
ياتى الى البصرة و
ويخربها ويعمر
الكوفة ويوربها و
يعزم السفياني على

گے۔ اور فتنہ وفساد پھیلائیں گے
پھر سفیانی ان میں سے ہر جنگ
کرنے والے پر غالب آجائے
گا تو جب ایک قائم چین و ملتان
سے آکر خراسان میں آرام کرے گا تو
سفیانی اس کی طرف اپنا لشکر بھیجے
گا، لیکن وہ لوگ اس پر غالب
نہیں ہوں گے۔ پھر ہم میں سے ایک
قائم جیلان میں قیام کرے گا اور
شیعیان عثمان کو دفع کرتے ہیں،
مشرق اس کی مدد کرے گا۔ اور
ابر و دیلم کے لوگ اس کی موافقت
کریں گے اور اس سے انہیں نعمتیں
اور سہولتیں ملیں گی اور میرے بیٹے
کے لیے پرچم بلند ہوں گے اور وہ
انہیں مختلف علاقوں میں ہرائے
گا اور بصرہ آکر شہر کو تباہ کردے
گا اور کوفہ کو آباد کرے گا اس
وقت سفیانی اس سے جنگ کا

قتاله ويهم مع عساكره
باستيصاله فاذا جهزت
الالوف فصفت الصفوف
قتل الكبش المخروف
فيموت الثائر ويقوم
الاخر ثمّ ينهض اليماني
لمحاربة السفياني
ويقتل النصراني فاذا
هلك الكافر و
ابنه الفاجر ومات
الملك الصائب و
مضى لسبيله النائب
خرج الدجّال وبالغ
في الاغواء والاضلال ثم
يظهر آمره وقاتل
الكفرة السلطان المامول
الّذي تحير في غيبته العقول
والتّاسع من ولدك يا
حسينؑ يظهر بين الرّكنين

ارادہ کرے گا اور اسے ہلاک کرنے
کے لیے اپنے لشکر کے ساتھ چلے
گا تو جب ہزاروں آمادہ ہو جائیں
اور صفیں استادہ ہو جائیں، اور
مینڈھا اپنے بچے کو قتل کر دے
تو خون کا انتقام لینے والا مر جائے
اور دوسرا کھڑا ہو جائے گا۔ پھر
یمانی سفیانی سے جنگ کے لیے
کھڑا ہو گا اور نصرانی قتل ہو جائے
گا، تو جب کافر اور اس کا فاجر
بیٹا دونوں ہلاک ہو جائیں اور صحیح
رائے رکھنے والا بادشاہ مر جائے
اور اس کا نائب بھی اسی راستے
پر چلا جائے تو دجال خروج کرے
گا اور گمراہی و فریب دہی میں کمال
حاصل کرے گا، پھر حکمرانوں کا حاکم،
کافروں کا قاتل اور مرکز امید بادشاہ
ظاہر ہو گا، جس کی غیبت میں عقلیں
متحیر ہوں گی، اور اے حسینؑ! وہ تیری

يظهر على الثقلين ولا	نسل میں نواں ہوگا۔ وہ رکن و مقام
يترك في الارض الا	کے درمیان ظاہر ہوگا۔ زمین پر پلیت
دنين طوبى للمؤمنين	افراد کو ختم کر دے گا۔ مبارک ہو
الذين ادركو زمانه	ان مومنین کو جو اس کا زمانہ پائیں گے
والحقوا اوانه و	اور اس کے عہد حکومت میں رہیں گے
وشهدوا ايامه ولا	اور اس کی قوموں سے ملاقات
قوا قوامه۔ [1]	کریں گے۔

○

خروج

۱

مسندا عن الصادق	امام صادق علیہ السلام نے فرمایا
عليه السلام خروج الثلثه	کہ سفیانی، خراسانی اور یمانی ان
الخراسانی والسفيانی واليمانی	تینوں کا خروج ایک ہی سال،
فى سنه واحدة فى شهر	ایک ہی ماہ اور ایک ہی دن میں
واحد فى يوم واحد وليس	ہوگا، ان تینوں جھنڈوں میں یمانی
فيها راية باهدى من	سے زیادہ ہدایت کرنے والا جھنڈا

---

[1]

رایة الیمانی یھدی الی الحق۔ [۱]

کوئی نہ ہوگا جو حق کی طرف ہدایت کرے گا۔

۲

مسند عن الصادق علیہ السلام خمس قبل قیام القائم علیہ السلام الیمانی والسفیانی و المنادی ینادی من السماء وخسف بالبیداء و قتل نفس الزکیہ۔ [۲]

امام صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ قائم آلِ محمد کے قیام سے قبل پانچ علامتیں ظاہر ہوں گی۔ (۱) خروج یمانی (۲) خروج سفیانی (۳) آسمان سے ایک منادی کی آواز (۴) بیدا میں زمین کا دھنس جانا (۵) قتل نفس زکیہ۔

۳

عن کمیل ابن زیادہ عن امیر لمومنین علیہ السلام قیل ومن علائم الظھور خروج ابن الحسن من مکة وقتل رجل فاطمی بالکوفة وتخریب

کمیل ابن زیاد نے امیر المومنینؑ سے روایت کی ہے کہ ظہورِ مہدیؑ کی علامتوں میں سے چند یہ بھی ہیں۔ فرزند حسنؑ کا مکہ سے خروج، کوفہ میں ایک مرد فاطمی کا قتل، قبور

---

[۱]

[۲]

قبور الائمة وسلطنت رجل	ائمہ کا خراب کیا جانا۔ ایک مرد
طبری وتبدیل البسة الاسلامیه	طبری کی حکومت، اسلامی لباسوں کا
وتیر سنن النبویة و	تبدیل ہوجانا، سنن نبوی کا متغیر
وتمایل النّاس الی	ہوجانا، لوگوں کا مذہب مزدکیت
مذهب المزدکیة[1]	کی طرف میلان۔

میرے ذاتی کتب خانے میں مفاتیح الکنوز نظام العلما رطبا طبائی کا ایک نسخہ مطبوعہ طہران ۱۲۹۵ھ موجود ہے۔ اس کتاب کے صفحہ ۳۹۲ پر کسی شخص نے ۱۳۴۷ھ میں یہی روایت اپنے ہاتھ سے نقل کی ہے۔ علامات وہی ہیں۔ لیکن ترتیب مقدم و مؤخر ہے اور ایک جملہ میں اضافہ ہے اور وہ یہ ہے کہ "مرد فاطمی کوفہ کے پل کے قریب قتل کیا جائے گا"

مفاتیح الکنوز کا جو نسخہ میرے پاس ہے اس کے صفحہ ۲۹۵ کے بالائی حاشیہ پر ۲۹ جمادی الثانیہ ۱۳۴۷ھ کو کسی نے یہ عبارت تحریر کی ہے:

نقل عن کتاب الاسرار سبزواری من
علائم الظهور اذا کشف الحجاب و
خرجت النساء کالرجل الشاب وغیره
احکام الکتاب فانظروا انزول البلاء
کالغیب من السحاب وقیام قطب

---

[1]

القتــل فی الدنیـا فعنــد	کرلیں گے اور دنیا میں قتل کی کثرت
ذالک یجتمع اهل المکّة	ہو جائے گی، اس وقت اہل مکّہ
الی السفیانی و یخوفونه	جمع ہو کر سفیانی کو خدا کے عذاب
عقوبة الله عز وجل	کا خوف دلائیں گے تو وہ ان کے
فیامر بقتلهم و قتل	قتل کا حکم دے دے گا اور سارے
العلما والزهاد فی جمیع	علاقوں میں علماو زہاد کو قتل کرائے
الآفاق فعند ذالک یجتمعون	گا۔ اس وقت لوگ قریش کے
الی رجل من قریش له	شخص کے پاس جمع ہوں گے۔ جو
اتصال الی رسول الله (وهو	آلِ رسولؐ سے ہوگا (وہ امام مہدیؑ
الامام المهدی) بهلاک	ہوں گے) اور سفیانی کی ہلاکت
السفیانی۔ ؎	کی خواہش کریں گے۔

(اقتباس بقدر ضرورت)

○

خروج مغربی

عن کعب الاخبار	کعب الاحبار نے کہا کہ خروج
قال خروج المهدی الویة	مہدیؑ کی علامت وہ جھنڈے ہیں

؎

تخرج من قبل المغرب عليها رجل من كندة اعرج فاذا ظهر اهل المغرب على اهل مصر فبطن الارض يومئذ خير لاهل الشام۔

جو مغرب کی طرف سے خروج کریں گے اور ان کا سردار کندہ کا ایک لنگڑا شخص ہوگا تو جب اہلِ مغرب اہلِ مصر پر حملہ آور ہوں تو اس وقت شام والوں کے لیے قبریں زمین کی سطح سے بہتر ہوں گی۔

○

بغداد۔ خروج ہمدانی

عن جده عمر ابن سعد قال، قال امیرالمومنین علیه السلام لا یقوم القائم حتی تفقاعین الدنیا وتظهر الحمرة فی السمآء وتلك دموع حملة العرش علی اهل الارض وحتی یظهر فیهم قوم لا خلاق

عمر ابن سعد نے روایت کی ہے کہ امیرالمومنینؑ نے فرمایا کہ قائمؑ اس وقت تک قیام نہیں کرے گا۔ جب تک کہ دنیا کی آنکھ نہ پھوٹ جائے اور آسمان پر سُرخی نہ ظاہر ہو اور یہ سرخی عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو ہوں گے۔ جو اہلِ زمین کے لیے جاری ہوں گے یہاں تک کہ ایسے لوگ پیدا

لهم يدعون لولدی و
هم براء من ولدی
تلك عصابة ردئية
لا خلاق لهم على الاشرار
مسلطة وللجبابره
مفتنه وللملوك مبيره
يظهر فی سواد الكوفة
يقدمهم رجل اسود
اللون والقلب رث الدّين
لا خلاق له مهجن
زنيم عتل تداولته
ايدی العواهر من
الامهات من شر نسل
لا سقاها الله المطر
فی سنة اظهار
غيبة المتغيب من
ولدی صاحب الراية
الحمرا والعلم
الاخضری يوم

ہوں گے جو توفیقاتِ الٰہی سے دور ہوں
گے۔ وہ میرے فرزند کی طرف دعوت
دیں گے۔ لیکن وہ خود میرے فرزند
سے بیزار رہوں گے۔ وہ لوگ
پست فطرت اور اللہ سے دور ہونگے
وہ اشرار پر مسلط ہوں گے۔ جابر اشخاص
کے درمیان فتنہ پھیلانے والے
ہوں گے اور بادشاہوں کو ہلاک
کرنے والے ہوں گے۔ یہ لوگ
شہر کوفہ کے قریب ظاہر ہونگے
ان کا سردار ایک سیاہ رنگ
اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ وہ بے
دین ہوگا، خدا سے دور ہوگا۔ وہ
عیب دار بخیل اور پرغرور ہوگا۔ وہ
بدترین نسل اور بدکار ماؤں سے پیدا
ہوگا میرے غائب فرزند کے ظہور
کے سال اللہ اسے بارش سے
سیراب نہ کرے۔ میرے فرزند کا
پرچم سرخ اور علم سبز ہوگا۔ وہ دن

للمخيبين بين الانبار
وهيت، ذلك يوم فيه
صيلم الاكراد والشراة
وخراب دار الفراعنة
ومسكن الجبابرة
مساوى الولاة الظلمة
وام البلاء واخت العار
تلك ورب علي يا عمر
ابن سعد بغداد الا لعنة
الله على العصاة
من بني اُمية وبني
فلان الخونة الذين
يقتلون الطيبين من
ولدي ولا يراقبون فيهم
ذمتي ولا يخافون
الله فيما يفعلونه
بحرمتي ان لبني

ان نا اُمید لوگوں کے لیے عجیب
دن ہوگا، جو انبار[1] اور ہیت
کے درمیان ہوں گے۔ اس دن
صیلم اکراد اور پست طینت لوگ
ہلاک ہوں گے، فرعونوں کا شہر
جباروں کا مسکن، ظالم حکمرانوں
کی پناہ گاہ، بلاد ننگ و عار
کا مرکز تباہ ہوگا۔ اے عمر ابن سعد!
ربّ علی کی قسم وہ بغداد ہے۔ خدا
لعنت کرے بنی امیہ کے گناہگاروں
اور بنی فلاں (عباس) پر یہ خائن
لوگ میری نسل کے پاکیزہ افراد کو
قتل کریں گے، اور ان کے لیے میرے
حق کا خیال بھی نہیں کریں گے اور
میری حرمت رکھنے کے لیے وہ
اپنے اعمال میں اللہ سے بھی خوف
نہیں کریں گے۔ ایک دن

سلہ

العباس يوما كيوم الطموح
ولهم فيه صرخة كصرخة
الحبلى الويل لشيعة ولد
العباس من الحرب التى
سنح بين نهاوند والدينور
تلك حرب صعاليك شيعة
على يقدمهم رجل من همدان
اسمه على اسم النبى منعوت
موصوف باعتدال الخلق
وحسن الخلق ونضارة
اللون له فى صوته
ضحك وفى اشفارة
وطف وفى عنقه سطع فرق
الشعر مفلج الثنايا على
فرسه كبدر تجلى عنه الغمام
تسير بعصابة خير عصابة آوت
وتقربت ودانت لله بدين
تلك الابطال من العرب الذين
يلحقون حرب الكريهة والدبرة

بنی عباس تباہ و برباد ہو جائیں گے
اور اس وقت وہ حاملہ کی طرح چیخیں
گے۔ افسوس ہے بنی عباس کے
متبعین پر اس جنگ سے جو
نہاوند اور دینور کے درمیان ہو،
وہ علی کے فقیر شیعوں کی جنگ
ہوگی۔ ان کا سردار ہمدان کا ایک
شخص ہوگا۔ اس کا نام رسول اللہ
کے نام پر ہوگا، اس کا جسم معتدل
اور اخلاق اچھا ہوگا، اس کے
رنگ میں تازگی اور آواز میں ہنسی
کی کھنک ہوگی۔ اس کی مونچھیں
گھنی ہوں گی، اس کی گردن قوی،
بال بنے ہوئے ہوں گے، اگلے دانتوں
میں کشادگی ہوگی، وہ اپنے گھوڑے
پر چودھویں کے چاند کی طرح جو
بادل سے ظاہر سوار ہوگا، وہ اللہ
کے لیے دین کا گرویدہ ہوگا۔ یہ عرب
کے بہادر ہوں گے، جو مکروہ جنگ

یومئذ علی الاعداء ان للعدو یوم میں شریک ہوں گے۔ اس دن
ذالک الصیلم والاستصال۔ لہ ان کے دشمنوں کی تباہی ہو گی۔

علامہ مجلسیؒ نے اس روایت کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ یہ حدیث اگرچہ تحریف شدہ اور غلطیوں سے پُر ہے اور اس کا سلسلۂ سند بھی بدترین خلق خدا عمر ابن سعد لعنہ اللہ پر منتہی ہوتا ہے۔ اس کے باوجود میں نے اسے اس لیے تحریر کیا ہے، تاکہ معلوم ہو جائے کہ حضرت قائم علیہ السلام کا تذکرہ دوست اور دشمنوں دونوں نے کیا ہے؟

توضیح

۱۔ دنیا کی آنکھ کا پھٹ جانا یا پھوٹ جانا غالباً اس بات کا اشارہ ہے کہ کثیر انسانی آبادی ہلاک ہو جائے گی۔

۲۔ آل محمدؑ علیہ السلام کے چاہنے والوں پر ایسے ایسے مظالم کے پہاڑ ٹوٹیں گے اور اس شدت سے ان کا خون بہایا جائے گا کہ اس کے ردّ عمل کے طور پر آسمان پر ایک سرخی ظاہر ہو گی، جسے امیر المومنینؑ نے عرش اٹھانے والے فرشتوں کے آنسو سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ سرخی ظاہر ہونے کے دوران یا فوراً بعد سیاہ جھنڈوں والا لشکر خراسان سے کوفہ پہنچے گا۔ سواد کوفہ سے، اس کی ساری مضافاتی،

لہ

بستیاں اور نخلستان وغیرہ مراد ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو دین و مذہب سے دور ہوں گے۔ یہ لوگ مہدی علیہ السلام کی طرف دعوت دیں گے۔ یعنی بظاہر ان کے ماننے والوں میں ہوں گے۔ جب کہ حقیقت میں آپ سے دشمنی اور بیزاری رکھنے والے لوگ ہوں گے۔

۴۔ یہ لشکر شریروں، متکبروں اور جابروں اور حکمرانوں پر غالب آکر انہیں تباہ و ہلاک کر دے گا۔ اس لشکر کا سردار سیاہ چہرہ اور سیاہ دل شخص ہوگا۔ شجرہ نسب کی رُو سے پست ترین اور دین و اخلاق سے دور ترین، شخص ہوگا اور اس کے فوجی بھی بدنسب اور بُرے لوگ ہوں گے اس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ جنگ باطل کے دو گروہوں میں ہوگی، جن میں ایک خراسان سے آیا ہوا کالے جھنڈوں کا لشکر ہے اور دوسرا عراقی لشکر ہے۔ جسے جبابرہ اور اشرار کے نام سے یاد کیا گیا ہے۔

۵۔ یہ جنگ مذکورہ لشکر اور اعراب و اکراد کے درمیان انبار اور ہیت کے درمیانی علاقے میں ہوگی۔ انبار عراق کا ایک شہر ہے جو فرات کے مشرقی کنارے پر واقع ہے۔ اور ہیت انبار کے مغرب میں ہے۔ انبار کا پرانا نام الرمادی تھا۔ چند سال قبل اسے تبدیل کر کے انبار کر دیا گیا اس لیے کہ یہی نام اس کا قدیم ترین نام تھا۔

۶۔ اس جنگ کے نتیجہ میں بغداد تباہ ہو جائے گا۔ امیرالمومنینؑ کے عہد میں بغداد کا نام و نشان بھی نہ تھا۔ یہ آپ کے غیب جاننے کا ثبوت ہے۔

۷۔ نہاوند اور دینور کے درمیان بھی جنگ ہوگی۔ نہاوند ہمدان کے جنوب میں اور دینور ایرانی کردستان کا ایک شہر ہے۔ جبکہ ہمدان کرمان کے قریب ایران کا ایک مشہور شہر ہے۔

۸۔ اس جنگ کے سبب بنی عباس کی حکومت ختم ہو جائے گی اور اس کو ختم کرنے والے لشکر کا سردار ہمدانی ہوگا اس کا نام محمد ہوگا۔ ممکن ہے کہ یہ سید حسنی کے لشکر کا کوئی سردار ہو۔

توقیت کا مسئلہ

توقیت کے معنی وقت معین کرنے کے ہیں۔ مشیتِ الٰہی یہ تھی کہ ظہورِ مہدی کے وقت کو پوشیدہ رکھا جائے۔ بالکل اسی طرح جیسے خود انسان کی اپنی موت کا وقت یا وقتِ قیامت پوشیدہ ہے۔ یہی سبب ہے کہ آلِ محمد علیہم السلام نے نہ خود توقیت کی اور نہ دوسروں کے اس عمل کو پسندیدہ قرار دیا بلکہ مذمت فرمائی۔

ابو بصیر نے امام صادق علیہ السلام سے عرض کی کہ میں آپ پر فدا ہو جاؤں قائم کا خروج کب ہوگا؟ فرمایا اے ابو محمد! ہم وہ خاندان ہیں کہ وقت معین نہیں کرتے۔ رسولؐ اللہ نے فرمایا ہے کہ وقت معین کرنے والے جھوٹے ہیں۔ اے ابو محمد! اس امر سے پہلے پانچ نشانیاں ظاہر ہوں گی۔ ماہ رمضان کی ندا، خروجِ سفیانی، خروجِ خراسانی، قتلِ نفس زکیہ اور زمینِ بیدار کا خسف۔ پھر فرمایا اے ابو محمد! اس سے قبل دو طاعون ہوں گے، طاعونِ سفید اور طاعونِ سرخ ابو بصیر نے پوچھا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں یہ دو طاعون کیا ہیں، فرمایا طاعون سفید عام موت ہے اور طاعون سرخ قتل شمشیر ہے۔ قائم خروج نہیں کرے گا جب تک کہ تیئسویں رمضان کی شب میں جو جمعہ کی شب ہو گی۔ فضاؤں میں اس کے نام کا اعلان نہ ہو جائے۔

امام جعفر صادق علیہ السلام نے محمد بن مسلم سے فرمایا کہ اے محمد! جو شخص بھی ہماری طرف سے تعیین وقت کی اطلاع دے اس کی تکذیب کرنا۔ اس لیے کہ ہم کسی شخص کے لیے بھی وقت کی تعیین نہیں کرتے۔

مہزم نے امام صادق علیہ السلام سے سوال کیا کہ آپ پر فدا ہو جاؤں۔ ہم جس امر کے انتظار میں ہیں اس کے بارے میں بتلائیے کہ کب ہوگا؟ فرمایا اے مہزم! وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے اور اس امر میں عجلت کرنے والے ہلاک ہوں گے اور سر تسلیم خم کرنے والے فلاح پائیں گے۔

اس موضوع کی کثیر تعداد روایات میں سے چند اس مقام پر نقل کی گئی ہیں۔ غیبت کی کتابوں میں اور ان کتابوں میں جن میں غیبت کا تفصیلی ذکر ہے۔ مولفین نے تعیین وقت کی ممانعت کے عنوان سے مستقل باب قائم کیا ہے۔ مثلاً اصولِ کافی کلینی (۳۲۹ھ) میں کراہیۃ التوقیت کے عنوان سے باب ہے۔ غیبت نعمانی (۳۴۲ھ) اور غیبتِ طوسی (۴۶۰ھ) میں نہی عن التوقیت کے عنوان سے ہے۔ بحار الانوار مجلسی (۱۱۱۱ھ) میں باب التمحیص والنہی عن التوقیت ہے۔

لیکن اس کے برخلاف چند احادیث ایسی بھی ملتی ہیں جن میں کسی معین وقت کا بیان ملتا ہے۔ ہم انہیں نعمانی و طوسی کی غیبت اور بحار الانوار سے نقل کر رہے ہیں۔

ابو حمزہ ثمالی کا بیان ہے کہ میں نے امام باقر علیہ السلام سے عرض کی، کہ امیر المومنین! نے فرمایا کہ سن ستر (۷۰ھ) تک بلا ہے اور بلا کے بعد آسائش ہے ہے۔ حالانکہ ۷۰ھ گزر گیا اور ہم نے کوئی آسائش نہیں دیکھی۔ امام نے فرمایا اے ثابت اللہ نے اس امر کے لیے ۷۰ھ معین فرمایا تھا۔ لیکن جب حسین

کا مفہوم یہ ہے کہ خدا جو چاہتا ہے۔ مٹا دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ثبت کر دیتا ہے۔ مسئلہ محو و اثبات اور مسئلہ بداء پر علم کلام کی کتابوں میں مفصل بحثیں کی گئی ہیں۔ وہاں دیکھا جاسکتا ہے۔

توقیت کے مسئلے پر آل محمدؐ کے نقطۂ نظر کی وضاحت کے بعد دیگر ادیان و مذاہب میں سے چند ایک کا سرسری جائزہ دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ اس بات سے قطع نظر کہ دیگر ادیان میں پائی جانے والی پیشگوئیوں کی علمی و دینی حیثیت کیا ہے ہم صرف دو حوالوں کی طرف اشارہ کرنا چاہتے ہیں جس سے حقیقت منتظر کے عہدِ ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ہندوؤں کا کیش و مسلک بہت قدیم ہے۔ ہندوؤں نے اپنے معتقدات کی روشنی میں زمانے کو چار ادوار پر تقسیم کیا ہے۔ سب سے پہلے ست یگ تھا جو نور ہی نور اور حق ہی حق تھا، اس کے بعد پستیوں اور تنزلات کے سبب تریتا یگ شروع ہوا۔ اس کے خاتمہ کے بعد دواپر یگ کا آغاز ہوا اور دواپر کے اختتام کے بعد موجودہ دور یعنی کل یگ شروع ہوا، جسے ہم عام بول چال میں کلجگ کہتے ہیں۔ جب کل یگ ختم ہو جائے گا تو دوبارہ ست یگ آئے گا۔ ان سارے یگوں میں کل یگ سب سے چھوٹا ہے۔ یہ دور تاریکی اور شر کا دور ہے۔ جب کہ ست یگ نورانی اور خیر کا دور ہے۔

اب ہمیں یہ دیکھنا ہے کہ کلجگ کے آغاز و اختتام کے سلسلے میں ہندو نظریات کیا ہیں؟ ایک مشہور محقق کی رائے میں ہندوؤں کا موجودہ یگ یعنی کل یگ تقریباً اسی زمانے سے شروع ہوتا ہے۔ جو طوفان نوحؑ کا زمانہ ہے۔ اس واقعہ کو ہندو ایک یادگار واقعہ سمجھتے ہیں۔ اس موجودہ یگ کی تاریخ یقیناً

پانی کے سیلاب شروع ہوتی ہیں، ہندو اپنی پوری جنتری کی بنیاد اس واقعہ کو قرار دیتے ہیں سیلاب کے بعد ہر ساٹھ سال کا ایک سال مان کر ان سالوں میں اپنے اجتماعی اور انفرادی واقعات کی مدت شمار کرتے ہیں ؎ یہ گفتگو کلجگ کے آغاز سے متعلق تھی۔ اب اس کا اختتام دیکھیں۔ ایک محقق نے اکھنڈ جیوتی مارچ ۱۹۸۱ء کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ ایسے ثبوت موجود ہیں کہ یگ بدلنے کا وقت آگیا ہے۔ کل یگ اب وداع ہو رہا ہے اور اس کی جگہ پر ایسا دور آرہا ہے۔ جسے ست یگ کہا جا سکے۔ منواسمرتی، لنگ پران اور بھاگوت میں دیئے گئے اعداد و شمار کے مطابق حساب پھیلانے سے پتہ چلتا ہے، کہ موجودہ دور بحران کا دور ہے۔ —— ان سب اعداد و شمار کو دیکھتے ہوئے وہ وقت ٹھیک انہیں دنوں میں ہے۔ جس میں یگ بدلنا چاہیئے جون ۱۹۸۰ء سے ۲۰۰۰ء تک بیس سال کا ہے۔

اس بحث کو نتیجہ خیز بنانے کے لیے یہ جاننا ضروری کہ ہندوؤں کے عقیدے کی رُو سے دنیا میں چوبیس (۲۴) اوتار یعنی مظہر خداوندی ہوں گے جن میں سے تیئس (۲۳) گزر چکے ہیں، فقط چوبیسواں باقی ہے اور ساری دُنیا کے ہندو اس کا انتظار کر رہے ہیں۔ اس آخری اتار کا نام کلکی یا کلنکی ہے یعنی سیاہی کو دور کرنے والا۔ اس اوتار کے بارے میں مقدس ہندوستانی

؎

کتاب گیتا کا یہ حوالہ قابلِ غور ہے" اتنی کتھا سنا کر شکدیوجی نے کہا کہ اے راجہ پرکیشت جب اخیر کلجگ میں اسی طرح بڑا پاپ ہوگا تب پرمیشور دھوم کی رکشا کرنے کے واسطے سنبھل دیش میں گوڑ برہمن کے گھر کلنکی اتاریں گے اور نیلے گھوڑے پر چڑھ کر ہزاروں راجہ اور دھرمی اور پاپیوں کو تلوار سے مار ڈالیں گے۔ جب کہ ان کے درشن ملنے سے بچے ہوتے آدمیوں کو گیان مل جائے گا تب وہ لوگ پاپ کرنا چھوڑ کر اپنے دھرم سے چلیں گے۔ اس کے آٹھ سو برس بعد ست یگ ہوکر سب چھوٹے اور بڑے اپنا دھرم کریں گے [۱]

اس ساری گفتگو کا خلاصہ یہ ہے کہ کلجگ کے آخر میں پاپ گناہ اور بے دینی کے نتیجہ میں کلنکی اوتار ظہور کریں گے۔ کلجگ کا یہ آخر سن انیس سو اسی (۱۹۸۰ء) عیسوی سے سن بیس سو (۲۰۰۰) عیسوی ہے۔ اس سے کلنکی اوتار کے ظہور کے زمانے پر روشنی پڑتی ہے کہ اس دور کے قریب قریب آپ سنبھل دیش (مکہ) سے ظہور کریں گے۔ بڑی خوں ریز جنگیں ہوں گی جن میں آپ کامیاب ہوں گے جس کی وجہ سے لوگ دین پر کاربند ہو جائیں گے اور گناہ و بیدینی کو ترک کر دیں گے۔ آخری جملہ جس میں آٹھ برس کی مدت بیان کی گئی ہے۔ شاید اس سے رجعت کا دور مراد ہو۔ یا پھر یہ ممکن ہے کہ یہ جملہ تحریف شدہ ہو۔ اس کا مفہوم ہم پر واضح نہیں ہے۔

البتہ اس بحث کو آگے بڑھاتے ہوئے ہم ایک حوالہ درج کرتے ہیں

---

[۱] شری مد بھاگوت اسکنڈ بارہ ادھیائے دوسرا صفحہ ۸۴۲۔

جس سے کوئی حتمی نتیجہ نکالنے کے موقف میں نہیں ہیں۔ لیکن اس سے ایک نسبتہً واضح تر مفہوم کا سراغ ملتا ہے۔ نواب اصغر حسین الہ آبادی نے اپنے ایک رسالے ظہور قائم آلِ محمدؐ میں تحریر کیا ہے[1]

شریمد بھاگوت، اسکنڈ ۲، ادھیائے دوسرا

کلجگ میں سنساری آدمی ہر روز سچائی اور دیا چھوڑ دینے سے کم طاقت ہو جائیں گے۔ کلجگ میں آدمی کی عمر تخمیناً ایک سو بیس سال لکھی گئی ہے۔ مگر ادھرم (گناہ) کرنے سے وہ پوری عمر کو نہ پہنچ کر اس کے اندر ہی مر جائیں گے اور کلجگ کے آخر میں بہت ادھرم کرنے سے اکثر لوگ بیس یا بائیس برس سے زیادہ نہ زندہ رہیں گے۔ ایسا چکرورتی اور پرتابی راجہ بھی کوئی نہ ہوگا کہ جس کا حکم ساتویں دیپ کے راجہ کے لوگ مانیں۔ اپنا دھرم اور بیاؤ چھوڑ کر جو ان کو روپیہ دے گا اس کی حمایت کریں گے۔ دمڑی کوڑی کے واسطے دشمن ہو جائیں گے۔ گائے کا دودھ بکری کے برابر کم ہو جائے گا اور گائے میلا اور غلیظ کھاوے گی۔ براہمنوں میں ایسا لچھن نہ رہے گا کہ جسے دیکھ کر آدمی پہچان لے کہ یہ برہمن ہے۔ بلکہ پوچھنے سے ان کی ذات معلوم ہو گی۔ بیاپار میں بہت چھل ہوگا۔ اور مورکھ آدمی جھوٹی بات بنانے والا سچا اور گیانی سمجھا جائے گے۔ دولت مند کی خدمت سب لوگ کریں گے۔ ذات پات کا کچھ لحاظ نہ کریں گے۔ استری

---

[1] ظہور قائم آلِ محمد از مذاہب عالم مطبوعہ جے پور راجستھان صفحات ۲۳/۲۴/۲۵/۲۶۔

اور پرش کا چت ملنے سے اونچ اور نیچ ذات آپس میں بھوگ بلاس کریں گے۔یعنی تعلقات خاص پیدا کریں گے۔ اپنی خوبصورتی کے واسطے سر پر بال رکھیں گے۔پرلوک (آخرت) کا کچھ خیال نہ کریں گے۔چور اور ڈاکو بہت پیدا ہوں گے۔جو سب کو دکھ دیں گے اور راجہ لوگ ڈاکوؤں سے مل کر پرجا کا دھن چرالیں گے۔ دس برس کی لڑکی کے بچّہ پیدا ہوگا۔ درخت چھوٹے ہو جائیں گے۔پست لوگ اناج اور کپڑے کا دکھ اٹھاویں گے۔ راجہ لوگ تھوڑی قوت رکھنے پر بھی زمین لینے کی خواہش کریں گے۔گرہستی لوگ ماں باپ کو چھوڑ کر ساس اور سُسر کے ہو جاویں گے۔

کلجگ کے راجہ اپنا دھرم اور کرم چھوڑ کر استری بالک اور گئو کا بدھ کریں گے کام کو ودھ اور لابھ رکھیں گے اور دوسرے کی دولت ،عورت اور زمین زبردستی چھین لیں گے۔ان کا حال دیکھ کر رعایا بھی ویسا ہی کام کرے گی

سری کرشن جی کے اس دُنیا سے تشریف لے جانے کے بعد جو جو اور جس جس گھرانے کے ہندو راجہ ہوں گے ان کے مفصل حالات اور زمانۂ حکومت تحریر کرنے کے بعد اور کاکول کا راج بنا کر یہ لکھا ہے کہ اس کے بعد مسلمان راجہ ہو کر بادشاہ کہلائیں گے اور ایک ہزار ننانوے برس تک ان کا راج رہے گا اور مُسلمانوں کو جیت کر دس پیڑھی تک گوراندی راج کریں گے۔ پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے اس کے بعد گیارہ پیڑھی ننانوے برس تک مون کا راج ہوگا سورج یعنی بے شاخ اور بے نشان ہو جائیں گے۔

مندرجہ بالا آثار اور نشانیوں میں سے صرف چند کے متعلق کچھ تفصیل پیش کرتا ہوں بقیہ حالات جو ہیں ان کو زمانہ خود دیکھ رہا ہے۔

اوّل

اگر وہ زمانہ شمار کیا جاوے کہ جب مسلمانوں کو سندھ میں فتح ہوئی تو تقریباً
مسلمانوں کی حکومت ۱۸۵۷ء تک رہ کر وہ مدت قائم ہو جاتی ہے۔

دوم

دس پیڑھی گورانڈی راج کریں گے یعنی گورے راجہ ہوں گے۔ اگر ایڈورڈ
جو آٹھواں کہلاتا تھا۔ وہ سلطنت نہ چھوڑتا تو یہ پیش گوئی غلط ہو جاتی مگر اُس
نئے واقعہ نے ثابت کر دیا کہ جو کہا گیا تھا وہ درست نکلا۔

1. QUEEN ANNE		1702 -	1714
2. GEORGE I	INDIA.	1714 -	1727
3 GEORGE II	"	1727 -	1760
4. GEORGE. III	"	1760	1820
5 GEORGE IV	"	1820	1830
6 WILLIAM V	"	1830	1837
7 QUEEN VICTORIA	"	1837	1901
8 EDWARD VII		1901	1910
9 GEORGE V		1910	1918
10 EDWARD VIII		1918	1947
11 GEORGE VI		1947	TILL NOW

NOTE. After partition this rule came to an end
but after some time.

سوم

اہیراورشودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے، جوکہ آج کل موجود ہے۔ جس میں ہر ذات کے منسٹر وغیرہ ہیں اور حکومت ان کے ہاتھ میں ہے۔

چوتھے

گیارہ پیڑھی ننانوے برس مون کا راج ہوگا۔ مون کے معنی خاموش رہنے والے کے ہیں۔

پانچویں

زمین زبردستی چھین لیں گے سے ثابت ہوا کہ زمینداری وتعلقہ داری وجاگیر داری کا خلافِ انصاف خاتمہ کیا جائے گا۔ جیسا کہ لفظ زبردستی سے ظاہر ہوتا ہے۔

چھٹے

سُورج بنسی بے شاخ اور بے نشان ہوجائیں گے سے مراد حکومت مہاراجہ ادے پور ہے۔ کیونکہ یہ مہاراجہ رام چندرجی کے اولاد اکبر جن کا نام لَو تھا۔ اُن کی نسل سے ہیں۔

ساتویں

بہت لوگ کپڑے اور اناج کا دکھ اٹھائیں گے۔ جیسا کہ آج کل ہورہا ہے۔

آٹھویں

لوگوں کا دھن زبردستی چھین لیں گے مراد مختلف قسم کے ٹیکس ہیں۔

اس حوالے میں دو مختلف ابواب کے مضامین کو ایک ہی باب کے ذیل میں جوڑ دیا گیا ہے۔ جبکہ حوالے کا پہلا پیراگراف اسکندھ بارہ کے دوسرے ادھیائے سے ہے اور دوسرا پیراگراف اسکندھ بارہ کے پہلے ادھیائے کے آخر سے ہے (صفحہ ۴۳) ننانوے برس کے مون کے راج کے بعد یہ تحریر ہے کہ اتنے لوگ کلجگ میں نامی راجہ ہو کر پھر اہیر اور شودر اور ملیچھ راجہ ہوں گے وغیرہ وغیرہ۔ یعنی اس حساب سے ست یگ زمانۂ رجعت ہوگا اور ظہور مہدی کلجگ کے آخری دور میں ہوگا۔ جب کہ ہم اوپر یہ بتا آئے ہیں کہ کلجگ کا آخر ۱۹۸۰ء عیسوی سے ۲۰۰۰ء عیسوی کے درمیان ہے۔ واللہ اعلم بالصواب۔

اب ہم کتاب مقدس کی طرف چلتے ہیں۔ جس کے صحیفوں کو آج بھی کرۂ ارض کی ایک بہت بڑی آبادی میں دینی اور ادبی اور علمی اہمیت حاصل ہے۔

صحیفۂ دانیال باب ۱۲ فقرات یکم تا ۱۳

اور اس وقت میکائیل مقرب فرشتہ جو تیری قوم کے فرزندوں کی حمایت کے لیے کھڑا ہے اٹھے گا اور وہ ایسی تکلیف کا وقت ہوگا کہ ابتدائی اقوام سے اس وقت تک کبھی نہ ہوا ہوگا۔ اور اس وقت تیرے لوگوں میں سے ہر ایک جس کا نام کتاب میں لکھا ہوگا رہائی پائے گا۔ اور جو خاک میں سو رہے ہیں۔ اُن میں سے بہتیرے جاگ اُٹھیں گے۔ بعض حیات ابدی کے لیے اور بعض رسوائی اور ذلت ابدی کے لیے۔ اور اہل دانش نور فلک کی مانند چمکیں گے اور جن کی کوشش سے بہتیرے صادق ہوگئے۔ ستاروں کی مانند ابدالآباد تک روشن رہیں گے

لیکن تو اے دانی ایل ان باتوں کو بند رکھ اور کتاب پر آخری زمانے تک مہر لگا دے بہتیرے اس کی تفتیش و تحقیق کریں گے اور دانش افزوں ہوگی۔

پھر میں دانی ایل نے نظر کی اور کیا دیکھتا ہوں کہ دو شخص اور کھڑے تھے۔ ایک دریا کے اس کنارے پر اور دوسرا دریا کے اُس کنارے پر۔ اور ایک نے اس شخص سے جو کتانی لباس پہنے تھا اور دریا کے پانی پر کھڑا تھا اور پوچھا کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اور میں نے سنا کہ اس شخص نے جو کتانی لباس پہنے تھا اور جو دریا کے پانی کے اوپر کھڑا تھا۔ دونوں ہاتھ آسمان کی طرف اُٹھا کر حیّ القیوم کی قسم کھائی اور کہا کہ ایک دور اور دَور اور نیم دور۔ اور جب وہ مقدس لوگوں کے اقتدار کو نیست کر چکیں گے تو یہ سب کچھ پورا ہو جائے گا۔ اور میں نے سنا پر سمجھ نہ سکا۔ تب میں نے کہا اے میرے خداوند ان کا انجام کیا ہوگا؟ اس نے کہا اے دانی ایل تو اپنی راہ لے۔ کیونکہ یہ باتیں آخری وقت تک بند اور سربمہر رہیں گی۔ اور بہت لوگ پاک کیے جائیں گے اور صاف و براق ہوں گے لیکن شریر شرارت کرتے رہیں گے اور شریروں میں سے کوئی نہ سمجھے گا پر دانشور سمجھیں گے اور جس وقت سے دائمی قربانی موقوف کی جائے گی اور وہ اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب کی جائے گی ایک ہزار دو سو نوّے (۱۲۹۰) دن ہوں گے۔ مبارک ہے وہ جو ایک ہزار تین سو پینتیس روز تک انتظار کرتا ہے۔ پر تو اپنی راہ لے جب تک کہ مدت پوری نہ ہو۔ کیونکہ تو آرام کرے گا اور ایام کے اختتام پر اپنی میراث میں اُٹھ کھڑا ہوگا

اس پیش گوئی کے اسرار و رموز کی تفصیلات ہمارا موضوع بحث نہیں ہیں

لیکن پہلے پیراگراف میں مردوں کے زندہ ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ جس سے زمانہ رجعت مراد ہے اور ستاروں کی مانند روشن رہنے والوں سے زمانۂ رجعت کے حکمران مراد ہیں یہ موضوع چونکہ ہمارے دائرہ بحث سے خارج ہے۔ لہٰذا ہم اسے یہیں پر روک کر ظہور مہدی کے مسئلے پر غور کرتے ہیں۔ حضرت دانیال علیہ السلام کے اس صحیفہ پر بہت سر بہ مہر پیش گوئیاں ہیں جن میں علامات و اشارات کی زبان میں ظہور مہدی تک کے واقعات مندرج ہیں۔ وہ واقعات چونکہ بہت عجیب ہیں۔ لہٰذا انہیں عجائب سے تعبیر کیا گیا ہے اور یہ گفتگو کی گئی ہے کہ ان عجائب کے انجام تک کتنی مدت ہے؟ اس کے جواب میں جو اعداد و شمار دیئے گئے ہیں انہیں کی وضاحت پر اس پیش گوئی کا سمجھ میں آنا موقوف ہے۔

(۱) اس پیش گوئی کو سمجھنے کے لیے سب سے پہلے ہمیں دائمی قربانی کا سراغ لگانا ہے۔ یہ وہ قربانی ہے جو بنی اسرائیل کے مذہبی رسوم کے مطابق بیت المقدس میں ادا کی جاتی تھی اور بنی اسرائیل کی اسیری کے بعد موقوف ہو گئی۔ اسیری کا یہ واقعہ ۶۰۱ ق م میں ہوا۔ جب بیت المقدس، بابل کے بادشاہ بنوکدنصر کے ہاتھوں مسمار ہوا اور وہ تمام اسرائیلیوں کو قید کر کے بابل لے گیا۔ اس کی کچھ تفصیل تواریخ-۲ اور سلاطین-۲ میں کتاب مقدس میں دیکھی جا سکتی ہے۔

(۲) دائمی قربانی کے موقوف ہونے کا سن ۶۰۱ ق م ہے اس کے بارہ سو نوّے (۱۲۹۰) سال کے بعد اجاڑنے والی مکروہ چیز نصب ہو گئی۔ ۶۰۱ میں ۶۸۹ کو جمع کرتے سے ۱۲۹۰ کا عدد حاصل ہوتا ہے یعنی ۶۸۹ء میں مکروہ چیز کو

اٹھ کھڑے ہوں گے اور ایسے بڑے نشان اور عجیب کام دکھائیں گے کہ اگر ممکن ہو تو وہ برگزیدوں کو بھی گمراہ کرلیں دیکھو میں نے پہلے ہی تم سے کہہ دیا تھا۔ پس اگر وہ تم سے کہیں کہ دیکھو وہ بیابان میں ہے تو باہر نہ جانا یا دیکھو وہ کوٹھیوں میں ہے تو یقین نہ کرنا۔ کیونکہ جیسے بجلی پورب سے کوندکر پچھم تک دکھائی دیتی ہے۔ ویسے ہی ابنِ آدم کا آنا ہوگا جہاں مردار ہے وہاں گدھ جمع ہو جائیں گے۔ (چوبیسواں باب) نزولِ مسیح سے کچھ قبل اجاڑنے والی مکروہ چیز کا مقدس مقام کھڑا ہونا کہیں خروج سفیانی کا اشارہ تو نہیں؟ یہ اور ایسی ہی بہت سی باتیں اس خطبہ میں قابلِ غور ہیں۔

اب ہم دوبارہ اسلام کے ذخیرۂ کتب اور آثار و اخبار کی طرف واپس چلتے ہیں۔

احادیث میں توقیت کی ممانعت کے باوجود عرفا اور منجمین اور اصحاب علم و جفر و رمل و اعداد نے ظہور مہدی کے سن تعیّن کرنے کی کوشش کی ہے۔ محی الدّین ابن عربی ابن سینا، شاہ نعمت اللہ ولی، ابو ریحان بیرونی اور خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ نے نثر و نظم میں اشارات تحریر کیے ہیں، جن سے سن ظہور پر روشنی پڑتی ہے۔ ینابیع المودة میں اشعار کی تفصیلات بھی دیکھی جاسکتی ہیں۔

مثال کے طور پر ینابیع المودة میں عنقائے مغرب، کے حوالہ سے محی الدین عربی کی ایک نظم ہے، جس کا ایک شعر یہ ہے۔

فعند فنا خاء الزمان وذالها

علیٰ فاء مدلول الکرور یقوم

اس اعتبار سے (ف) ۶۰۰ + (ذ) ۷۰۰ + (ف) ۸۰ = ۱۳۸۰ ہوتا ہے۔

میر جہانی کی تشریح کے مطابق سن ۱۳۸۰ئ سے ۱۳۸۹ کے درمیان کا وقت قرار پاتا ہے جب کہ محقق مذکور نے سامرۃ الابرار و محاضرۃ الاغیار تالیف محی الدین عربی جزء اوّل صفحہ ۱۴۳ کے متن کے ترجمہ و تشریح کے بعد تحریر فرمایا ہے کہ قران اعظم جس کی مدت ۹۶۰ سال ہے آج یعنی ۱۳۸۳ کے تین ماہ سے کچھ اوپر گزر چکا ہے۔ اب تک قران اعظم سے آٹھ سو تیئیس سال سے کچھ اوپر ہو چکے ہیں اور اس قران کے ۱۵۷ سال باقی بچے ہیں۔ جب کہ اس قرن کے ربع چہارم میں سے ۸۸ سال گزر رہے ہیں امید ہے کہ جلد ہی یعنی قران کے ختم ہونے سے قبل ظہور ہو جائے۔

سید محمد صالح حسینی نے برہان القاطع میں چند قرائن کو سامنے رکھ کر تحریر کیا تھا کہ ظہور مہدی عاشورا کے دن بروز شنبہ سن ۱۱۵۵ھ ہوگا۔

(الذریعہ جلد ہفتم صفحہ ۱۴۴ حاشیہ)

صاحب نور الانوار نے اپنی کتاب میں تحریر فرمایا ہے کہ فضلاء و محدثین اور عرفاء و منجمین وغیرہ نے مختلف طریقوں سے حساب لگا لگا کر وقت ظہور کا استنباط کیا ہے۔ جن میں صدق اور کذب دونوں کا احتمال ہے۔ البتہ ان لوگوں کی طرف منسوب باتوں سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ صدی کی ساتویں دہائی (۷۰) سے صدی کے اختتام تک ایسے واقعات ظہور پذیر ہوں گے۔ جو ہولناک و وحشت ناک اور عظیم ہوں گے جنھیں خدا اور راسخون فی العلم کے علاوہ کوئی نہیں جانتا۔ یہ واضح رہے کہ اس کتاب کا سال تحریر سن ۱۲۷۴ ہجری ہے اور سال طباعت سن ۱۳۱۰ھ ہے۔ یہ چند حوالے صاحبان تحقیق کی دلچسپی کے لیے تحریر کیے گئے ہیں تفصیلات مفصّل کتابوں میں موجود ہیں۔

اس موضوع پر آثار آلِ محمدؐ میں دو روایتیں میری نگاہ سے گزری ہیں ۔پہلی ابو بعید مخزومی کی روایت امام باقر علیہ السلام سے ہے اور دوسری امام حسن عسکری علیہ السلام کی ایک تحریر ہے ۔جو ایک کتاب پر پائی گئی ۔پہلی روایت پر گفتگو سے قبل اس کی صورتِ حال دیکھتے چلیں ۔یہ روایت بحار الانوار میں تفسیر عیاشی سے نقل ہوئی ہے اور عیاشی نے اسے خثیمہ بن عبدالرحمن کے واسطے سے ابُو بعید سے نقل کیا ہے عیاشی کلینی کے معاصر تھے اور ابو بعید امام محمد باقر علیہ السلام کا ہم عصر اور ان کا راوی ہے اس اعتبار سے عیاشی سے ابو بعید تک چار پانچ راویوں کو ہونا چاہیئے جب کہ صرف خثیمہ کا نام ملتا ہے ۔لہٰذا یہ حدیث مرسل اور ضعیف ہے ۔خثیمہ ابن عبدالرحمن ایک مجہُول الحال راوی ہے اور علم رجال کی کتابوں میں اس کا سراغ نہیں ملتا ۔جب کہ ابو بعید کی بابت کتبِ رجال میں نہ مدح ہے نہ مذمت ہے ۔مذکورہ ساری باتیں درست ہیں ۔لیکن میرے خیال میں مقطعات کے اتنے دقیق موضوع پر کسی روایت کے جعل کرنے کا کوئی داعی موجُود نہیں تھا اور بظاہر اس کے جعل سے نہ جلبِ منفعت کا کوئی پہلو سامنے آتا ہے اور نہ دفعِ ضرر کا لہٰذا یہ ممکن ہے کہ راویوں کے ذریعہ پوری بات ہم تک نہ پہنچ سکی ہو ۔جس کے سبب اس روایت میں بعض قابلِ گرفت پہلو نظر آ رہے ہیں ۔علماء نے اس روایت کو مشکل اور متشابہ قرار دیا ہے ۔

یہ روایت طویل ہے جس میں امام باقر علیہ السلام نے مقطعات قرآنی سے آلِ محمدؐ کے قیام کرنے والوں اور بعض باطل کے خروج کرنے والوں کے سنین کی تعیین فرمائی ہے ۔اس روایت کے آخر میں ہے " ویقوم قائمنا

عند انقضاء ھا باکس - ہمارا قائم اس کے گزرنے پر الٓر میں قیام کرے گا مجلسی نے اس روایت پر ایک طویل حاشیہ سپرد قلم کیا ہے اور اس روایت کی مختلف توجیہات پیش کی ہیں۔ موضوع سے متعلق انہوں نے تیسری توجیہ میں یہ فرمایا ہے کہ ممکن ہے کہ اس سے تمام الٓر مراد ہوں۔ جو قرآن میں آتے ہیں اور یہ پانچ سورتوں کے آغاز میں ہیں اور ان سب کا مجموعی عدد ۱۱۵۵ ہے۔ مجلسی نے دوسری توجیہ میں سہو کتابت کا احتمال دے کر اسے الٓمر پڑھا ہے میرے خیال میں اگر گزشتہ پانچ الٓر کے ساتھ ایک الٓمر کو، جو کہ اسی قبیل سے ہے، شامل کر لیا جائے تو یہ سن برآمد ہو گا۔ ۱۲۵۵+۲۷۱ = ۱۴۲۶ — واللہ اعلم عند اللہ۔

دوسری روایت بحار الانوار میں کتاب المختصر تالیف حسن بن سلیمان شاگرد شہید اوّل سے نقل ہوئی ہے۔ یہاں پوری روایت نہیں ہے صرف اتنا ہے کہ انہوں نے کہا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر پائی گئی جس کا متن یہ ہے کہ، ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوت اور ولایت کے قدموں سے بلند ہوئے۔ مجلسی نے درمیان کی عبارت چھوڑ دی ہے۔ پھر لکھا ہے کہ یہاں تک کہ امام نے فرمایا۔ اور ہماری پیروی کرنے والوں کے لیے زندگی کے چشمے بے نقاب ہوں گے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد اس وقت جب کہ الٓمٓ اور طٰہٰ اور طواسین کے عدد سنین میں سے تمام ہو جائیں۔

یہی روایت بحار الانوار جلد ۷۵ صفحہ ۳۷۸ پر تفصیل کے لکھی ہے، جسے "درۃ الباہرۃ من اصداف الطاہرۃ" (تالیف شہید بن محمد مکی) سے نقل کیا ہے۔ اس حوالے

کے علاوہ بھی مختلف کتابوں میں یہ روایت المحتضر اور درۃ الباہر کے حوالوں سے مختصر سے اختلاف متن کے ساتھ پائی جاتی ہے۔ ترجمہ حسب ذیل ہے۔

ایک ثقہ شخص نے بیان کیا کہ میں نے امام حسن عسکری علیہ السلام کی تحریر ایک کتاب کی پشت پر دیکھی ہے، جس کا متن یہ ہے "ہم حقائق کی چوٹیوں تک نبوّت وولایت کے قدموں سے پہنچے اور ہم جواں مردی اور ہدایت کے پرچموں کے ساتھ ہفت آسمان تک بلند ہوتے۔ ہم دین ومعرفت کے شیر اور علم وعمل کی بارش ہیں اس دنیا میں سیف وقلم ہم میں ہے اور آخرت میں علم اور حمد کا لوا ہمارے لیے ہے۔ ہمارے اسباط دین کے خلفا رہیں اور یقین کے حلیف ہیں اور قوموں کو روشنی بخشنے والے چراغ اور کرم کی کلید ہیں۔ کلیم نے اصطفاء کا حلّہ پہنا کہ ہم نے وفا کا عہد لیا تھا روح القدس نے آسمانِ سوم کی جنّت میں ہمارے باغوں سے ابتدائی ذائقہ چکھا ہماری پیروی کرنے والے نجات یافتہ ہیں اور پاکیزہ گروہ ہیں۔ وہ ہمارے مددگار اور محافظ ہیں اور ظالموں کے خلاف ہمارا گروہ مددگار ہیں۔ اس کے بعد تحریر فرمایا

سینفجر لھم ینابیع الحیوان بعد لظی النیران لتمام الطواویہ والطواسین من السنین۔ ان کے لیے بھڑکتی ہوئی آگ کے شعلوں کے بعد زندگی کے چشمے پھوٹیں گے۔ اس وقت جب کہ طواویہ اور طواسین میں سے مکمل ہو جائیں۔

مجلسی نے بحار الانوار جلد ۵۲ صفحہ ۱۲۱ پر المحتضر والی روایت کو نقل کرنے کے بعد جو حاشیہ لکھا ہے۔ اس کا مفہوم یہ ہے کہ اس روایت میں یہ احتمال ہے کہ سارے الٓمٓ مراد ہوں اور وہ سارے مقطّعات مراد ہوں، جن کے شروع

یں الٓمٓ ہے۔ جیسے المٓصٓ اس لیے یہ سارے مل کر طٰہٰ اور طواسین کے ساتھ ۱۱۵۹ تک پہنچتے ہیں۔ ہم نے جو توجیہیں ابولبید کی روایت میں بیان کی ہیں یہ توجیہ ان میں کی بہترین توجیہ کے قریب ہے اور خبر ابولبید کی مؤید بھی ہے۔ یہ وقت معین کرنے والی روایتیں اگر ہم ان کی صحّت کو فرض بھی کرلیں۔ جب بھی اُن روایات کے منافی نہیں ہیں۔ جن میں توقیت سے منع کیا گیا ہے۔ اس لیے کہ جن روایات میں توقیت سے منع کیا گیا ہے اُن میں توقیت سے مراد حتمی توقیت ہے۔ جب کہ ان روایات میں حتمی نہیں ہے۔ بلکہ ان میں بداء کا امکان پایا جاتا ہے۔ یہ بھی ممکن ہے کہ توقیت کی ممانعت سے مراد ایسی تصریحی توقیت ہو جو ہر ایک پر واضح ہو جائے۔ اس سے یہ لازم نہیں آتا کہ رمزاً[1] اشارہ سے بھی اس کا بیان نہ کیا جائے یا ایسی بات بھی نہ کہی جائے جس میں تصریح نہ ہو بلکہ مختلف احتمالات پائے جاتے ہوں۔

اس روایات کے نسخوں میں بڑے اختلافات ہیں مجلسی نے بحار (جلد ۵۲) میں الٓمٓ اور طٰہٰ اور طواسین لکھا ہے۔ جب کہ بحار (جلد ۵) میں طواویہ اور طواسین نقل کیا ہے۔ جس کا بظاہر کوئی مفہوم واضح نہیں ہے بعض محققین نے اسے الرضتہ والطواسین لکھا ہے۔ یہ بھی غیر واضح ہے۔ البتہ اس کا نسخہ نسخہ الٓر و طٰہٰ والطواسین بھی ہے اور یہی صحیح معلوم ہوتا ہے۔ قرآن مجید میں پانچ مقامات پر الٓر ہے۔ جس کے اعداد ۱۱۵۵ ہیں اور ایک مقام پر طٰہٰ ہے۔ جس کا عدد ۱۴ ہے اور تین طواسین ہیں جن کا مجموعی عدد ۲۸۷ ہے لہٰذا ۱۱۵۵ + ۱۴ + ۲۸۷ = ۱۴۵۶ ہوتا ہے۔ جو غالباً بھیانک

---

[1] غالباً عرفاء و منجمین وغیرہ نے اسی بات سے فائدہ اٹھایا ہے۔

اور عالمگیر جنگوں کا سال ہے۔ جس کے بعد کسی بھی سال مہدیؑ کا ظہور ہو سکتا ہے۔

واللہ اعلم عنداللہ

مجلسی نے ان دونوں روایتوں کو توقیت کی روایت قرار دے کر حاشیہ میں اس کی توجیہہ فرمائی ہے۔ میرے خیال میں ان دونوں روایات میں سے کسی میں بھی سالِ ظہور کی توقیت نہیں ہے۔ بلکہ ظہور سے قبل کے کسی ایسے سال کی پیش گوئی ہے جو ظہور سے قریب ترین ہے، لیکن حق یہی ہے کہ کچھ نہیں معلوم کہ ظہور کب ہوگا؟ اور ساری علامتیں کب پوری ہوں گی۔ البتہ علامتوں کا سرعت سے پورا ہونا پوری انسانیت کے لیے اس بات کا اعلان ہے کہ اب استقبال کے لیے تیاری کر لینی چاہیئے۔ ممکن ہے کہ بیان کردہ سنین ہمارے سوئے استنباط کا نتیجہ ہوں اور ہمیں اپنے گناہوں پر افسوس کرنے کا موقع بھی نہ مل سکے۔

ختم شد

Electronic Copy made for use of my children living abroad
Talibe Dua
S. Nazar Abbas